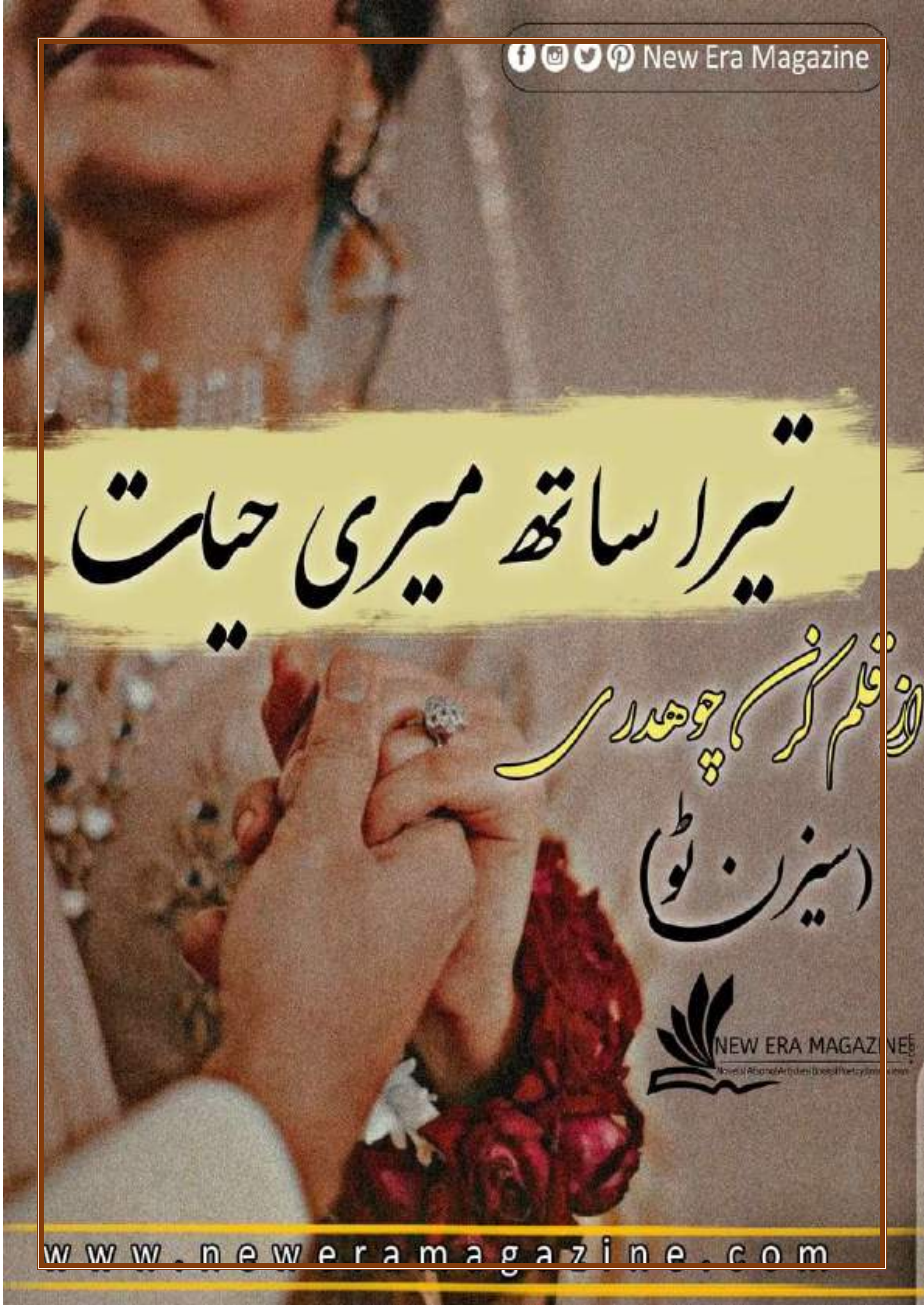
New Era Magazine
تیرا ساتھ میری حیات
از قلم کرن چوھدری
(سیزن ٹو)
NEW ERA MAGAZINE
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

تیرا ساتھ میری حیات

از کرن چوہدری

(سیزن 2)

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"میم سنبھالیے خود کو۔۔"

ایان وفا کو لیے ساریہ کی طرف بڑھ رہا تھا، جب بلکتی، تکلیف ضبط کرتی ساریہ پر نظر پڑی۔

"مام۔ "

وفا بے اختیار ساریہ کے گلے جا لگی، حالات نے اسے خوفزدہ کر دیا تھا۔

"وفا اب تم سیو ہو۔"

ایان وفا کو ساریہ سے الگ کرتے ہوئے نرمی سے اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر بولا

"مجھے صرف ماں چاہیے تھی مسٹر ملک۔ "

وفا کے آنسو تواتر سے گر رہے تھے، وہ بہت دکھی لگ رہی تھی۔

"دولت اور دشمنیاں نہیں۔ "

وفا نے سر اسکے سینے پر ٹکا دیا، تو آنسو ایان ملک کی شرٹ بھگونے لگے تھے۔

اکاش ملک میڈیا کو ہینڈل کر رہے تھے۔

ایان چپ چاپ وفا کو لیے گاڑی میں آ بیٹھا۔

"ایان میں نے تم دونوں کے لیے ہوٹل میں روم بک کروا دیے ہیں، وفا کو آرام کی ضرورت ہے۔ "

اکاش ملک نرمی سے بولے اور وفا کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرا۔

"یس ڈیڈ۔ "

ایان نے ممنونیت سے باپ کی طرف دیکھا، جو اسکی ہر مشکل میں اسکے آگے آ کھڑے ہوتے تھے۔

ایان نے گہرا سانس خارج کیا اور گاڑی رش کو چیرتی ہوئی، سیکیورٹی کے ہمراہ ہوٹل کی طرف روانہ ہو گئی۔

ایان نے یاسیت سے وفا کو دیکھا، جس کے سفید بے داغ چہرہ جگہ جگہ سے نیل نیل ہو رہا تھا، جبڑے کے پاس انگلیوں کی سختی کے نشان واضح تھے، پیشانی پر سے خون کی لکیر ٹھوڑی پر آ کر نیچے کو مڑ گئی تھی، ایان نے بے بسی سے لب بھینچے اور بازو وفا کے

گرد حائل کرتے ہوئے لب اسے بالوں پر رکھ دیے .

وفا نے گہرا سانس خارج کیا، بے شک برا وقت گزر چکا تھا۔

"وہ تمہارے ساتھ کیے گیے سلوک کی قت چکا چکے ہیں میری جان۔"

ایان نے لب بھینچ کے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

وقت اپنی مخصوص رفتار سے اپنے راستے پر گامزن تھا، بنا کسی کی پرواہ کیے، بنا جانے، بنا سوچے کہ وہ کسی سے کیا چھین چکا ہے، کسی کی جھولی میں کتنے غم انڈیل کے آیا ہے، کسی کی روشن آنکھوں کی روشنی چھین کر کتنے آنسو بھر آیا ہے۔

وفا خیام سات سال کی ہوچکی تھی، معصوم سی وفا کے خدوخال میں یورپین ٹچ تھا، سفید بے داغ رنگت، بھورے بال اور بڑی بڑی بھوری روشن آنکھیں، اور ان پر اسکی سنجیدگی اور گہری چپ اسے سب سے منفرد بناتی تھی۔

وہ بہت کم بولتی تھی، سوتیلی ماں کے لہجے کی گہری کاٹ اور سگے باپ کی بیگانگی و

لاپرواہی اسے بہت سے بھی زیادہ سنجیدہ کر گئی تھی، کچھ بھی اسکے دل کے تاروں میں انتشار پیدا نہیں کر پاتا تھا، حتیٰ کہ سیاہ رات میں چمکتا چودھویں کا چاند بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سعید صاحب کو خالق حقیقی سے ملے دو سال بیت چکے تھے۔

"بابا۔۔۔۔ "

وفا بہت دنوں کی مجتمع کی ہوئی ہمت سے بس اتنا سا ہی بول پائی تھی کہ اسکی مدہم آواز حساب کتاب میں ڈوبے خیام کے کانوں سے بمشکل ٹکرائی۔

"بابا میری ماں کہاں ہیں۔ "

بیڈ کے کنارے پر بیٹھتے ہوئے اضطرابی کیفیت میں ہاتھ مسلتے بولی تھی۔

خیام جو حساب کتاب میں الجھا ہوا تھا، وفا کے سوال پر جھنجھلا گیا،اور گہری کاٹدار نظر اس پر ڈالی، وفا کو دیکھ کر اسے ساریہ نائک کی محبت اور اذیت مب و عن یاد آجاتی تھی۔

"ثمینہ اماں کہتی ہیں، میں اپنی ماں جیسی ہوں۔" آنکھوں میں آنسو لیے اس نے پہلی بار اپنے باپ سے کھل کر بات کی تھی۔

سوتیلی ماں نے اسے بار بار یاد دلایا تھا وہ اسکی بیٹی نہیں ہے۔

"تمہاری کوئی ماں نہیں ہیں، اگر وہ ماں ہوتی تو تمہیں پھینک کر نہ جاتی۔ "

خیام نے تیز لہجے میں درشتی سے کہا تو وفا سہم سی گئی۔

"پر بابا۔ "

وفا پوچھنا چاہتی تھی وہ کہاں ہے؟

خیام اپنے کام میں مصروف ہو گیا تو وہ ہاتھ مسلتی اٹھ گئی۔

"میری ماں نہیں ہے ناں، تو کیا میرے بابا بھی نہیں ہیں۔ "

وفا نے سسکتے ہوئے سوچا۔

وفا بہت ذہین اور محنتی تھی، گورنمنٹ سکول میں ہر سال ٹاپ پر ہوتی تھی، اور زوہیب جو اس سے دو سال بڑا تھا اس بار پھر فیل ہو گیا تھا۔

ثمینہ نے اسکی خوب درگت بنائی اور زوہیب نے اپنا غصہ وفا کے پرائز پر نکالا اور اسے

توڑ کے پھینک دیا۔

"امی زوہیب نے میرا پرائز توڑ دیا ہے۔" وفا نے روتے ہوئے ثمینہ سے کہا، جو پہلے ہی خیام سے جھگڑے کے بعد بپھری ہوئی تھی۔

"پتہ نہیں کونسے گناہ کی سزا ہو تم جو میرے پلے پڑ گئی ہو۔ "

ثمینہ نے اسے آڑے ہاتھوں لیا اور خیام کا سارا غصہ وفا پر نکالا۔

وفا کی ناک سے خون بہنے لگا، وہ بہت خوفزدہ ہو گئی اور سٹور میں چھپ گئی۔

"میں بابا کو بتاؤں گی، زوہیب نے میرا پرائز توڑ دیا اور امی نے مجھے بہت مارا۔"

وفا روتے ہوئے خود سے بول رہی تھی، ننھی سی سفید ناک سوج کے موٹی ہونے کے ساتھ نیلی ہو گئی تھی۔

شام کے سائے پھیلے تو صحن میں خیام کی آواز نے اسے ہمت جمع کرنے پر مجبور کر دیا۔

کانپتی ٹانگوں، دھڑکتے دل کے ساتھ وہ ہاتھ مسلتی خیام کے کمرے میں چلی آئی۔

خیام کے سامنے پھر سے فائلوں کا پھیلاوا تھا۔

وفا سہمے ہوئے پرندے کی مانند کئی لمحے انہیں دیکھتی رہی، پچھلی بار کی جھڑک یاد آئی تو ڈر نے دل میں مزید جگہ گھیر لی۔

قریب تھا کہ وہ پلٹتی کہ اسے ثمینہ کا ظلم یاد آگیا۔

"بابا مجھے امی نے مارا ہے اور زوہیب نے میرا پرائز توڑ دیا ہے۔ "

امید سے باپ کی جانب دیکھا، جس نے شاید سنا ہی نہیں تھا۔

"بابا۔ "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وفا نے بیڈ پر چڑھ کر روتے ہوئے خیام کے بازو پر ہاتھ رکھا۔

"باباماں نے مجھے بہت مارا، یہ دیکھیں میری ناک پہ چوٹ لگ گئی ہے۔" روتے ہوئے کہا تو خیام کی پیشانی پر بل پڑ گیے۔

"اب تم بچی نہیں ہو جو بات بات پہ شکایتیں لگاتی ہو، وہ تمہاری ماں ہے، سمجھی تم۔"

خیام کی طیش آمیز جھڑک سے وہ سہم کر پیچھے ہٹی اور بیڈ سے نیچے گر گئی، خیام سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھ گیا، سکون شاید اسے سے روٹھ گیا تھا۔

وفا سہم کر کمرے سے نکل گئی، کمرے کی دہلیز پار کرتے ہوئے اسکی آنکھوں سے آنسو

بھی آنکھوں کی دہلیز پار کر کے رخساروں کے آنگن میں آ گرے .

"وہ میرے بابا نہیں ہیں۔ "

وفا سسکی تھی۔

"میرے کوئی بابا نہیں ہیں، میں کبھی ان سے بات نہیں کروں گی۔ "

وفا نے بلکتے ہوئے خود سے عہد کیا تھا، یہ وہ دن تھا، جب وہ اپنے بابا سے ناراض ہوئی تھی۔

"میں تب تک بات نہیں کروں گی جب تک وہ مجھے منائیں گے نہیں۔ "

سات سالہ بچی کا عہد تھا، اور وہ اس قائم رہنے کو تیار تھی۔

ایان وفا کو لیے قریبی ہوٹل میں آ گیا، جس میں انکے لیے کمرہ بک تھا۔

ہوٹل بے حد شاندار تھا، ایان نے ریسیپشن سے کمرے

کی کیز لیں اور وفا کو کمرے میں لے آیا۔

انکے گارڈرز کمرے کے باہر چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

کمرہ بہت خوبصورت تھا، سامنے بڑی سی گلاس ونڈو تھی، جس کے آگے کچھ قدم چھوڑ کر نفیس سا بیڈ رکھا ہوا تھا، دائیں جانب دیوار کے ساتھ دو سنگل کرسیاں آمنے سامنے پڑیں تھیں، جن کے بیچ لیکن دیوار کے ساتھ چھوٹا سا ٹیبل تھا، جس پر ویز میں تازہ ٹیولپ رکھے ہوئے تھے، ایان وفا کو لیے کرسیوں کی طرف بڑھا اور بٹھا دیا۔

"وفا تھوڑا فریش ہو جاؤ، کچھ کھالو پھر ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔"

ایان اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے محبت سے بولا اور ٹشو سے اسکی پیشانی کا زخم صاف کرنے لگا۔

وفا نے آہستگی سے آنکھوں موند لیں۔

"میں بہت ڈر گئی تھی، مسٹر ملک۔"

وفا نے اسکی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے آہستگی سے نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ کو یقین نہیں تھا مجھ پر۔؟"

ایان اسکے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اسکے دونوں ہاتھ تھام کر اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوالیہ انداز میں بولا۔

"مجھے یقین تھا لیکن آپ سے دور ہونے کا خوف ذیادہ تھا۔ "

وفا نم آنکھوں سے ایان کے مضبوط ہاتھوں میں اپنے ہاتھ دیکھتے ہوئے بولی۔

ایان نے اسکی ہاتھوں کو دیکھا اور اسکے دائیں ہاتھ کو اٹھا کر اسپر لب رکھ دیے۔

"میں وعدہ تو نہیں کرتا کہ تمہاری حفاظت کروں گا، ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا وفا۔"

ایان نے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

وفا اسے بغور سن رہی تھی۔

"کیونکہ مجھے اپنی زندگی، اپنی اگلی سانس تک کا بھروسہ نہیں ہے، لیکن میں یقین دلاتا ہوں، جب تک سانسیں چل رہیں ہیں، ایان ملک وفا کے ہر قدم پر اسکے ساتھ ہے، اسکا محافظ بن کر، اسکا ساتھی بن کر۔"

ایان نرمی سے محبت سے بول رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکی ہر بات وفا کے دل میں اتر رہی تھی۔

"ان شاءاللہ۔"وفا نے نظریں جھکا لیں

"اب جاؤ، تھوڑا فریش ہو لو۔"

ایان اٹھتے ہوئے بولا، وفا واش روم کی سمت بڑھ گئی، ایان نے کھانا آرڈر کیا اور کچھ سوچتے ہوئے اکاش ملک کا نمبر ڈائل کیا۔

"ڈیڈ، میں سوچ رہا ہوں، کچھ دن کے لیے انٹاریو میں رک جاؤں، وفا کو تھوڑا ٹائم دوں، تاکہ وہ جلد نارمل ہو سکے۔"

ایان چلتے ہوئے بالکونی میں آگیا۔

"میں بھی کچھ دن کے لیے پر سکون ہونا چاہتا ہوں ڈیڈ، آئی آلسو نیڈ سم ٹائم۔"

ایان نے گہری سانس خارج کی اور تھوڑی بہت بات کر کے کمرے میں آگیا۔

اسکی پٹیوں پر بھی خون کے دھبے عیاں ہو رہے تھے۔

کھانا سرو ہو چکا تھا، ایان وفا کا منتظر تھا، کچھ ہی دیر میں وہ دھلے دھلائے چہرے کے ساتھ برآمد ہوئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایان نے مسکرا کر دیکھا، تھکن اور زخموں سے اٹھتی ہلکی ہلکی ٹیسیں اسے تھکا رہی تھیں، لیکن اسنے وفا کے لیے خود کو فریش ظاہر کیا۔

کھانے کے بعد وہ اسے لیے ہاسپٹل کے لیے نکل گیا۔

ڈرائیور اور دو گارڈ ہمہ وقت ان کے ساتھ تھے۔

ہوٹل سے ہاسپٹل تک ایان نیا گرافالز کے قریب ترین ہوٹل کی فہرست دیکھ چکا تھا۔

ہاسپٹل میں دونوں کا مکمل چیک اپ ہوا تھا، ایان اسے دیکھ کر مطمئن سا ہو گیا تھا، وفا بلکل ٹھیک تھی۔

شام سے پہلے وہ واپس ہوٹل آ گیے تھے۔

"آج جی بھر کے ریسٹ کر لیں، کل سے زندگی ایک نیے رخ سے دیکھیں گے۔ "

ایان مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولا تھا۔

"مطلب۔ "

وفا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"سو جاؤ، صبح پتہ چل جائے گا مادام۔۔"

ایان نے محبت سے لب اسکی پیشانی پر رکھے، وفا نے آنکھیں موند لیں، وہ محبت بھرے لمس کو روح کی گہرائیوں سے محسوس کرنا چاہتی تھی۔

مختصر جدائی انہیں ایک دوسرے کے بہت قریب لے آئی تھی۔

"میں نے سوچا نہیں تھا، میں ایان ملک کبھی کسی سے محبت کروں گا۔"

ایان اپنے سینے پر انگلی رکھتے ہوئے بولا۔

وفا سر تکیے پر رکھے اسے پرشوق نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

وفا اسے خاموشی سے سن رہی تھی، ایان ملک کی گھمبیر آواز اس کے دل میں اتر رہی تھی، اس نے خواہش کی تھی وہ ہمیشہ یونہی بولتا رہے اور وہ دل جمعی سے اسکے ہر ہر لفظ کو سنتی رہے۔

گورنمنٹ سکول کا اسمبلی حال تھا، بچے قطاروں میں کھڑے اور اساتذہ اپنی اپنی

جماعت کی قطار کے سامنے کھڑے تھے، اسمبلی کی شروعات حمد سے کی گئی تھی۔

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے، وہی خدا ہے

دکھائی بھی جو نہ دے، نظر بھی جو آرہا ہے وہی خدا ہے

تلاش اُس کو نہ کر بتوں میں، وہ ہے بدلتی ہوئی رُتوں میں

جو دن کو رات اور رات کو دن بنا رہا ہے، وہی خدا ہے

وہی ہے مشرق وہی ہے مغرب، سفر کریں سب اُسی کی جانب

ہر آئینے میں جو عکس اپنا دکھا رہا ہے، وہی خدا ہے

کسی کو سوچوں نے کب سراہا، وہی ہوا جو خدا نے چاہا

جو اختیارِ بشر پہ پہرے بٹھا رہا ہے، وہی خدا ہے

نظر بھی رکھے، سماعتیں بھی، وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی

جو خانہءِ لاشعور میں جگمگا رہا ہے، وہی خدا ہے

کسی کو تاجِ وقار بخشے، کسی کو ذلت کے غار بخشے

جو سب کے ماتھے پہ مہرِ قدرت لگا رہا ہے، وہی خدا ہے

سفید اُس کا سیاہ اُس کا، نفس نفس ہے گواہ اُس کا

جو شعلہء جاں جلا رہا ہے، بُجھا رہا ہے، وہی خدا ہے

مظفر وارثی

سکول کے اسمبلی حال میں بچہ حمد پڑھ رہا تھا، وفا کے دل میں لفظ اتر رہا تھا۔

دکھائی بھی جو نہ دے سکے نظر بھی جو آرہا ہے وہی خدا ہے۔

اس کے ذہن میں بہت سے سوال گردش کر رہے تھے، جنہیں وہ استانی صاحبہ سے پوچھنا چاہ رہی تھی۔

حمد کے بعد نعت خوانی ہوئی اور پھر قومی ترانہ پڑھ کر بچے اپنی اپنی جماعتوں کی طرف چل دیے

وفا کا دماغ الجھا ہوا تھا، اسے اسلامیات کے پیریڈ کا بے صبری سے انتظار تھا، بریک کے بعد اسلامیات کا پیریڈ تھا۔

جیسے ہی اسلامیات کی استانی صاحبہ تشریف لائیں، کلاس ان کے ادب میں کھڑی ہوئی

اور سلام پیش کیا۔

استانی صاحبہ نے مسکرا کر سلام کا جواب دیا۔

"میم میں کچھ پوچھ سکتی ہوں۔۔؟ "

وفا اٹھتے ہوئے بولی اور اجازت طلب نظروں سے میم کی طرف دیکھا۔

"ضرور بیٹا۔ "

میم فاطمہ نے اجازت دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com

"اللہ ہم سب کو دیکھ سکتے ہیں، ہماری پریشانیاں بھی جانتے ہیں، پھر وہ ہماری مدد کیوں نہیں کرتے؟ "

وفا نے سنجیدگی سے الجھ کر پوچھا۔

میڈم نے ایک گہرا سانس خارج کیا اور ڈائیز چھوڑ کر کلاس کے سامنے آ گئیں۔

"اللہ سے مدد درکار ہے ہمیں، لیکن کیا ہم اللہ سے مانگنے کے لیے مکمل اہتمام کرتے ہیں۔؟"

میڈم نے سوالیہ نگاہ کلاس پر ڈالی، سب خاموش تھے۔

"میم اہتمام کیسے کرتے ہیں۔؟"

وفا نے پوچھا۔

"اللہ کو راضی کرنے کے لیے نماز پڑھنا، اللہ کے احکامات پر عمل کرنا، جن چیزوں کی ممانعت کی گئی ہے ان سے رک جانا۔۔۔ کیا ہم ایسا کرتے ہیں۔؟"

میڈم نے بچوں پر سوالیہ نظر ڈالی۔

"بیٹا جس سے کچھ مانگنا ہو، اسے راضی کیا جاتا ہے، اسکی خوشی کا خیال کیا جاتا ہے۔ "

میڈم نرمی سے سمجھا رہیں تھیں۔

"نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إِنَّمَا يَنْصُرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا، بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ، وَإِخْلَاصِهِمْ (صحیح النسائی:3178)

ترجمہ: بیشک اللہ اس امت کی مدد کرتا ہے کمزور لوگوں کی وجہ سے، ان کی دعاوں، ان کی عبادت اور ان کے اخلاص کی وجہ سے "

میڈم رکیں تھیں، وفادم سادھے سن رہی تھی، اسے اللہ سے مدد درکار تھی، اسے اللہ سے اپنی ماں کو مانگنا تھا۔

"یعنی کے ہمیں اللہ سے مانگنے کے لیے، اسکی عبادت کرنی چاہیے، اخلاص کے ساتھ یعنی پورے خلوص کے ساتھ، دل میں ذرہ برابر بھی شک کی گنجائش نہ ہو، اور پھر آیت مبارکہ کے حساب سے تیسرا اسباب دعا ہے،، دعا مومن کا وہ ہتھیار ہے جو اسکی تقدیر بدل سکتا ہے۔ "

میڈم نے تفصیل سے سمجھایا اور مسکرا کر دیکھا۔

"اور سب سے اہم بات صرف اللہ عزوجل سے مدد مانگنی چاہیے، ایک مومن کا اس بات پر ایمان ہونا چاہئے کہ ہمارا اصل مددگار صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک ہے، اس کے علاوہ کوئی مددگار نہیں جیسا کہ خود کلام رب اس کی گواہی دیتا ہے۔

وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ (آل عمران:126)

ترجمہ: اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمتوں والا ہے۔

اسی طرح دوسری جگہ فرمان الہی ہے:

بَلِ اللّٰہُ مَوۡلَاکُمۡ ۚ وَ ہُوَ خَیۡرُ النّٰصِرِیۡنَ (آل عمران:150)

ترجمہ: بلکہ اللہ ہی تمہارا خیر خواہ ہے اور وہی سب سے بہتر مدد گار ہے۔"

میڈم نے وفا کی طرف دیکھا۔

"وفا بیٹا سمجھ آیا کچھ۔؟"

میڈم اسکے بینچ کے پاس آئیں۔

"جی مجھے سمجھ آ گیا، کسی اور سے نہیں صرف اللہ سے مانگنا چاہیے اور جب بھی کچھ مانگنا ہو پہلے اللہ کو راضی کرنے کے لیے اسکے احکامات پر عمل کرنا چاہیے، اسی سے دعا کرنی چاہیے۔"

وفا نے کہا تو میم نے اسکا رخسار تھپتھپا کر شاباش دی۔

"ہمیں اسلام کے متعلق جاننے کے لیے زیادہ سے زیادہ اسلامی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے اور قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھنا چاہیے۔"

میم نے آخری بات کہی اور سبق کی طرف متوجہ ہوئیں۔

وفا نے عہد باندھا کہ وہ شعیب کی کتابیں ضرور پڑھے گی۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔
(Neramag@gmail.com)
انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

وفا اٹھی تو کمرے میں ملگجا سا اندھیرا تھا،دبیز پردے کھڑکی کے آگے گرے ہوئے تھے،کمرے میں سائیڈ لیمپ کی ہلکی سی روشنی تھی،ایان گہری نیند میں تھا۔

اسکے چہرے پر نرمی جگہ لینے لگی تھی،وفا نے تکیے سے رخ موڑ کر ایان کو دیکھا تھا۔

"میری کسی نیکی کا صلہ ہیں آپ، ہر مشکل میں میری مدد کو آجاتے ہیں۔"

وفا کی آنکھیں بھیگنے لگیں تھیں، اسے یاد آیا تھا، جب نکاح کے تین دن بعد وہ اسکی ڈھال بن گیا تھا، اس سے خار کھاتے کھاتے وہ اسکا اپنا بن گیا تھا۔

"مجھے عشق ہے آپکی زات سے مسٹر ملک، اور فخر ہے میں آپکی بیوی ہوں۔ "

گہری سانس خارج کی اور اسکی پیشانی سے بکھرے بال ہٹا کر پہلی بار مہر محبت ثبت کی تھی۔

دل کی رفتار کئی گنا بڑھ گئی تھی۔

ایان بے خبر سو رہا تھا۔

وفا کمبل ہٹا کر بیڈ سے اتری اور کھڑکی کی طرف آئی، پردے ہٹائے تو صبح ہوئے کافی وقت بیت چکا تھا، البتہ سورج کی کرنیں ماحول سے غائب تھیں، آسمان پر بادلوں کا راج تھا۔

سامنے خوبصورت طرز کی بلند و بالا بلڈنگز تھیں، اونٹاریو کے لوگ مصروف دکھائی دے رہے تھے۔

کمرے میں تازہ روشنی کھڑکی سے ہوتے ہوئے اندر داخل ہو رہی تھی۔

ایان نے مندی مندی آنکھیں کھولیں تو وفا بیڈ پر نہیں تھی، ایان کی آنکھیں پٹ سے کھل گئیں، نیند کا خمار اڑن چھو ہو گیا۔

اٹھ کر بیٹھا تو وفا کو کھڑکی کے سامنے کھڑے دیکھ کر گہرا سانس خارج کیا اور بالوں میں ہاتھ پھیر تا بیڈ سے اتر کر ننگے پیر وفا کی طرف بڑھا۔

"گڈ مارننگ مسز ملک۔ "

اسکے گرد بازو پھیلاتے ہوئے کہا۔

"مارننگ مسٹر ملک۔ "

وفا نے مسکراتے ہوئے سر اسکے شانے پر ٹکا دیا۔

"طبعیت کیسی ہے اب۔۔؟ "

ایان نے اسکے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کیا ہو سکتا ہے مسٹر ملک۔"

وفا سادگی سے اسکے وجیہہ چہرے کو دیکھ کر بولی۔

"میں ڈاکٹر نہیں انجینئر ہوں مسز۔"ایان شرارت سے بولا تو وہ مسکرا کر رہ گئ۔

"چلو جلدی سے فریش ہو جاؤ،ناشتہ باہر کریں گے پھر شاپنگ کے لیے جانا ہے۔ "

۔ایان اسے لیے کھڑکی سے ہٹ کر کمرے میں آ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل کی پارکنگ کی طرف بڑھ رہے تھے۔

ڈرائیور انہیں دیکھ کر گاڑی کی طرف بڑھ گیا،انکی گاڑی کے عقب میں گارڈز کی گاڑی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گاڑی ایک خوبصورت اوپن بریک فاسٹ پوائنٹ کے سامنے رکی،ایان نے آگے بڑھ کر اسکی طرف کا دروازہ کھولا۔

بریک فاسٹ پوائنٹ خوبصورت لوکیشن پر بنا ہوا تھا،جس کے سامنے اوپن لانز تھے، جن کے اطراف میں رنگے برنگے پھول تھے اور بیچ میں ٹیبلز رکھے ہوئے تھے۔

ناشتے سے فراغت پا کر دونوں شاپنگ کے لیے نکل گیے۔

ایان نے اسکے لیے شارٹ فراکس اور پاکستانی کلچرل ڈریسز پسند کیے۔

"مجھے آپ، آپ کے انداز میں اچھی لگتی ہیں، ویسٹرن ڈریسز آپ پر سوٹ نہیں کرتے۔ "

شاپنگ کے ساتھ ساتھ باتیں کرتے ہوئے انجوائے کر رہے تھے۔

بہت ساری شاپنگ کرنے کے بعد ایان نے ڈرائیور کو ہلسٹن ہوٹل کا ایڈریس دیا، جس میں وہ کل ہی بکنگ کروا چکا تھا۔

"ہم واپس کب جائیں گے۔؟"

وفا نے سرسری سا سوال پوچھا۔

"ابھی کچھ دن میں صرف اپنی مسز کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔ "

ایان نے نرمی سے کہا تو وفا نے اسکے وجیہہ چہرے پر نظر ڈالی۔

"میرا ہمدم، میرا ہمسفر۔ "

وفا نے رخ موڑتے ہوئے زیر لب کہا، گاڑی اونٹاریو کی خوبصورت سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وفا نے پلٹ کر ایان کی طرف دیکھا۔

"سرپرائز ہے مسز ملک۔ "

ایان نے بھنویں اچکا کر کہا۔

"یہ آپکا گفٹ۔"

ایان نے چھوٹا سا شاپنگ بیگ وفا کی طرف بڑھایا، وفا بے کھولا تو خوبصورت آئی فون 12 پرو میکس تھا، وفا اسے دیکھ کر حیرت زدہ ہوئی۔

"بہت شکریہ مسٹر ملک۔"

وفا نے احتیاط سے پیکنگ کھولی اور ایان کے ساتھ پہلی سیلفی لی۔

"لکنگ لائک آ پرنسس۔ "

ایان نے کہا تو وفا نے حیرت سے اسے دیکھا اور پھر باہر جہاں گاڑی ایک خوبصورت بلند و بالا عمارت کی پارکنگ میں رک گئی تھی۔

عمارت کے اوپر بہت بڑا ہلسٹن لکھا ہوا تھا۔

"بیگز اوپر پہنچادو۔ "

گارڈز کو ہدایت دیتا وہ وفا کو لیے مطلوبہ کمرے میں آگیا۔

وفا سکول سے گھر پہنچی تو معمول کے مطابق بہت سے کام اس کے منتظر تھے، وہ سات سال کی تھی، لیکن ثمینہ کی ممتا نے اسے بہت کچھ سکھادیا تھا، جھاڑو لگانا، برتن دھونا، آٹا گوندھنا وغیرہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج اسے اسلامیات کی کتابوں کا مطالعہ کرنا تھا، اسلیے جلدی جلدی کام نبٹائے اور شعیب کے کمرے سے اسکی پرانی کتابیں اٹھالائی، جن کے سرورق اور شروع کے چند صفحات تو شہید تھے، لیکن باقی کتاب قابل استعمال تھی۔

اس نے آہستگی سے صفحات پلٹنے شروع کیے، بہت سی آیات اور ان کا مفصل ترجمہ ر تھا، جو اسکی سمجھ میں نہیں آسکا، البتہ ایک جگہ وہ رک گئ۔

جس کا مددگار اللہ ہو اسے دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچاسکتی، یہ ضمانت بھی اللہ

تعالی نے خود دی ہے، فرمان پروردگار ہے:

اِن یَنصُرکُمُ اللّٰہُ فَلاَ غَالِبَ لَکُم ۚ وَاِن یَخذُلکُم فَمَن ذَاالَّذِی یَنصُرُکُم مِّن بَعدِہٖ ۗ وَعَلَی اللّٰہِ فَلیَتَوَکَّلِ الْمُؤمِنُونَ (آل عمران:160)

ترجمہ: اگر اللہ تعالی تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا، اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے، ایمان والوں کو اللہ تعالی ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔

یہاں ایک مومن کو یہ عقیدہ بھی اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ جو لوگ غیر اللہ کو مدد کے لئے پکارتے ہیں ایسے لوگ شرک وکفر میں مبتلا ہیں۔ دراصل یہ بڑی وجہ ہے جس سے اللہ کی مدد آنی بند ہو گئی۔اور جنہیں اللہ کے علاوہ مدد کے لئے پکارا جاتا ہے وہ تو ہماری کچھ مدد نہیں کر سکتے بلکہ وہ اپنے آپ کی مدد کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔

اللہ کا فرمان ہے:

وَالَّذِینَ تَدْعُونَ مِن دُونِہٖ لَا یَسْتَطِیعُونَ نَصْرَکُمْ وَلَا أَنفُسَھُمْ یَنصُرُونَ (الاعراف:197)

ترجمہ: اور تم جن لوگوں کو اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتے اور

نہ ہی وہ اپنی مدد کر سکتے ہیں۔

اب یہاں ان اسباب کا ذکر کیا جاتا ہے جن سے اللہ کی مدد حاصل ہوتی ہے یا یہ کہیں جن کی وجہ سے اللہ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔

1) اللہ پر صحیح ایمان

جو لوگ اللہ پر صحیح معنوں میں ایمان لاتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے وہ اس کی طرف سے مدد کے مستحق بن جاتے ہیں یعنی اللہ ایسے لوگوں کا مددگار بن جاتا ہے اور ایسے ایمان داروں کی مدد کرنا اللہ اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ (الروم: 47)

ترجمہ: اور ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے۔

اللہ کا فرمان ہے: إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ (الحج: 38)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالی سچے مومن کی (دشمنوں کے مقابلے میں) مدافعت کرتا ہے، کوئی خیانت کرنے والا ناشکرا اللہ تعالی کو ہرگز پسند نہیں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ

(غافر:51)

ترجمہ: یقیناہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد دنیاوی زندگی میں بھی کریں گے اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے۔

آج ایمان کے دعویداروں کی بہتات ہے مگر اکثر لوگ شرک کے دلدل میں پھنسے ہیں ،رب پر صحیح سے ایمان نہیں لاتے، یا ایمان لا کر شرک وبدعت کا راستہ اختیار کئے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے نصرت الہی بند ہو گئی۔

رب العزت کا فرمان ہے: وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ (یوسف:106)

ترجمہ: ان میں سے اکثر لوگ باوجود اللہ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہی ہیں۔

(2) عمل میں اخلاص

ہماری جدوجہد اور عمل میں اخلاص وللہیت ہو تو نصرت الہی کا حصول ہو گا۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إِنَّمَا يَنصُرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا، بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ، وَإِخْلَاصِهِمْ (صحيح النسائي:3178)

ترجمہ: بیشک اللہ اس امت کی مدد کرتا ہے کمزور لوگوں کی وجہ سے، ان کی دعاوں، ان کی عبادت اور ان کے اخلاص کی وجہ سے۔

اس حدیث میں نصرت الہی کے تین اسباب بیان کئے گئے ہیں۔ دعا، نماز، اخلاص۔

ہمارے عملوں میں اخلاص کا فقدان ہے جو اللہ کی ناراضگی اور اس کی نصرت سے محرومی کا سبب بنا ہوا ہے۔ اولا عملوں میں کوتاہی اس پر مستزاد اخلاص کی کمی یا فقدان۔ شہرت، ریا، دنیا طلبی نے ہمارے عملوں کو اکارت کر دیا اور ساتھ ساتھ نصرت الہی سے محروم بھی ہو گئے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(3) دعا

دعا مومن کا ہتھیار ہے جو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا ہے، سفر میں ہو یا حضر میں حالت جنگ ہو یا حالت امن، مصائب و مشکلات ہوں یا خوشحالی، ہر موقع پر مومن دعا کے ذریعہ رب کی رضامندی اور مدد طلب کرتا ہے۔ سیرت نبوی ﷺ سے اس کی ایک مثال دیکھیں۔

بدر کا میدان ہے، ایک طرف نہتے 313 مسلمان، دوسری طرف ہتھیاروں سے

لیس ایک ہزار کا لشکر کفر۔ آپ ﷺ نے بڑی جماعت کے مقابلے میں اپنی چھوٹی جماعت کو دیکھا تو اللہ تعالی سے نصرت کی دعا کی۔ مسلم شریف کے الفاظ ہیں:

اللّھمّ! اِن تھلِک ھذہ العصابۃُ من اَھلِ الِاسلامِ لاتُعبدُ فِي الْاَرض (صحیح مسلم:1763)

ترجمہ: اے اللہ! مسلمانوں کی یہ جماعت اگر ہلاک ہو گئی تو روئے زمین پر کوئی تیری عبادت کرنے والا نہ ہو گا۔

رب نے دعا قبول کر لی اور قرآن کی آیت نازل کر کے نصرت کی بشارت سنائی۔

اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ (الانفال:9)

ترجمہ: اس وقت کو یاد کرو جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے پھر اللہ تعالی نے تمہاری سن لی کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا جو لگاتار چلے آئیں گے۔

آج ہماری دعاؤں کی عدم قبولیت میں تین عوامل کا زیادہ دخل ہے، اخلاص کا فقدان، بد عملی اور حرام معیشت۔ ان تین منفی عوامل کو دور کر دیا جائے تو دعائیں بلاشبہ قبول ہوں گی۔ مسلمانوں کا ایک طبقہ غیر اللہ سے امداد طلب کرتا ہے جو سراسر شرک ہے،

اس حال میں مرنا موجب جہنم ہے۔دعا عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ کے لئے ہے ،آج مسلمانوں کے ایک مخصوص طبقہ نے (جن کی اکثریت ہے) مشرکوں کی طرح غیر اللہ کی پکار لگا کے دنیا سے امن وامان اور نصرت الٰہی کو روک رکھا ہے۔ایسے گمراہ مسلمانوں کی اصلاح قلیل سچے مومن کے سر ہے۔

از قلم: زیشان الحسن عثمانی

4) نماز

رب کی خالص عبادت مومن کی زندگی اور مقصد حیات ہے،اس دعوت کو لے کر تمام انبیاء آئے، نبی ﷺ نے مکی دور میں جو تیرہ سال پر محیط پر اسی دعوت پہ کڑی محنت کی ۔نماز مومن سے کسی بھی حال میں معاف نہیں، میدان جنگ میں جہاں ایک لمحہ دوسری جانب التفات کا موقع نہیں نماز کے وقت میں نماز قائم کرنا ہے یعنی وقت نماز کو بھی مؤخر نہیں کر سکتے اور کیونکر معاف ہو یہ تو مقصد حیات ہے۔نبی ﷺ فرائض کے علاوہ سنن کی ادائیگی اس قدر کرتے کہ پاؤں میں ورم آجاتا۔آپ ﷺ ہر پریشان کن معاملہ میں نماز کا سہارا لیتے۔اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ مصائب کے مواقع

پر نماز کا حکم ہے، بارش کی نماز، سورج اور چاند گرہن کی نماز، اور زلزلہ کی نماز وغیرہ۔

لہذا ہم نماز کے ذریعہ رب سے استغاثہ کریں۔ اللہ کا حکم ہے: وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ (البقرۃ: 45)

ترجمہ: اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو، یہ چیز شاق ہے مگر ڈرنے والوں پر۔

(5) صبر

مصائب پر صبر کرنے سے بھی اللہ کی مدد آتی ہے، جزع فزع کرنا نصرت الٰہی کے منافی ہے۔ اس سلسلے میں صبر ایوب اعلیٰ نمونہ ہے۔ جو مومن صبر کے ساتھ رب ہی کو پکارتا ہے اور اسی سے امداد طلب کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ ہر بلا سے نجات دیتا ہے بلکہ ایسے لوگوں کے ساتھ ہمیشہ اللہ لگا رہتا ہے۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (البقرۃ: 153)

ترجمہ: اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔

(6) اللہ ہی پر توکل

انسان بے صبرا ہے، تھوڑی سی مصیبت آتی ہے گھبرا جاتا ہے اور رب سے نجات مانگنے کی بجائے غیروں سے امداد طلب کرنے لگ جاتا ہے اور اسی پر توکل کر بیٹھتا ہے۔ اگر کوئی مصیبت غیر اللہ کے در پر جانے سے ٹھیک ہو جائے تو اعتماد میں مزید پختگی آجاتی ہے اور دوسروں کو بھی غیر اللہ کے در پر جانے کی دعوت دیتا ہے۔ یہاں ہمیں یہ جان لینا چاہئے کہ جو بھی جس دربار پہ بھی جائے اور جس سے بھی مانگے دینے والا صرف اللہ ہے، آپ قبر پہ سوال کر کے یہ نہ سمجھیں ہمیں قبر والے نے دیا ہے، دیتا تو اللہ ہی ہے چاہے آپ جائز طریقے سے مانگیں یا ناجائز طریقے سے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جائز طریقے سے مانگنے سے اللہ بخوشی دیتا ہے اور ناجائز طریقے سے مانگنے سے کبھی کبھی اللہ دے تو دیتا ہے بدلے میں اس کا ایمان چھین لیتا ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جو لوگ پتھروں سے مانگتے ہیں، مورتی بنا کر اس سے مانگتے ہیں ان کی بھی عقیدت یہی ہوتی ہے کہ ہمیں مورتیوں نے دیا ہے۔

مسلمان کو صرف اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے، یہ عبادت کے قبیل سے ہے اور توکل نصرت الٰہی کا سبب ہے۔

اِن یَنصُرکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُم ۚ وَاِن یَخذُلکُم فَمَن ذَا الَّذِی یَنصُرُکُم مِّن بَعدِہٖ ۗ وَعَلَی اللّٰہِ

فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ (آل عمران:160)

ترجمہ: اگر اللہ تعالی تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا، اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے، ایمان والوں کو اللہ تعالی ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

اسی طرح ایک دوسری جگہ رب کا فرمان ہے: فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَوَکِّلِیۡنَ (آل عمران:159)

ترجمہ: پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالی پر بھروسہ کریں، بیشک اللہ تعالی توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

یہ چند مثبت عوامل تھے جن سے انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح کی زندگی میں اللہ کی نصرت و تائید حاصل ہوتی ہے۔ نیز منفی عوامل سے گریز کرنا پڑے گا جن کا احاطہ اس چھوٹے سے مضمون میں مشکل ہے۔ بطور خلاصہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہم شرک و بدعت، فسق و فجور، اعمال قبیحہ، فتنہ و فساد، ظلم و فساد، کفر و نفاق اور حرام خوری (رشوت، سود، غبن، چوری، حرام پیشہ) وغیرہ سے بچیں اور اسلام کے سایہ تلے زندگی بسر کریں یعنی دین کو پوری طرح قائم کریں، اللہ کا وعدہ ہے وہ ضرور ہماری

مدد کرے گا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (محمد: 7)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

از قلم: زیشان الحسن عثمانی

وفا نے گہرا سانس خارج، بہت نہ سہی کچھ باتیں اسکے ذہن نشین ہو چکیں تھیں، اسے بس اب مانگنا تھا، اپنے رب سے پورے خلوص کے ساتھ۔۔۔۔

ہلسٹن ایک لگژری ہوٹل تھا، ایان وفا کے گرد بازو حائل کیے اسے مطلوبہ کمرے میں لے آیا۔

وفا حیرت سے ایان کی طرف دیکھنے لگی۔

"میں نے وعدہ کیا تھا، میں تمہاری سفید سیاہ زندگی کو دنیا کے ہر رنگ سے آشنائی دوں گا، میں نے اپنے وعدے کی شروعات کی ہے بس۔"

ایان ملک نے کندھے اچکا کر کہا، وفا کی بھوری آنکھوں میں نمی در آئی۔

"آپ بہت اچھے ہیں مسٹر ملک "۔

وفا پر مسرت لہجے میں بولی۔

"اب فٹافٹ سے چینج کر لو۔"

ایان نے شاپنگ بیگز میں سے ایک وفا کی طرف بڑھایا اور اسے شانوں سے تھام کر واش روم کے دروازے تک لے آیا۔

"ہری اپ یو ہیو فائیو منٹس اونلی۔ "

ایان نے گھڑی پر شہادت کی انگلی رکھ کر کہا تو وفا مسکراتی ہوا اندر چلی گئی۔

"پیور ریڈ شارٹ فراک کے ساتھ نیوی بلیو جینز پہنے ریڈ سٹالر گلے میں ڈالے وہ واش روم سے باہر نکلی تو، ایان نے توصیفی نگاہوں سے دیکھا۔

"لکنگ ونڈرفل مسز ملک۔ "

ایان سینے پر ہاتھ باندھے ستائشی انداز میں بولا تو وہ جھینپ کر رخ موڑ گئی۔

ایان اپنے کپڑے لیے واش روم میں گھس گیا، ریڈ شرٹ کے ساتھ بلیو جینز پہنے وہ باہر نکلا اور دیوار گیر ڈیزائنڈ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر بال سیٹ کرنے لگا، وفا نے اپنے بھورے بال سمیٹ کر اونچی پونی میں قید کر دیے تھے، اب جھک کر سینڈل پہن رہی تھی۔

ہم رنگ ڈریسنگ کیے دونوں ہوٹل سے نکل کر دائیں جانب چلنے لگے، گارڈز کچھ فاصلے پر ان کے ہمراہ تھے۔

"چلو وِنٹاریو کی خوبصورتی سے روح کو تازگی بخشتے ہیں"۔

ہاتھ جیبوں میں گھسائے وہ اسکے پونی سے جھولتے بھورے بالوں کو دیکھ کر بولا۔

دونوں پارک کی طرف چل رہے تھے، جو ہلسٹن سے دس منٹ کی مسافت پر تھا۔

"بہت خوبصورت اور پر سکون جگہ لگ رہی ہے۔ "

وفا نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے میری مسز سے زیادہ کچھ بھی خوبصورت نہیں لگ رہا۔ "

ایان مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کندھے اچکا کر بولا۔

"آپ بہت بدل گیے ہیں مسٹر ملک۔ "

وفا ہنستے ہوئے سر جھٹک کر بولی۔

"کیسے۔۔؟ "

ایان نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا۔

"پہلے تو ہر وقت غصہ ناک پر سجائے رکھتے تھے،اور اب شوخیاں ہی ختم نہیں ہوتی۔"

وفا نے اسکے لہجے پر چوٹ کی تھی،ایان ملک کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"اوہ مائی گاڈ وفا،کیا تم بھی میرے غصے سے خائف تھی۔"

ایان ہنس رہا تھا،وجیہہ چہرے پر مسکراہٹوں کے دلکش رنگ بکھر گیے تھے۔

"ہو جاتی تھی،آپ کو رعب جمانے کی عادت جو تھی۔"

وفا نے کندھے اچکا کر کہا تو ایان اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"پہلے غصے کی بہت سی وجوہات تھیں،جو تمہارے آنے سے ایک ایک کر کے ختم ہو گئیں۔"

ایان نے سادگی سے کہا تھا، اسکی نظریں مسلسل وفا کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں،
وہ محبت کی کیفیت میں پور پور ڈوب رہا تھا۔

"میرے آنے سے،۔۔؟ "

وفا نے الجھ کر اسے دیکھا جو بے نیاز سا شہزادہ لگ رہا تھا۔

"میری غصہ ہونے کی کچھ وجوہات تھیں، ڈیڈ کو مجھ پہ ٹرسٹ نہیں تھا، ہر وقت کی روک ٹوک نے مجھے چڑچڑا بنا دیا تھا، پھر مام کا سارہ کے لیے مجھے روز پریشرائز کرنا، پھر عینا کا مجھے محبت کے نام پر غصہ دلانا اور سب سے بڑھ کر تمہاری مام کا مجھے کمپنی میں ٹارچر کرنا، بلاوجہ کا رعب غصہ، مجھے چڑ ہونے لگی تھی ہر شخص سے۔۔۔ کوئی مجھے سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا تھا۔"

ایان بولا تو بولتا چلا گیا۔

"لیکن جب تم پہ غصہ ہوتا تو تمہارا خاموش ہو جانا، چڑنے کی بجائے تحمل سے بات کرنا، تمہاری سوچ، تمہاری پازیٹیوٹی نے مجھے تمہاری طرف جھکنے پر مجبور کیا، مجھے تمہاری عادت ہونی لگی تھی وفا۔"

ایان اقرار رہا تھا۔

"سچ بتاؤ کیا تمہیں مجھ پر غصہ نہیں آتا تھا۔؟"

ایان نے وفا کی طرف دیکھا،ایک دوسرے کی سنگت میں وہ پچھلے دنوں ہوئے واقعات کو وہ یکسر بھول چکے تھے۔

" کبھی کبھار آجاتا تھا۔"

وفا نے دھیمی سی مسکراہٹ سے اقرار کیا،ایان ہنس دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پارک کے دائیں جانب وسیع پارکنگ ایریا تھا،فی گاڑی کے سوڈالر وصول کیے جا رہے تھے،ایان وفا کو لیے پارک کی جانب بڑھ گیا،پارک میں کافی رش تھا،ہرے بھرے گھاس کے لان سے مزین اور پھولوں سے لدا پارک بہت دلکش تھا،رش ہونے کی ایک بڑی وجہ وک پارک کا "نیاگرا آبشار" کے کنارے پر واقع ہونا تھا۔

سیاحوں کی ایک بڑی تعداد جمع تھی۔

دونوں سبک روی سے رش کو چیرتے ہوئے باتیں کرتے آگے بڑھ رہے تھے۔

ایان نے وفا کی آنکھوں پر ہاتھ رکھے اور اسے تھام کر نیاگرا آبشار کی جانب کنارے پر

لے آیا اور ہاتھ ہٹا دیا۔

وفا آبشار کی خوبصورتی دیکھ کر مسمرائز سی ہو گئی، جامد دھڑکنوں میں انتشار پیدا ہونے لگا تھا۔

آنکھیں ساکت ہو گئیں تھیں، پلکیں جھپکنا بھول گئیں تھیں۔

بہت سے لوگ اس منظر میں کھوئے ہوئے تھے۔

"یہ دریائے نیا گرا پر واقع ہے اس لیے اسے نیا گرا فالز کہتے ہیں، اس دریا پر دو آبشاریں ایک ہیں ایک یہ کینیڈا میں ہے اور دوسرا چھوٹا امریکہ میں ہے۔" ایان نیا گرا آبشار کے بارے میں بتا رہا تھا۔

"یہ سترہ میل امریکن شہر بفیلو کے شمال اور 75، میل جنوب اور مشرقی ٹورانٹو کے درمیان واقع ہے، یہ اس علاقے کی سب سے طاقتور آبشار ہے، آبشاروں سے تقریباً دو سو لاکھ کیوسک فٹ فی سیکنڈ کی رفتار سے پانی نیچے گرتا ہے۔ اسکی چوڑائی پچیس سو فٹ ہے، جبکہ امریکن آبشار کی چوڑائی گیارہ سو فٹ ہے۔"

ایان مکمل تفصیل سے آگاہ کر رہا تھا، اور وہ اسکی خوبصورتی میں کھوئی ہوئی تھی۔

"اسے ہارس شو بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ اسکی شکل گھوڑے کی نعل جیسی ہے۔"

ایان اسے ساتھ لیے چل رہا تھا۔

"یہ بہت خوبصورت ہے، اور بے شک بہت حسین سرپرائز ہے، روح کو تازگی بخشنے والا۔ "

وفا کی خوشی دیدنی تھی۔

وفا کا سنجیدگی کا خول چٹخ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری زندگی کو رنگینیوں سے بھرنا چاہتا ہوں۔"

ایان اسکے ہاتھ تھامے محبت سے مخمور لہجے میں بول رہا تھا۔

"میں آپکی شکر گزار ہوں مسٹر ملک۔"

وفا نے اسکے ہاتھوں کو لبوں سے لگایا تو ایان کے لب بے ساختہ اسکی محبت پر کھل اٹھے۔

"بے شک یہ نیا گرافالز سے زیادہ خوبصورت تھا۔"

ایان نے شرارت سے کہا تو وفا کھلکھلا کر ہنس دی۔

"مجھے بھی وہاں جانا ہے مسٹر ملک، "

وفا نے سطح آبشار کے نیچے پھوار میں بھیگتے لوگوں کو دیکھ کر خواہش ظاہر کی۔

ایان نے سر اثبات میں ہلایا اور اسے ساتھ لیے چلنے لگا وہاں سے تقریباً ڈیڑھ کلو میٹر دور ٹکٹ ہاؤس تھا۔

باتیں کرتے ہوئے وہ ٹکٹ ہاؤس کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"میری زندگی کے حسین پل ہیں مسٹر ملک، میں کبھی نہیں بھول پاؤں گی۔ "

وفا پر مسرت لہجے میں بول رہی تھی۔

"میرے بھی۔ "

ایان نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

وفا خوش تھی، ایان ملک اسکی امیدوں سے زیادہ اسکا خیال رکھ رہا تھا۔

"میں یہاں پہلے بھی آ چکا ہوں، لیکن میری خواہش تھی میں اپنی۔ ہمسفر کے ساتھ اس خوبصورتی سے لطف اندوز ہوں۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایان اسے آبشار کی طرف بنی ریلنگ پر لے آیا۔ریلنگ پر ہاتھ رکھے وہ اسکے عقب میں کھڑا تھا۔

وفا نے نظر اٹھائی تو وہ اسکے بہت قریب تھا،وفا نے مسکرا کر اسکی موجودگی کو محسوس کیا اعر اسکے سینے پر سر رکھ لیا۔

ایان ملک کی محبت بھی نیا گرا آبشار کی طرح برس رہی تھی،اور وفا ملک اسیں پور پور بھیگتی سرشار ہو رہی تھی۔

ایان نے کب اسکے بالوں پر رکھے اور ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹکٹ ہاؤس کے باہر ایک لمبی قطار تھی،ایان فوٹو گرافر کی طرف بڑھا اور وفا کے ساتھ بہت سے تصاویر بنوائیں۔

وفا ان حسین لمحوں کو موبائل میں قید کرنے لگی،تب تک ایان ٹکٹس لے آیا۔

وہاں سے ایک لمبی راہداری سے ہوتے ہوئے لفٹوں تک پہنچے،جو انہیں دریائے نیا گرا کے کنارے لے گئیں۔

پانی کے اوپر سے ہوتے ہوئے لفٹ گزر رہی تھی،وفا نے ایان ملک کا تھاما ہوا تھا۔

"ایان میں بے یقین ہوں، کہ واقعی یہاں ہوں، یا یہ ایک خواب ہے۔ "

وفا کے لہجے میں خوشی اور بے یقینی بیک وقت تھی۔

ایان اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"چٹکی کاٹ کے حقیقت میں لے آؤں۔؟ "

ایان نے وفا کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا۔

وفا ہنس دی، اسکے رخسار کے ڈمپل واضح ہونے لگے تھے، ایان ملک کی لیے وقت تھم سا گیا تھا، وہ مسکراتے ہوئے کچھ کہہ رہی تھی، جب کہ ایان ملک کی سماعت فلوقت بند تھی، گویا ہر حس بے جان ہو گئی تھی۔

اسکا دل چاہا تھا کہ وہ چھو کہ ان ڈمپلز کی گہرائی ناپے اور خوبصورتی محسوس کرے۔

"مسٹر ملک۔ "

وفا اسے یک ٹک دیکھتا پا کر بولی۔

ایان چونک گیا اور خفیف ہوتا نظروں کا رخ موڑ کر بالوں میں ہاتھ چلانے لگا۔

اپنی بے اختیاری پر وہ جی بھر کے شرمندہ ہوا تھا۔

وفا نے مسکراہٹ ضبط کی اور لفٹ سے باہر بہتے پانی کی روانی کو دیکھنے لگی۔

"قسمت انسان کو کہاں لے آتی ہے۔ "

وفا نے گہری سانس لے کر سوچا۔

جلد ہی وہ نیا گرا کے کنارے اتر گیے تھے، وہ ایک خوبصورت جگہ تھی، لفٹ سے اتر کر لکڑی کے حال سے گزرتے انکی خوبصورت تصاویر لی گئیں،

ان کے لیے بحری جہاز تیار تھا، جس میں کم سے کم، پانچ سو افراد کی جگہ تھی۔

جہاز میں سوار ہونے سے قبل انہیں نیلے رنگ کی برساتیاں اوڑھنے کو دی گئیں۔

وفا اور ایان کو پیچھے جگہ ملی تھی۔ وفا کے ہاتھ ایان کا بازو تھامے ہوئے تھے۔

جلد ہی جہاز نیا گرا فالز کی طرف روانہ ہوا، جہاز کے اگلے حصے پر ایک کینڈین آدمی سپیکر ہاتھ میں تھامے سب کی توجہ اپنی جانب مبزول کروانے کی کوشش میں تھا، جلد ہی اسکی کوشش کامیاب ہوئی اور سب اسکی جانب متوجہ ہوئے وہ نیا گرا فالز کی تاریخ کے متعلق بہت سی باتیں بتا رہا تھا،

وفا نے نظر اٹھا کر بلندی سے گرتے آبشار کی جانب دیکھا جس کی شکل واقعی کسی گھوڑے کی نعل جیسی تھی۔

دریائے نیاگرا کے پانیوں میں عجب سی طاقت تھی، دل کو سکون اور اطمینان بخشنے والی طاقت۔۔۔

جہاز کی انجن کا شور مزید بڑھا جب جہاز آبشار کے قریب پہنچ گیا تھس، عجب سی طراوت انہیں روح میں اترتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی، آبشار چونکہ اب بھی جہاز سے دور تھا، لیکن اسکے پانی کی پھوار اب سیاحوں کو بھگو رہی تھی۔

وفا نے آنکھیں موند کے پھوار کو اپنے سفید چہرے پر گرتے ہوئے محسوس کیا تھا، پھوار کی ٹھنڈک روح میں اتر رہی تھی۔

پانی کا بہاؤ بہت تیز ہونے کی وجہ سے جہاز اس مقام سے آگے نہیں بڑھ پا رہا تھا، پھوار میں تیزگی اب ساون کی بارش کا روپ دھارے انہیں بھگو رہی تھی۔

ایان ملک نے وفا کے گرد بازو حائل کیے اور نم پلکوں سے اسے محبت سے دیکھا، جو آبشار کی پھوار میں کھوئی ہوئی تھی۔

ایان نے جیب سے اپنا کیمرہ نکالا اور بے ساختہ وفا کی کئی تصویریں لے ڈالیں۔

"وفا ادھر دیکھو۔۔ "

ایان نے کہا تو وفا نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور سوالیہ نظروں سے ایان ملک کو دیکھا۔

ایان نے ان لمحوں کو کیمرے کی آنکھ سے ایک خوبصورت یاد کے طور پر محفوظ کرلیا۔

"مسٹر ملک اٹس اوسم۔ "

وفا نے خوشی سے بازو پھیلا کر کہا تھا،ایان اسکے انداز پر دل سے مسکرایا تھا،اسکی خوشی اسے سرشار کرگئی تھی۔

"مجھے ایسا سکون پہلے کبھی محسوس نہیں ہوا۔ "

وہ مطمئن نظر آرہی تھی،پھوار کے قطرے اسکے سفید مرمریں چہرے کو چومتے ہوئے جارہے تھے،ایان نے جی بھر کے اسے دیکھا،گو کہ تشنگی اب بھی باقی تھی۔

پندرہ منٹ کے مختصر سفر میں جہاز واپسی کے لیے مڑ گیا۔

وفا نے سر ایان کے کندھے پر رکھ لیا،ایان ملک نے اس حسین منظر کو بھی قید کرلیا۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔
(Neramag@gmail.com)
(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

زندگی وفاملک کو اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے لے جارہی تھی،اور وہ خاموشی سے زندگی کے ساتھ ساتھ گھسٹتی جارہی تھی۔

ثمینہ سوتیلی ماں ہونے کا پورا حق ادا کر رہی تھی،وفا دس سال کی ہوچکی تھی۔

دنیا کی طرف سے اذیتیں ملنے کے بعد اس کا پورا رجحان اپنے رب کی طرف تھا،دو سال

سے وہ لگاتار اپنی ماں کے لیے دعائیں مانگ رہی تھی۔

علی الصبح کا وقت تھا، وہ قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے فرح کے ساتھ حافظہ باجی کے گھر قرآن پاک پڑھ رہی تھی۔

"لاان شکرتم لازید نکم "

تم اپنے رب کا جتنا زیادہ شکر ادا کرو وہ اتنی ہی نعمتوں سے نوازے گا۔"۔

وفا ترجمہ پڑھتے ہوئے گہری سوچ میں گم ہو گئ

"میں نے تو آج تک اللہ کا شکر ادا نہیں کیا، ہمیشہ شکوہ ہی کیا ہے، تو کیا اللہ مجھے نعمتوں سے نہیں نوازے گا۔"؟

دل میں دعائیں قبول نہ ہونے کا ڈر جاگنے لگا تھا۔

"وفا تم پڑھ کیوں نہیں رہی ہو۔؟"

باجی کی تیز آواز نے سوچوں کا ارتکاز توڑا۔

"باجی اگر ہم شکر ادا نہیں کریں گے تو کیا ہماری دعائیں قبول نہیں ہو گی، ہمیں نعمتوں سے محروم رکھا جائے گا.۔"؟

وفا کے لہجے میں عجب سا خوف تھا۔

"نہیں ایسا نہیں ہے، ہمارا رب بہت رحیم و کریم اور بڑا بے نیاز ہے، شکر تو ہمارے لیے نجات کا ذریعہ ہے، ہمارے لیے راستے کھولنے کا ذریعہ ہے، اللہ کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے۔"

باجی نے پیار سے سمجھایا تو وفا نے گہرا سانس خارج کیا۔

"ہم ناشکری کر کے صرف اپنا نقصان کرتے ہیں، اللہ کی شان دیکھو وہ پھر بھی ہمیں نعمتوں سے نوازتا ہے۔"

وفا نے سر اثبات میں ہلایا، وہ دس سال کی بہت سنجیدہ مزاج اور سمجھدار بچی تھی۔

شروع ہی سے تلاش جس کا مقدر تھی۔

بہت سے سوال تھے جو اس کے معصوم ذہن میں گردش کر رہے تھے، پر وہ فرح کی موجودگی کے باعث پوچھ نہیں سکی تھی۔

"استانی صاحبہ سے پوچھ لوں گی۔"

سبق دوہراتے ہوئے سوچا اور سنا کر فرح کے ساتھ گھر کی راہ لی۔

سکول پہنچی تو میم کے آتے ہی وفا ان کی طرف بڑھی۔

"السلام و علیکم میم۔ ".

وفا نے مؤدب انداز میں کہا اور ان سے کچھ وقت مانگا۔

میم اسے سٹاف روم کی جانب اشارہ کیا۔

"ہاں پوچھو بیٹا۔"

میم نے اپنائیت سے وفا کے معصوم چہرے کو دیکھا۔

"میم میں دو سال سے اللہ سے دعا مانگ رہی ہوں، مجھے میری مما مل جائیں، لیکن ابھی تک میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ ".

بات کرتے کرتے وفا کا لہجہ گلوگیر ہو گیا تھا، میم نے اسے سینے سے لگایا اور تھپک کر چپ کروایا۔

"وفا میری پیاری بیٹی۔ "

میم نے پیار سے اسکے آنسو اپنے پوروں پر چنے۔

"اللہ سے شکوہ نہیں کرتے بیٹا۔"

"ہمارے پاس دو راستے ہوتے ہیں، ایک پازیٹو اور دوسرا نیگیٹو۔ "

"ہماری مرضی ہے ہم اپنی سوچ کو پازیٹو رکھ کر اللہ پر یقین رکھیں اور استقامت سے دعائیں مانگتے رہیں یا سوچ کے منفی پہلو پر یقین رکھیں اور مایوس ہو کر اللہ کو ناراض کر دیں۔"

میم پیار سے سمجھا رہیں تھیں، ان کی ہر بات وفا کو اچھے سے سمجھ آ رہی تھی۔

"جب ہم مثبت سوچتے ہیں، تو ہمارا اللہ پر یقین پختہ ہو جاتا ہے، بیٹا اللہ پر یقین ایسا ہونا چاہیے کہ شک کی ذرہ برابر بھی گنجائش نہ نکلے، ہمارے دل میں یہ سوچ بھٹک کر بھی نہ آئے کہ دعا قبول نہیں ہو گی یا اللہ ہماری مدد نہیں کریں گے، دعا کی قبولیت ہمارے یقین پر بھی منحصر ہوتی ہے بیٹا،"

میم نے شفقت بھری نگاہ اسکے پر سوچ چہرے پر ڈالی۔

"اگر ہم سوچیں کہ دعا قبول نہیں ہوئی۔"

وفا نے انکے مشفق چہرے کو دیکھا۔

"اگر ہم ایسا سوچیں گے تو ہم مایوس ہونے لگیں گے، بے یقینی ہمارے دل میں بیٹھ جائے گی، ہم دعا سے دور ہونے لگیں گے، جب مایوس ہونگے تو گناہ ملے گا، اللہ ناراض ہو جائیں گے۔ "

میم نے بہت سادہ سے لہجے میں اسے سمجھایا تھا، اسکے اندر مثبت سوچ پیدا کی تھی، جو اسکی شخصیت کی خاصیت بن گئی تھی، ایسی خاصیت جس نے اسے زندگی بھر کے لیے مثبت سوچنے اور مثبت رویہ رکھنے کا پابند بنا دیا تھا۔

"اب بتاؤ ہمیں کونسا راستہ اپنانا چاہیے۔۔۔؟"

"میم نے شفقت بھری مسکراہٹ لیے سوالیہ نظر اسکے چہرے پر ڈالی۔

"پازیٹو راستہ جو اللہ کی طرف جاتا ہے، اللہ کے راستے پر یقین سے چلنے میں مدد دیتا ہے ۔ "

وفا نے جھٹ سے جواب دیا تھا۔

"شاباش۔ "

میم نے اسے سینے سے لگایا تھا، وہ جانتی تھیں، وفا کی ماں نہیں ہیں، وفا کی سنجیدگی انہیں

عموماً افسردہ کردیتی تھی، اسلیے انہیں وفا بہت عزیز تھی۔

"میری دعا ہے وفا، تمہارا یقین اتنا مضبوط ہو کہ تمہیں ڈگمگانے نہ دے، پازیٹوٹی تمہاری سب سے بڑی خوبی ہو۔"

انہوں نے وفا کے گال تھپتھپائے تو وفا عزت و محبت سے انہیں دیکھتی شکریہ کہہ کر سٹاف روم سے نکل آئی، سکول کے شور نے اسکا استقبال کیا تھا۔

اسکا دل پر سکون ہو گیا تھا۔

زندگی میں ایک رہنما کی ضرورت ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شام کے سائے گہرے ہونے لگے تو وہ لفٹ کے زریعے واپس پارک کی طرف آئے۔

اندھیرا پھیلتا ہی روشنیوں کا ایک سیلاب نیاگرا آبشار کے گرتے پانیوں پر منعکس ہو کر فضا میں عجب دلکشی پیدا کر رہیں تھیں، نیاگرا فالز کا ہر منظر نظروں کو مبہوت کر دینے والا تھا، وفا نے مبہوت ہو کر رنگ برنگی دھنک رنگ سی روشنیوں کو پانی پر گرتے

دیکھا۔

ایان نے ڈرائیور کو گاڑی لانے کا کہا اور وفا کی طرف متوجہ ہوا۔

ایان نے بازو اسکے گرد حائل کیے اور اسکے سر سے سر ٹکرایا۔

"تھینکس مسٹر ملک میرے دن کو اتنا خوبصورت بنانے کے لیے، "

وفا ایان کی طرف پلٹی اور اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی تھی۔

"اونہہ.....نو نیڈ آف تھینکس مائی لائف۔ "

ایان نے اسکی ناک دبائی اور بازو کے حصار میں لیے پارک کے خارجی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"تھینکس تو مجھے کرنا چاہیے، وفا، میری زندگی کو خوبصورت بنانے کے لیے۔ "

ایان نے اسکے بالوں کو پونی کے قید سے آزادی بخشتے ہوئے کہا۔

وفا نے مسکراتی نظر ایان پر ڈالی اور اسکے کندھے پر سر ٹکائے چلنے لگی۔

"مسٹر ملک ویسے آپ رعب جماتے ہوئے زیادہ اچھے لگتے ہیں۔"

وفانے ایان کی طرف دیکھا، وہ اسکے چہرے کے بہت قریب تھی۔

"سیریسلی۔؟ "

ایان بے ساختہ ہنستے ہوئے بولا تھا، وفانے گہری نظروں سے اسکا مسکراتا ہوا روپ دیکھا، وہ اپنی من مانی کرنے والا، اب اسکی خوشی کو اہمیت دینے لگا تھا۔

پارک سے نکلتے ہی گاڑی انکی منتظر تھی

گاڑی ایک خوبصورت ہوٹل کے پارکنگ میں رکی، جس کی پاری عمارت گلاس سے بنی ہوئی تھی، ان کے ٹیبل کے ساتھ ہوٹل کا بہت بڑا پول تھا، جس کے اطراف میں لائٹس کی روشنی پول کے پانی پر چمک رہی تھی، ایان نے ڈنر آرڈر کیا اور باتیں کرنے لگے۔

ان کا ٹاپک پورے دن کی مصروفیت تھی۔

ڈنر سے فراغت کے بعد وہ واپس ہلسٹن آ گیے تھے۔

"آئی فیلٹ سو چ ٹائیرڈ وفا۔ "

ایان چینج کیے بیڈ پر دھپ سے گرتے ہوئے بولا۔

"مجھے بھی۔ "

وفا نے اسکی تائید کی اور بیڈ کے دوسری جانب آ گئی۔

ایان نے اسکے سلکی بالوں کو تکیے پر بکھرتے ہوئے پر شوق نگاہوں سے دیکھا۔

افا ہاتھ رخسار تلے رکھے ایان کی طرف متوجہ ہوئی اور مسکرا دی۔

"سو جائیں۔ "

وفا اسے محویت سے تکتا پاکر اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر بولی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

"سو جاؤں گا۔"

ایان نیند سے خمار آلود لہجے میں بولا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر ہونٹوں سے لگایا اور پھر سینے پر رکھ کر آنکھیں موند لیں۔

وفا نے محبت سے اسے دیکھا، جلد ہی وہ نیند کی گہری وادیوں میں اتر کر ہوش خرد سے بیگانہ ہو گیا، وفا کے ہاتھ پر اسکی گرفت ڈھیلی پڑ گئی تھی۔

وفا نے اسکی پیشانی سے بال ہٹائے اور مہر محبت ثبت کر کے اپنی جگہ پر لیٹ گئی، جلد ہی نیند نے اسے اپنے آغوش بھر لیا۔

وفا سکول سے گھر آئی تو اسکی خوشی کی انتہا نہ رہی، اسکی پھوپھو آئی ہوئی تھی۔

"وفا میری جان کیسی ہو۔۔؟ "

پھوپھو نے گرم جوشی سے اسے خود میں بھینچا۔

"میں ٹھیک ہوں پھوپھو، میں نے آپ کو بہت یاد کیا۔ "

وفا نے یاسیت سے کہا، ایک وہ ہی تو تھیں جو سال بعد آتیں اور محبتوں کی بارش کر جاتیں تھیں۔

"اچھا.....اب میں آگئیں ہوں نا، اپنی بیٹی کے پاس۔"

پھوپھو نے پیار سے اس کے بال سہلائے۔

"میں کرتی ہوں خیام سے بات، تمہیں اپنے ساتھ ہی لے جاؤں گی۔"

پھوپھو نے کہا تو وہ خوشی سے مسکرا دی، اسکے رخساروں کے ڈمپل واضح ہونے لگے تھے۔

فوزیہ کے آنے سے ثمینہ وفا کے ساتھ کچھ بہتر ہو جاتی تھی۔

فوزیہ وفا کے بہت سے کپڑے اور جوتے لائی تھی۔

وفا جانتی تھی، فوزیہ کے جانے کے بعد ہمیشہ کی طرح فرح کے قبضے میں چلے جانے ہیں۔

"نور آپی بھی آئیں ہیں۔ "

وفا نور کی طرف بڑھی اور اسکے گلے لگ گئی۔

نور اس سے چار سال بڑی تھی، اسے اپنی انگریزوں جیسی کزن بہت پسند تھی۔

ان کے آنے سے وفا کی زندگی میں جیسے رونق آجاتی تھی، وہ چند دن کے لیے مسکرانا سیکھ جاتی تھی، سنجیدگی کا خول چٹخنے لگتا تھا، لیکن جب تک چٹختا وہ واپس لوٹ جاتے اور وفا واپس اپنی سنجیدگی کے گہرے خول میں بند ہو جاتی تھی۔

محبتوں کے بنا رہنا بھی مشکل ہوتا ہے۔

اپنائیت کے بول بھی زندگی میں خوشی کی رمق لے آتے ہیں، کسی کے کندھے پر سر رکھ کر بہائے گیے آنسو سینے کے اندر گر کر اندر سے کمزور نہیں کرتے، کسی اپنے کی تسلی کے دو بول دل کی ڈھارس بندھا دیتے ہیں۔

وفا ان لذتوں سے، محبت کے ان ذائقوں سے ناآشنا تھی۔

"یہ گفٹ میں تمہارے لیے لایا ہوں وفا۔ "

کھانا کھانے کے بعد وہ برتن دھو رہی تھی جب ارسل (پھوپھی زاد) اسکے پاس آیا تھا۔

گفٹ سرخ رنگ کے پیپر سے کوور تھا، ارسل اس سے دو سال بڑا تھا۔

"امی کو پتہ چلا تو ڈانٹ پڑ جائے گی ارسل بھائی، "

وفا نے ڈرتے ہوئے کہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

"نہیں پڑتی لے لو، سکول پہن کے جانا۔" ارسل نے خود ہی گفٹ کھول کر گھڑی

اسکے سامنے رکھ دی اور جانے کے پلٹا تھا کہ پھر سے واپس آ گیا۔

"اور پلیز فرح کو مت دے دینا، تمہاری اکثر چیزیں اس نے پہنی ہوتی ہیں۔"

ارسل ناگواری سے کہہ کر پلٹ گیا اور وفا حیران سی کبھی اتنی خوبصورت گھڑی کو

دیکھتی۔

"فرح کو مجھ سے لینے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی ارسل، امی خود ہی اسے دے دیتی

ہیں۔"

وفا افسردہ ہو گئی تھی۔

برتن دھو کر گھڑی لیے کمرے میں آ گئی، سلور ڈائل کی گھڑی بہت ہی خوبصورت تھی، اسکی سفید کلائی پر اور بھی جچ رہی تھی۔

اونٹاریو کی دیدہ زیب خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے کے بعد آج وہ واپس کیلگری جا رہے تھے،ان کے موبائل خوبصورت یادوں سے بھر گیے تھے اور دلوں میں محبت نے اپنی مزید جگہ بنالی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وفا وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیو جینز پہنے ہوئے تھے، کھلے بال آبشار کی مانند شانوں پر پھسل رہے تھے، سفید دودھیا رنگت لیے چہرے کی دلکشی محبت کے ذائقے سے مزید بڑھ گئی تھی۔

"مجھ سے زیادہ پیاری ہوتی جارہی ہو وفا ملک۔ "

ایان نے شرارت سے اسکی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"سو تو ہے، "

وفا نے اسے چڑانے کو کہا تو ایان کھلکھلا کے ہنس دیا۔

وفا نے اسے ہنستے ہوئے محویت سے دیکھا، سفید شرٹ ڈارک بلیو جینز کے ہمراہ پہنے ہلکی پھلکی تراشیدہ شیو، گلابی پنکھڑیوں کے سے لب، کشادہ پیشانی جو بال سیٹ کرنے کی وجہ سے زید کشادہ ہو گئی تھی، اوپر سے اس کی قاتلانہ مسکرا مسکراہٹ اور گہری نظریں جو وفا کو اندر تک سرائیت کرتی محسوس ہو تیں تھیں، وہ وجاہت کا مکمل شاہکار تھا۔

"نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔؟؟"

ایان اسے محویت سے تکتا پا کر شریر ہوا تو وفا خفگی سے گھورتی سیدھی ہو گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کہیں لگ ہی نہ جائے میری نظر۔"

وفا نے ابرو اچکا کے کہا۔

ایان اس کے انداز پر ہنس دیا۔

"چلو دل جلوں کو جلاتے ہیں۔"

سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتے جیب سے موبائل نکالا ایان کا اشارہ عینا کی طرف تھا، اور وفا کے ساتھ لی گئی تصویریں فیس بک پر پوسٹ کرنے لگا۔

"غلط بات ہے مسٹر ملک۔"

وفا نے خفگی سے کہا۔

ایان نے ابرو اٹھا کے اسے دیکھا۔

"واپس جا کر کیا کرینگے آپ۔۔۔؟؟"

وفا نے جواب نہ پا کر پھر سے سوال کیا۔

"ڈریم پراجیکٹ پر کام شروع کروں گا۔"

ایان نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر اسے دیکھا۔

"اور تم کیا کرو گی۔۔۔۔نائک کمپنی سنبھالو گی۔۔۔؟؟؟"

ایان سیدھا ہو کر اسکی طرف مڑا۔

"اونہہ۔۔۔"

وفا نے نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں۔۔۔؟؟؟"

ایان نے سوالیہ انداز میں اسکے حسین مکھڑے کو نظروں میں سمویا۔

"میں سافٹ ویئرز کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتی۔"

وفا نے ایان کی طرف دیکھ کر سادگی سے کہا۔

"میں ماں کو وہ کمپنی واپس کر دوں گی۔"

وفا نے فیصلہ سنایا تھا۔

"جیسے تمہاری مرضی۔۔۔"

ایان نے مسکرا کر کہا اور اسکے بالوں کو انگلی پر لپیٹا۔

وفا نے سر سیٹ کی پشت سے ٹکایا اور ایان کو دیکھنے لگی۔

ایان اسی کے انداز میں اسے دیکھنے لگا تھا۔

"دل نہیں بھرتا تمہیں دیکھ دیکھ کر وفا ملک۔"

وفا اسکی بات سن کر مسکرا دی۔

"شاید میرا بھی۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsanay|Articles|Poetry|Interviews

وفا نے تائید کی تھی۔

ایان اسکے برملا اظہار پر سرشار ہو گیا تھا۔

"میرا دل چاہتا ہے میرے بغیر تمہارا دل نہ لگے۔"

ایان سنجیدگی سے بولا تو وفا سیدھی ہو کر اسے بے یقینی سے دیکھا۔

"یہ دعا تھی یا بد عا۔۔۔؟؟"

وفا نے ابرو اٹھا کر اسکے وجیہہ چہرے کو دیکھا۔

"پتہ نہیں۔۔۔۔بس خواہش ہے۔"

ایان بازو سینے پر باندھ کر بولا۔

وفا نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

ایان نے اسے کھینچ کر اپنے ساتھ لگا لیا۔

"میری جان ہو تم۔"

ایان اسکے سر سے سر ٹکراتے ہوئے بولا جب گاڑی ملک ہاؤس کے گیٹ سے اندر

داخل ہوئی۔

وہ گاڑی سے نکلے تو اکاش ملک، رائنہ اور عنائیہ ان کے استقبال کے لیے موجود تھے۔

"ویلکم بیک۔"

عنائیہ دوڑ کر ایان کے گلے لگی اور پھر اسی گرمجوشی سے وفا سے ملی۔

"تھینکس عنائیہ۔"

وفا نے رخسار اسکے رخسار سے مس کرتے ہوئے محبت سے جواب دیا۔

"ہم نے آپ کو بہت مس کیا بھائی۔"

عنائیہ ایک طرف ہٹتے ہوئے بولی۔

ایان اکاش ملک سے بغلگیر ہوا، اکاش ملک نے اسے خود میں بھینچ لیا، ان کا اکلوتا لخت جگر جو تھا۔

رائنہ وفا سے خوشدلی سے ملیں اور وہ مسکراتے ہوئے اندر چلے گئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

کمر پر ہاتھ رکھے وہ ادھر ادھر ٹہل رہی تھی، کمرے کی حالت دے اندازہ ہو رہا تھا، وہ اس وقت شدید غصے میں ہے۔

بیڈ سے چادر اور تکیے کھینچ کر زمین بوس کر دیے گیے تھے، ڈریسنگ کی چیزیں اسکے قدموں میں پڑیں تھیں، اس نے سنیکر زنہ پہنے ہوتے تو اب تک پیر لہولہان ہو چکے ہوتے، الماری کی سلائیڈز ہٹی ہوئیں تھی، تمام۔ کپڑے کمرے میں جا بجا بکھرے ہوئے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمرے کی طرح اسکی اپنی حالت بھی بکھری بکھری تھی، رونے کے باعث آنکھیں شدید سرخ ہو رہیں تھیں، آئی لائیز بہہ کر رخساروں پر لائن کی صورت میں ٹھوڑی ے ک پھیلا ہوا تھا۔

"ایان صرف میرا ہے۔"

گھٹنوں کے بل گرتی وہ حلق کے بل چلائی تھی۔

لوشن کی بوتل اٹھا کر سامنے لگے فریم پر ماری، جس کے شیشے پر فریم تک دراڑیں پڑ

چکیں تھیں۔

"ایان۔۔۔۔۔"!!!!

وہ بلکتے ہوئے مسلسل ہاتھ زمین پر مار رہی تھی۔

تھک کر وہیں جھکے ہوئے بلکنے لگی تھی۔

"وفا تم مر کیوں نہیں گئی۔"

روتے روتے وہ پھر سے چیخی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

"وہ میرا تھا بس میرا۔۔۔"

روتے روتے وہ غنودگی میں چلی گئی تھی۔

سامنے اسکی تصویر اسے افسردگی سے دیکھ رہی تھی شاید۔۔۔۔

جس کے چہرے پر دراڑیں پڑیں ہوئیں تھیں۔

فوزیہ کے جانے بعد ہر بار کی طرح ثمینہ نے سارے کپڑے فرح کو دے دیے، اور فرح کے پرانے کپڑے اسے دے دیے۔

وفا خاموش رہی تھی، یہ اس کے لیے نیا نہیں تھا۔

"مجھے وہ گھڑی بھی دو، جو تمہیں ارسل نے دی تھی۔"

فرح کے کہنے پر وفا کا دل اچھل کے حلق میں آگیا۔

"ورنہ امی کو بتا دوں گی۔"

فرح نے دھمکی لگا دی۔

وفا اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"دے دو ورنہ میں جا رہی ہوں امی کے پاس۔۔۔۔"

فرح مزے سے بولی اور آگے بڑھنے لگی جب وفا نے اسے روک لیا۔

"د۔۔۔۔دیتی ہوں۔"

وفا بجھے دل کے ساتھ اپنے سکول بیگ کی طرف آئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ گھڑی اسے بہت پسند آئی تھی،اور دینے کا دل نہیں تھا،لیکن اگرامی کو پتہ چل جاتا تو تماشہ لگنے میں دیر نہیں لگنی تھی۔

"لاؤ بھی اب۔۔۔۔"

فرح نے اسکے ہاتھ سے چھین لی اور اپنی کلائی پر لگالی۔

"ہائے کتنی پیاری ہے۔۔۔"

فرح خوش ہو رہی تھی،جب کہ وفا کا دل چاہا وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دے۔

پہلی بار اسے کچھ اچھا ملا تھا اور وہ اسے کھونا نہیں چاہتی تھی۔

"ہائے ارسل کتنا اچھا ہے نا۔۔۔"

فرح خوشی سے اچھل رہی تھی۔

وفا باہر چلی گئی،آنسو اسکی آنکھوں سے پھسلنے لگے تھے،وہ بڑی ہو رہی تھی اور پہلے سے زیادہ حساس ہو گئی تھی۔

وقت کا پہیہ کب رکتا چلتا رہتا ہے،

"مما آپ کہاں ہیں۔۔۔؟"

سر گھٹنوں پر رکھے وہ سسک دی تھی۔

"مجھے آپ کی بہت یاد آتی ہے۔"

آنسو بہہ بہہ کر گریبان میں جزب ہو رہے تھے۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

ایان فریش ہو کر نکلا تو وفا اسکی منتظر تھی۔

"ارے اب اتنا بھی کیا یاد کرنا مجھے مسز۔"

ایان اسے منتظر پا کر شرارت سے بولتا ہوا ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہوا۔

آئینے سے اسکا خفا چہرہ دیکھ کر محظوظ ہوا۔

"بہت بڑی غلط فہمی ہے آپ کو۔"

وفا غصے سے کہتی ہوئی کمرے سے جانے لگی تھی جب ایان نے کلائی تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا۔

"اوہ۔۔ مسز ملک خفا ہو گئیں۔"

ایان اسے بازوؤں کے حصار میں لے کر چڑاتے ہوئے بولا۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔"

وفا نے خود کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن ایان کی گرفت بہت مضبوط تھی۔

"اچھا نا۔۔۔ سوری۔"

ایان نے اسکے دونوں کان پکڑ کر کہا۔

"مسٹر ملک۔۔۔۔۔آپ بہت برے ہیں۔"

وفا منہ پھلا کر بولی اور پیچھے ہٹ گئی۔

"اچھا جی۔۔۔۔۔اس برے سے انسان میں کسی کی جان بستی ہے۔"

ایان اپنے بال سیٹ کرنے لگا

بڑی خوش فہمی ہے آپ کو۔"

وفا نے سنجیدگی سے کہا۔

"خوش فہمی نہیں ہے۔۔۔وہ ہر رات کو میری پیشانی چوم کر سوتی ہے۔"

ایان مزے سے بولا اور آئینے سے وفا کو دیکھنے لگا۔

وفا کے اسکے کپڑے اٹھاتے لمحے کر رک گئے۔

شرمندگی کے مارے اسکا برا حال تھا۔

وہ رخ موڑ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایان ڈریسنگ سے ٹیک لگا کر اسکی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔

"ویسے میں نے کبھی کسی کا نیند میں ہونے کا فائدہ نہیں اٹھایا۔"

ایان نے مسکراہٹ ضبط کر کے اسے چڑایا۔

وفا اسکے کپڑے بیڈ پر پٹخ کر کمرے سے نکل گئی۔

کمرے سے نکلتے ایان کا قہقہہ اسکی سماعتوں سے ٹکرایا تو وہ خفیف سی مسکرا دی۔

"اوہو۔۔۔۔دھیمی دھیمی مسکراہٹیں۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com

عنائیہ نے اسے مسکراتے دیکھ کر چھیڑا تو وفا نے ہنس کر اسے دیکھا

"گڈ مارننگ ایوری ون۔۔۔"

ایان خوشگواریت سے بولتا ہوا ٹیبل تک آیا۔

"آج تو بڑے چہک رہے ہیں آپ بزنس مین ایان ملک۔"

عنائیہ نے اس لی ٹانگ کھینچی۔

"رات بہت مزے کی نیند آئی تھی،اب جب رات کو سوتے ہوئے بھی کسی کی محبت

ملے تو۔۔۔۔۔۔

"

وفا نے چمچ اس کے ہاتھ پر مارا تو اسکی زبان کو بریک لگی۔

"چپ چاپ ناشتہ کریں اور جائیں۔"

وفا نے خفگی سے کہا تو ایان نے ہنستے ہوئے اسے دیکھا۔

"جو آپکا حکم مسز۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایان نے سر تسلیم خم کیا تو عنائیہ کھلکھلا کے ہنس دی۔

اکاش ملک ٹیبل پر موجود نہیں تھے۔

رائنہ نے پیار سے ایان کو دیکھا، مسکراہٹ اب اسکے ہونٹوں سے جدا نہیں ہوتی تھی۔

"مت تنگ کرو میری بیٹی کو۔"

رائنہ نے ایان کو ڈانٹا۔

"دیکھ لو عنائیہ اپنی بھابی کو، بیٹے کے ساتھ اسکی ماں بھی پٹالی اس نے۔"

ایان اسے زچ کرنے کے موڈ میں تھا۔

عنائیہ اور رائنہ ایک ساتھ ہنسیں تھیں۔

"اگر آپ نہیں چاہتے کہ میں پاستے کا باؤل آپ کے سر پر الٹ دوں تو چپ چاپ کھانا کھائیں۔"

وفا نے تپ کر ایان کو دیکھا، جو صبح سے اسے تنگ کر رہا تھا۔

ناشتے سے فارغ ہو کر ایان آفس کے لیے نکل گیا اور وفا نے غصے سے اسے جاتے ہوئے دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میری بات بھی نہیں سنی۔"

غصے سے واپس آئی تو ٹیبل پر پڑا اس کا موبائل تھرتھرایا۔

"میں نے تمہاری ماں کا میسیج کر دیا ہے، لنچ ساتھ کریں گی ہمارے، ابھی وہ کچھ مصروف ہیں۔"

ایان کا میسیج پڑھ کر حیران ہوئی تھی۔

"انہیں کیسے پتہ چلا۔۔۔؟؟"

وفا حیرت میں مبتلا تھی۔

"اب سوچ سوچ کے ہلکان مت ہو جانا، مجھے کیسے پتہ چلا۔۔۔؟"

وفا نے پلٹ کر دیکھا وہ نہیں تھا۔

"سی یو وایٹ لنچ بائے مائی لائف۔"

آخری میسیج پڑھ کر مسکرا دی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وفا دوپہر کا کھانا بنا کر فارغ ہوئی اور چینج کرنے کی غرض سے کمرے میں چلی آئی۔

سائیڈ ٹیبل پر رکھا موبائل اٹھایا تو ایان کے ٹیکسٹ کا نوٹیفکیشن تھا۔

وفا نے ٹیپ کیا تو ٹیکسٹ سکرین کھل گئی۔

"الماری میں شاپنگ بیگ پڑا ہے، وہ ڈریس پہننا آج۔۔۔"

ایان کا ٹیکسٹ پڑھ کر مسکرائی اور موبائل واپس رکھ کر الماری کی طرف بڑھی۔

دائیں جانب ریڈ شاپنگ بیگ پڑا تھا، وفا اسے لیے بیڈ پر آ گئی۔

بیگ کے اندر سے بلیک کلر کی شارٹ فراک نکلی۔

وفا نے ستائش سے فراک بیڈ پر پھیلا کر دیکھی۔

فراک کے دامن پر کاپر کلر کے انتہائی نفیس موتیوں سے نقش و نگاری کی گئی تھی، فراک کے ساتھ بلیک کیپری اور بڑا سا شیفون کا دوپٹہ تھا۔

فراک پاکستان سے منگوائی گئی تھی۔

وفا فراک لیے باتھ لینے چلی گئی۔

شاور لے کر نکلی اور آئینے کے سامنے آ کھڑی ہوئی، بلیک کلر اس کی دودھیا رنگت پر بہت کھل رہا تھا۔

وفا نے بال سلجھائے اور سٹریٹ کر کے دائیں شانے پر ڈال لیے۔

ہلکا پھلکا میک اپ کیا اور بیگ سے نفیس سے سیاہ رنگ کے جھمکے نکال کر کانوں میں سجائے، باریک گولڈن چین جس کے اوپر سیاہ رنگ کا چمکتا ہوا سٹون جڑا تھا، اپنی صراحی دار گردن میں پہن لی۔

دوپٹہ اٹھا کر بائیں شانے پر ٹکایا اور جھک کر بلیک سینڈل پہننے لگے، سیاہ سینڈل میں اسکے

سفید مرمریں پیر بہت خوبصورت لگ رہے تھی۔

آئینے میں خود کو دیکھتے وہ مسکرائی جب ایان دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا۔

"گڈ آفٹر نون مس۔۔۔۔ز۔"

ایان خوشگواریت سے بولتا اسے دیکھتے ہوئے مبہوت ہو گیا، آہستگی سے قدم اٹھاتا ہوا اس تک پہنچا۔

وفا آئینے سے اسکا عکس دیکھ رہی تھی

"مجھے نہیں لگتا یہ رنگ کسی پر اتنا خوبصورت لگا ہو گا۔"

ایان اسے شانوں سے تھام کر دھیرے سے گھمبیر لہجے میں بول رہا تھا۔

ایان ملک کی آنکھوں میں محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا، جس کی تاب نہ لاتے ہوئے وفا نظریں جھکا گئی۔

"ایان کو اسکے حیا سے نظریں جھکانے پر ٹوٹ کے پیار آیا۔

" "مائی لائف یو آر لکنگ گورجیئس۔"

ایان اسکی طرف جھک کر بولا تو وفا نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھ اسے دور دھکیلا۔

"آپ چینج کر لیں۔"

وفا منمناتے ہوئے پلٹ گئی۔

ایان کھل کے مسکرایا اور بیڈ پر بیٹھے اسکی ایک ایک حرکت بغور دیکھنے لگا۔

ایان ملک کی نظریں ہٹنا اور پلکیں جھپکنا بھول گئیں تھیں۔

وفا اسکی محویت سے کنفیوز ہو رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|...

"آپ گھور کیوں رہے ہیں۔؟"

وفا اپنے جزبات چھپاتے ہوئے کمر پر ہاتھ رکھے مڑ کے خفگی سے بولی۔

"اسے گھورنا نہیں کہتے مسز، محبت سے تکنا کہتے ہیں۔"

ایان لو دیتے لہجے میں بولتا اٹھ کے اسکی طرف بڑھا اور اسے بازوؤں کے گھیرے میں لیا۔

وفا گھبرا گئی تھی، گھنیری تراشیدہ پلکوں کی لرزش واضح تھی۔

ایان اسکی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔

اسکے کانوں میں جھولتے آویزوں کو چھوتے ہوئے محبت سے مخمور لہجے میں اسکی تعریف کر رہا تھا۔

"آپ۔۔۔۔آپ لیٹ ہو جائیں گے۔"

وفا نے ہٹتے ہوئے لرزتے لہجے میں کہا، پسینے اسکی ہتھیلیاں بھیگ رہیں تھیں۔

ایان نے بے ساختہ لب اسکی پیشانی پر رکھے اور اسے سینے سے لگالیا۔

"آئی جسٹ لو یو مور اینڈ مور۔"

ایان اسکے حسین مکھڑے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر کہا۔

"مجھ سے وعدہ کرو وفا میں جب بھی تھک کر لوٹا کروں گا، تم یونہی میرا استقبال کیا کرو گی۔"

ایان کا گھمبیر لہجہ کمرے کی خاموشی میں فسوں خیز لگ رہا تھا۔

اس کی محبت وفا ملک کے دل کے تاروں میں انتشار پیدا کر رہی تھی، دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہیں تھیں۔

وفا نے نظریں جھکا کر ایان کی مضبوط ہتھیلی کو دیکھا اور اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"میں وعدہ کرتی ہوں، آپ کو کبھی مایوس نہیں کروں گی۔"

وفا نے مسکراتے ہوئے اسکی جزبات سے لبریز آنکھوں میں دیکھا۔

ایان نے اسکے ہاتھ کی پشت پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھ کر تھپتھپایا اور اسکا ہاتھ لبوں سے لگا لیا۔

"اب چینج کر لیں۔"

وفا مسکراتے ہوئے ایک طرف سے ہو کر نکل گئی۔

ایان نے محبت لٹاتی نظروں سے اسکے سراپے کو دیکھا اور کپڑے لیے شاور لینے چلا گیا۔

وفا نے کمرے سے نکل کر رکا سانس بحال کیا۔

سامنے کا منظر اسکی بصارت کے لیے دیدہ ذیب تھا، وہ مسکراتی ہوئی لاونج میں بیٹھی سار یہ کی طرف بڑھ گئی۔

وفا بہت گرمجوشی سے ملی۔

سارہ بہت کمزور سی لگ رہی تھیں۔

"مام آپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔۔؟؟؟"

وفا انکی حلقوں میں چھپی آنکھوں کو دیکھ کر فکر مند ہوئی۔

رائنہ اور عنائیہ نے ستائش بھری نظروں سے وفا کے سجے سراپے کو دیکھا۔

"میں ٹھیک ہوں، تم کیسی ہو بیٹا۔"

سارہ نے اسے ساتھ لگاتے ہوئے محبت سے پوچھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں، انفیکٹ بہت خوش۔"

وفا مسکراتے ہوئے بولی تو سارہ نے سکون کا سانس خارج کیا۔

ایان کمرے سے نکلا تو بلیک شرٹ کے ساتھ بلیک جینز زیب تن کیے ہوئے تھا، سفید و گلابی رنگت پر کالا رنگ بہت جچ رہا تھا۔

"میں بھی کہوں آج بھیا کو چینج کرنے میں اتنا ٹائم کیوں لگ گیا۔۔۔؟؟"

عنائیہ نے وفا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایان کی ٹانگ کھینچی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interview

ایان ہنس دیا، جب کے وفا نے سر جھکا لیا۔

اکاش ملک لے آتے ہی وفا نے عنائیہ کے ساتھ ٹیبل سیٹ کر دیا۔

کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا۔

ایان دوبارہ آفس کے لیے نکل رہا تھا، جب سامنے سے عینا آتی دکھائی دی۔

"کیسے ہو ایان۔۔۔۔؟؟؟"

عینا ایان کے سامنے رکتے ہوئے وفا کو یکسر نظر انداز کر کے بولی۔

"بلکل فٹ۔۔۔اپنی مسز کی بدولت۔۔۔۔"

ایان نے پیار لٹاتی نظروں سے وفا کو دیکھا۔

عینا لب بھینچتی وہاں سے ہٹ کر اندر چلی گئی۔

"شام میں ملتے ہیں۔۔۔۔"

ایان وفا کا رخسار تھپتھپاتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھا، وفا نے فخر اور محبت سے اسکی پشت کو گھورا۔

گاڑی سڑک پر دوڑتی ہوئی اسکی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

"ان کی واپسی تک یہیں کھڑی رہیں گی کیا۔۔۔؟؟؟"

باہر آتی عنائیہ نے وفا کو چھیڑا تو وہ مسکرا کر رہ گئی اور قدم اندر کی جانب بڑھا دیے۔

"ہمارے ساتھ چلیں گی آپ۔۔۔؟؟؟"

عنائیہ نے پلٹ کر پوچھس تو عینا جل بھن گئی۔

"تم جاؤ اسکے ساتھ میں اکیلی چلی جاتی ہوں۔"

عینا تیز لہجے میں کہتی جانے لگی تھی جب عنائیہ نے اسکی کلائی تھام لی۔

"نہیں۔۔۔میں ماں کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتی ہوں۔"

وفا نے سادگی سے جواب دیا اور اندر آ گئی۔

رائنہ اپنے کمرے میں تھیں تو وہ ساریہ کو لیے اپنے کمرے میں آ گئی۔

وفا کلاس میں پہنچی تو ایک نیو سٹوڈنٹ سے تعارف ہوا۔

جلد ہی فاریہ اسکی اچھی دوست بن گئی،اور ایسا پہلی بار ہوا تھا، سنجیدہ اور کم گو وفا سے کسی نے دوستی کی ہو۔

فاریہ بہت باتونی قسم کی لڑکی تھی،وفا بس اسکی باتیں سنتی اور کبھی کبھار مسکرا دیتی تھی۔

فاریہ اور وفا کی دوستی بہت گہری ہوئی کہ وہ انٹر میڈیٹ کے لیے بھی ایک ہی کالج میں گئیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا ضرورت تھی تمہیں اپنی سو کالڈ بھابھی کو بلانے کی۔"

عینا ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے عنائیہ پر برسی۔

"عینا مائینڈ یور لینگو یج۔۔۔"

عنائیہ نے سنجیدگی سے کہا۔

"تم میری دوست ہو تو وہ میری بھابھی ہیں، میرے بھائی کی خوشی اور ان کی محبت۔۔۔۔"

عنائیہ نے محبت پر زور دیتے ہوئے کہا۔

دینا نے ضبط سے عنائیہ کو دیکھا۔

"تو تم بھی اب اسکی زبان بولنے لگی ہو، اپنے بھائی کی طرح۔۔۔"

عینا زہر خند لہجے میں بولی اور رخ موڑ گئی۔

"کیونکہ وہ بہت اچھی ہیں۔"

عنائیہ نے کہتے ہوئے اسے دیکھا اور رخ موڑ کر باہر دیکھنے لگی۔

"تمہیں پتہ ہے میں ایان سے کتنی محبت کرتی ہوں، پھر بھی تم اس لاڈ کر کر رہی ہو، جو میری خوشیوں کی قاتل ہے۔"

عینا عنائیہ لی سنجیدگی دیکھ کر تیز لہجے میں بولی تھی۔

"اسنے تمہاری خوشیوں کا قتل نہیں کیا عینا، تم کیوں نہیں سمجھتی اس بات کو۔"

عنائیہ زچ ہوئی تھی۔

"اس کے آنے سے پہلے بھی ایان کو تم میں انٹرسٹ تھا،ان فیکٹ تمہارے سامنے وہ سارہ سے بھی کتنا چڑتا تھا۔"

عنائیہ نے لہجے کو نرم رکھنے کی کوشش کی۔

"عینو۔۔۔۔۔تمہیں اب آگے بڑھنا چاہیے۔"

عنائیہ نے اد کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو عینا نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے عنائیہ یہ سب بہت آسان ہے۔"

عینا ہاتھ کھینچتے ہوئے سسکی تھی۔

عنائیہ نے دکھ سے اسے دیکھا۔

"تم نہیں جانتی میں اسے وفا کے ساتھ دیکھ کر کس کرب سے گزرتی ہوں ہوں۔"

عینا کے چہرے پر اذیت صاف دکھائی دے رہی تھی۔

عنائیہ نے افسردہ نظر عینا کے چہرے پر ڈالی۔

"میں ادے ایک نظر دیکھنے آئی تھی، پر میرا دل ہی جلا گیا ادے وفا کے ساتھ دیکھ کر۔۔۔"

عینا رو رہی تھی۔

عنائیہ مے خاموش نظر اس پر ڈالی، اس کے پاس عینا کو کہنے کے لیے کچھ نہیں تھا۔

ٹیکسی لائبریری کے سامنے رکی تو دونوں باہر نکل آئیں۔

لائبریری لے ساتھ کیفے تک چلی آئیں۔

"میں سوچ رہی ہوں مام کے پاس امریکہ چلی جاؤں۔"

عینا نے سرخی آنکھوں سے عنائیہ کی طرف دیکھا اور کافی آرڈر کی۔

"ان کے پاس جو تمہیں چھوڑ گئیں تھیں۔"

عنائیہ نے سپاٹ چہرہ لیے اسے یاد دلایا۔

"اور بھی تو بہت سے لوگوں نے چھوڑ دیا ہے۔"

عینا نے اذیت سے دوچار لہجے میں کہا تو عنائیہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"میں ایان کو وفا کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی۔"

عینا کی آنکھوں میں پھر سے ساون اتر آیا تھا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم بہتر سمجھو۔"

عنائیہ نے لب بھینچ کر کہا۔

عینا نے آنسو صاف کیے اور دونوں کی خاموش ہو گئیں۔

"تمہیں بھی میرے جانے سے فرق نہیں پڑتا جو آرام سے کہہ دیا چلی جاو۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

عینا نے دکھ سے اسے دیکھا

عنائیہ سر تھام کر رہ گئی۔

وفا ساریہ کو لیے کمرے میں آ گئی۔

"مجھے آپ قطعاً ٹھیک نہیں لگ رہیں مام۔"

وفا نے ساریہ کے ہاتھ تھام کر فکر مندی سے کہا۔

"جس کی جوان بیٹی مر جائے، وہ ماں کیسے ٹھیک ہو سکتی ہے۔"

ساریہ کا لہجہ گلوگیر ہوا تھا۔

دنیا کے سامنے مضبوط نظر آتی ساریہ نائک اندر سے بہت کھوکھلی ہو چکی تھی۔

وفا لب بھینچ کر رہ گئی۔

شزہ نائک کا اسکے ساتھ رویہ اسے اچھی طرح یاد تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ روئیں تو مت۔۔"

وفا کو ساریہ لے آنسوؤں سے تکلیف ہو رہی تھی۔

وفا آنسو صاف کرتی ساریہ کی گود میں سر رکھے لیٹ گئی۔

ساریہ اسکے ریشمی بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

"مام آپ کو میں کبھی یاد نہیں آئی تھی۔؟؟"

وفا نے ساریہ کا دھیان شزا سے ہٹانا چاہا۔

"اولاد کسے بھولتی ہے وفا۔۔۔خیام کی بے وفائی میں تمہیں فراموش کر گئی تھی، مجھے آس تھی کہ شاید خیام تمہارے لیے پلٹ آئے۔"

ساریہ نے افسردگی سے کہا۔

"جیسے آپ نے انہیں بے وفا جان کر انکی محبت کو فراموش کر دیا، ویسے ہی وہ آپکو بے وفا جانتے رہے۔"

وفا نے ان کے چہرے پر چھائی مایوسی کو دیکھا۔

ساریہ خاموش ہو گئی۔

"آپ ہمارے پاس رہ لیں نا مام۔؟؟؟"

وفا نے عجیب سی ضد کی تھی۔

"نہیں بیٹا۔۔۔"

ساریہ نے سرعت سے انکار کر دیا۔

"کیوں مام۔۔۔"

وفا اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"ایسا ممکن نہیں ہے وفا بیٹا، میں یہاں نہیں رک سکتی۔"

ساریہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو وفا افسردہ سی ہو گئی۔

باتیں کرتے کرتے وقت کا پتہ ہی نہ چلا کب شام ہو گئی۔

"ہیلو ایوری ون۔"

ایان خوشگوار موڈ لیے اندر داخل ہوا۔

وفا اسے دیکھ کر مسکرا دی، اور آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے بیگ لے لیا۔

ایان نے اسکی پیشانی چومی اور ریلکس ہو کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

"لگتا ہے آج مسز نے خوب پیار سمیٹا ہے۔"

ایان وفا کا دمکتا چہرہ دیکھ کر بولا۔

"یس آف کورس۔"

وفا بیگ الماری میں رکھ کر پلٹی اور مسکراتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

واپس آئی تو اسکے ہاتھ میں پانی تھا۔

"بہت بھوک لگ رہی ہے، کھانا لگا دو۔"

ایان شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے بولا تو وفا سر ہلاتی باہر نکل گئی۔

کھانے کی میز پر سب ہی موجود تھے، عنائیہ عینا کو زبردستی لے آئی تھی۔

"وفا تم نے کمپنی کے بارے میں بات نہیں کی۔"

ایان نے کھانا کھاتے ہوئے وفا کو مخاطب کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں۔۔۔"

وفا نے سر نفی میں ہلایا۔

"کیسی بات۔۔۔۔؟؟؟"

ساریہ نے ان دونوں کی طرف دیکھا، اکاش ملک جانتے تھے، وفا کمپنی رکھنا نہیں چاہتی۔

"مام مجھے کمپنی نہیں چاہیے۔"

وفا نے سادگی سے کہا۔

عینا اور عنائیہ نے حیرت سے وفا کو دیکھا۔

"لیکن کیوں بیٹا۔۔۔"

ساریہ نائک کھانا چھوڑ کر اسکی طرف متوجہ ہوئیں۔

"مام مجھے صرف میری ماں چاہیے، دولت میرے لیے معنی نہیں رکھتی۔"

وفا نے سنجیدگی سے ساریہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لیکن وہ کمپنی میری طرف سے تحفہ ہے۔"

ساریہ نے اسے یاد دلایا تھا۔

"محبت کو تحفوں کی ضرورت نہیں ہے، ہر رشتے میں سب سے بڑا تحفہ محبت ہی ہوتی ہے مام۔"

وفا نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر حبت سے کہا۔

"اور مجھے کمپنی کے کام اسکی نوعیت کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتہ، میں کچھ بھی

نہیں جانتی۔"

وفا نے کندھے اچکا کر کہا۔

"تمہیں کمپنی کے لیے کسی قابلیت کی ضرورت نہیں وفا، میری بیٹی ہونا کافی ہے تمہارے لیے۔۔۔۔"

ساریہ نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"اور اب میں انکار نہیں سنوں گی۔۔۔۔کل تم میرے ساتھ آفس چل رہی ہو۔۔۔"

ساریہ نے سختی سے کہا۔

"لیکن مام۔۔۔"

وفا نے مدد طلب نظروں سے ایان کی طرف دیکھا۔

ایان نے لاپرواہی سے کندھے اچکا دیے۔

"وفا بیٹا آپ آفس جوائن کر کے تو دیکھ لیں۔۔۔۔۔"

اکاش ملک نے کہا تو وفا چپ ہو گئی۔

عینا ضبط سے ایان کو وفا کے سنگ بیٹھا دیکھ رہی تھی۔

"ڈیڈ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔"

عنائیہ نے سنجیدگی سے اکاش ملک کی طرف دیکھا۔

"ہاں بولو بیٹا۔"

اکاش ملک نے نرمی سے کہا، تو سب عنائیہ کی طرف متوجہ ہوئے۔

"ڈیڈ عینا امریکہ جانا چاہتی ہے۔"

عنائیہ نے سنجیدگی سے کہا تو اکاش ملک سمیت سب نے عینا کی سمت دیکھا جو عنائیہ کو گھور رہی تھی۔

"لیکن بیٹا۔۔۔۔ایسے اچانک کیوں۔؟؟"

اکاش ملک کو حیرت ہوئی تھی۔

"کوئی پرابلم ہے تو بتائیں۔۔۔؟؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اکاش ملک کھانا چھوڑ کر اسکی طرف متوجہ ہو گیے تھے۔

"نہیں کوئی پرابلم نہیں ہے، میں کینیڈا سے جانا چاہتی ہوں۔"

عینا سنجیدگی سے نظریں چراتے ہوئے بولی۔

"آپ کے ڈیڈ نے آپ کو ہمارے سپرد کیا تھا۔"

اکاش ملک نے یاد دلایا۔

"انکل اب میں بڑی ہو گئی ہوں۔"

عینا ایان کی طرف نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں آپ کو اجازت نہیں دے سکتا، ہمارے ساتھ نہ رہنے کا فیصلہ بھی آپ کا تھا، جسے ہم نے قبول کیا، لیکن اب بلا جواز امریکہ جانا۔۔۔"

اکاش ملک نے اسے دیکھتے ہوئے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"کسی نے کچھ کہا ہے تو مجھے بتائیں؟؟"

اکاش ملک نے اسکے جھکے چہرے کی جانب دیکھا۔

"عینا کیا پرابلم ہے۔؟"

ایان نے مداخلت کی تو عینا نے فوراً سر اٹھایا۔

"تم ہی ہو سب سے بڑی پرابلم۔۔۔۔"

وہ کہنا چاہتی تھی پر کہہ نہیں پائی اور کھانا چھوڑ کر اٹھ گئی۔

"عینا۔۔۔"!!!

ایان نے آواز دی، لیکن عینا منہ پر ہاتھ رکھے بھاگتے ہوئے دروازے سے نکل گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"عینا۔۔۔۔۔"

عنائیہ اسکے پیچھے لپکی تھی۔

"اسے اچانک کیا ہو گیا ہے۔"

رائنہ پریشان ہو گئیں تھیں۔

عنائیہ نے گہری نظروں سے ایان کو دیکھا۔

"مجھے کیوں گھور رہی ہو۔۔۔۔؟ "

ایان نے عنائیہ کو دیکھ کر کہا۔

"اس کے جانے کی وجہ آپ ہیں بھائی۔۔۔"

عنائیہ سنجیدگی سے بولی تھی،عینا اسکی اچھی دوست تھی،اس کا یوں اچانک چلے جانا اسے پریشان کر رہا تھا۔

"کم آن عنائیہ اب تم شروع مت ہو جانا۔"

ایان نے ناگواری سے کہا اور چمچ پلیٹ میں پٹخنے کے انداز میں رکھا۔

سارہ یہ نائک حیرت و نا سمجھی کے تاثرات لیے کبھی ایان اور کبھی عنائیہ کو دیکھ رہیں تھیں

"مسٹر ملک۔۔۔"

وفا نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دبایا اور سر نفی میں ہلا کر غصہ کرنے سے منع کیا۔

"کیا کیا ہے اس نے۔؟؟"

اکاش ملک نے عنائیہ کی طرف دیکھتے ہوئے ایان کی سمت اشارہ کیا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا ڈیڈ۔۔۔۔"!!

ایان بے زاری سے بولا۔

"مجھے لگا تھا تم۔سدھر گیے ہو۔۔"

اکاش ملک نے اسے سخت نظروں سے گھورا۔

"تم بتاؤ عنائیہ۔۔۔۔"

اکاش ملک نے عنائیہ کی جانب رخ موڑا۔

"عینا بھائی کو پسند کرتی ہے،بھائی کی شادی کے بعد وہ بہت ڈسٹرب ہو گئی ہے۔"

عنائیہ دھیمے لہجے میں بولتی ایان کی سمت دیکھتی کبھی وفا کی سمت سیکھتی سب کہہ گئی۔

اکاش ملک خاموش ہو گیے،رائنہ اور ساریہ نائنک ہکا بکا رہ گئیں۔

"ڈیڈ میرے دل میں اسکے لیے کوئی فیلنگ نہیں ہے،وہ جانا چاہتی ہے تو اسکے لیے میں نے اسے مجبور نہیں کیا۔"

ایان سنجیدگی سے بولا تو اکاش ملک نے سر ہلا دیا۔

"میں بات کروں گا عینا سے، اگر پھر بھی جانا چاہے تو ہم اسے روک نہیں سکتے۔"

اکاش ملک کچھ سوچتے ہوئے بولے اور ٹیبل سے اٹھ گیے۔

عنائیہ افسردہ سی بیٹھی تھی۔

"اس میں میرا قصور نہیں عنائیہ، تم جانتی ہو میں نے اسے کتنا منع کیا تھا۔"

ایان عنائیہ کی اتری شکل دیکھ کر نرمی سے بولا۔

"آئی نو بھائی، لیکن وہ صرف آپکی وجہ سے جانا چاہتی ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Article|Books|Poetry|Interviews

عنائیہ نے لب بھینچے اور رخ موڑ لیا۔

"عنائیہ ایان اب شادی شدہ ہے، سو بار بار ایک ہی بات دوہرانے سے تم وفا کو ہرٹ کر رہی ہو۔"

رائنہ اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھے پیار سے بولیں تو عنائیہ نے وفا کی جانب دیکھا۔

"ایم سوری بھابھی، عینا ہماری بچپن کی دوست ہے، اسکا یوں چلے جانا مجھے اداس کر رہا ہے۔"

عنائیہ معزرت کرتی ٹیبل سے اٹھ گئی۔

ساریہ نے وفا کی جانب دیکھا وہ نارمل لگ رہی تھی۔

"میں بھی چلتی ہوں اب۔۔۔۔۔"

ساریہ وفا کی پیشانی چومتی ہوئی اٹھی تھیں۔

"رات رک جاتیں مام۔۔۔"

وفا انکے ہاتھ تھامے ان کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

"نہیں میری جان۔۔۔ایسا ممکن نہیں۔۔۔"

ساریہ اسکے رخسار پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے بولیں۔

"صبح ریڈی ہو جانا تمہیں آفس کے لیے پک کروں گی۔"

ساریہ نائک نے تنبیہا کہا اور اسے پیار کرتی نکل گئی۔

ایان کمرے میں چلا گیا تو وفا رائنہ کے ساتھ برتن سمیٹنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم نے کبھی اپنی مما کو ڈھونڈھنے کی کوشش نہیں کی وفا۔"

بریک ٹائم میں لنچ کرتے ہوئے فاریہ نے اسے دیکھا، وہ اس وقت کالج کے گراؤنڈ میں موجود تھیں۔

"بابا نے کبھی کچھ نہیں بتایا ان کے بارے میں۔"

وفا یاسیت سے بولی، مایوسیوں کے کئی سائے اسکے خوبصورت چہرے پر لہرانے لگے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کوئی تو ہنٹ دیا ہو ہو گا یار۔۔۔۔"

فاریہ نے اسکے چہرے پر مایوسی کے بکھرتے رنگ دیکھ کر کہا۔

"اونہہ۔۔۔۔وہ مما کے بارے میں بات تک نہیں کرتے۔۔۔۔"

وفا نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"تم ہمت مت ہارنا۔۔۔میں تمہاری مدد کروں گی تمہاری ماں تک پہنچنے میں۔"

فاریہ نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔

" تھینکس فاریہ۔"

وفا مسکرائی تھی، لیکن اسکے رخساروں کے خوبصورت ڈمپل واضح نہیں ہوئے تھے۔

"تم بس سراغ ڈھونڈو، دماغ لگاؤ کچھ تو ایسا ہے جو تمہاری نظروں کے سامنے ہے لیکن تمہیں دکھ نہیں رہا۔۔۔"

فاریہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔

"انٹیلجنس آفیسر لگ رہی ہو۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وفا نے مسکرا کر کہا۔

فاریہ قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔

"میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتی ہوں، تمہاری سنجیدگی، تمہاری خاموشی مجھے بے چین کرتی ہے، اتنی پیاری لڑکی کی مسکراہٹ پر پڑی اوس مجھے بلکل اچھی نہیں لگتی۔"

فاریہ بولی تو وفا نے اسے گہری نظروں سے دیکھا۔

بیل بجتے ہی دونوں کلاس کی سمت چل دیں۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی آنکھ کھلی تو موبائل پر اذان ہو رہی تھی، وفا نے ہاتھ بڑھا کر سائڈ سے سٹالر اٹھایا اور سر پر اوڑھ کر بیٹھ گئی۔

مہیب سناٹے میں اذان کے الفاظ اسکے دل میں اتر رہے تھے۔

اسے یاد آیا تھا، انہی اذانوں کے بیچ وہ دعائیں مانگا کرتی تھی۔

اذان کے وقفے میں اس نے آنکھیں بند کیں اور ایان ملک کی خیر خواہی کی دعا مانگی۔

تین منٹ کے مختصر وقت میں اذان اختتام پزیر ہوئی تو وہ دعا پڑھتی بیڈ سے اتر کر چپل پہننے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وضو کی نیت سے واش روم کی طرف بڑھ گئی، چند منٹوں بعد وہ واش روم سے نکلی اور الماری سے چادر نکالی اور جائے نماز بچھالیا۔

کمرے سے تمام تصاویر پہلے ہی ہٹا چکی تھی۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ ایان کی سائڈ پر آئی اور جھک کر اسے آواز دی۔

"مسٹر ملک۔۔۔"

وفا نے اسکا سینے پر دھرا مضبوط ہاتھ ہلایا۔

ایان نے مندی مندی خمار آلود آنکھوں سے اسکے حجاب میں لپٹے مکھڑے کو دیکھا۔

"ہمم۔"

بھنویں اچکا کر اس سے پوچھا اور دوبارہ آنکھیں موند لیں۔

"نماز پڑھ لیں۔"

وفا نے کہا اور پلٹ کر جائے نماز پر آگئی۔

ایان نے کروٹ بدل کر اسکی پشت کو دیکھا اور نیند کی باجود اٹھ بیٹھا۔

کچھ دیر بعد وہ اسکے برابر کھڑا نماز ادا کر رہا تھا۔

وفا نے محبت بھری نظروں سے اسے دیکھا اور اسکی عافیت و کامیابی کی ڈھیروں دعائیں مانگ لیں۔

دعا سے فارغ ہو کر ایان نے اسے بغور دیکھا۔

"شکریہ میری زندگی۔"

ایان اسے ساتھ لگائے محبت سے بولا۔

"یہ لمحے سب سے حسین ہیں مسٹر ملک، آپ میں اور نماز۔۔۔۔"

وفا نے نظریں اٹھا کر اسکے صبیح چہرے کو دیکھا، جہاں محبتوں کے بہت سے رنگ بکھرے ہوئے، اسکی چمکتی آنکھوں میں محبتوں کے سمندر تھے۔

"بے شک۔۔۔۔"

ایان نے لب اسکے حجاب ذدہ سر پر رکھے تھے۔

"مجھے تمہاری دعاؤں کی ضرورت ہے، میں ڈریم پراجیکٹ شروع کرنے جارہا ہوں۔۔۔۔"

ایان نے آہستگی سے کہا اور اسکے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے۔

"میری دعائیں ہمیشہ آپکے ساتھ ہیں، ان شاءاللہ کامیابی آپکا مقدر ہوگی۔"

وفا نے پر یقین لہجے میں کہا۔

ایان نے اسے خود میں بھینچ لیا۔

سورج کے افق کی بلندیوں کو چھونے تک دو محرم ایک دوسرے پر محبت کی بارش برساتے رہے تھے۔

"جلدی ریڈی ہو جاو وفا آج تمہیں آفس جانا ہے۔"

ایان کوٹ پہن کر آئینے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

وفا کا کمبل سیٹ کرتا ہاتھ رکا اور برا سا منہ بنا کر ایان کو دیکھتی اس کے پاس آئی۔

"مجھے نہیں جانا کہیں بھی۔"

وفا ایان کے صبیح چہرے پر ناراض نظر ڈال کر بولی تو ایان اسکی طرف مڑا اور اسکے سفید چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔

"میں چاہتا وفا ملک اپنے آپ کو پہچانے۔۔۔۔۔سوسائٹی میں اپنا نام اور مقام پیدا کرے۔"

ایان پیار سے اسے سمجھا رہا تھا۔

"میرے لیے آپکا نام اور مقام کافی ہے۔"

وفا اسکے ہاتھ تھام کر بولی۔

"اونہہ۔۔۔۔۔۔۔میں چاہتا لوگ تمہیں تمہارے نام سے پہچانیں۔۔۔"

www.neweramagazine.com

Email: Neramag@gmail.com

ایان پلٹ کر پرفیوم سپرے کرنے لگا۔

باہر ساریہ نائک کی گاڑی کا ہارن بجنے لگا تو ایان نے بے ساختہ وفا کی جانب دیکھا، دونوں کی نظریں ٹکرا گئیں۔

ایان نے قدم باہر کی جانب بڑھائے تو وفا نے اسکی تقلید کی۔

"ابھی تک ریڈی نہیں ہوئی وفا۔۔۔؟؟؟"

ساریہ نائک اسے سر تا پیر دیکھتے ہوئے حیرانگی سے بولی۔

"مام۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وفا نے برا سا منہ بنایا۔

"بہت ضدی ہے آپکی بیٹی۔"

ایان ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

"وفا میں تم سے ناراض ہو جاوں گی۔۔۔"

ساریہ نے خفگی سے کہا تو وفا نے بے چارگی سے انہیں دیکھا۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔"

ساریہ ناراضگی سے بولتی پلٹنے لگیں تھیں جب وفا نے تڑپ کر انہیں روکا۔

"مجھے پانچ منٹ دیں۔۔۔۔"

وفا نے ایان کی سمت دیکھا اور پلٹ کر کمرے میں چلی گئی۔

ساریہ نائک کے لبوں پر دھیمی مسکراہٹ آن ٹھہری۔

"میم بریک فاسٹ۔۔۔۔؟؟؟"

NEW ERA MAGAZINE .com

ایان ٹیبل پر وفا کا انتظار کر رہا تھا جب ساریہ نائک سے مخاطب ہوا۔

"تھینکس بیٹا۔"

ساریہ نائک مسکرا کر بولتی صوفے پر بیٹھ کر وفا کا انتظار کرنے لگیں۔

دس منٹ بعد وفا کمرے سے نکلی۔

وائٹ شرٹ اور ریڈ کیپری کے ساتھ ہم رنگ دوپٹہ لیے سادگی میں کمال لگ رہی تھی۔

بال ہمیشہ کی طرح پونی میں قید ہو گیے تھے۔

ایان کی منتظر نظروں نے ستائش سے اسے دیکھا۔

"چلیں مام۔"

وفا سنجیدگی سے ساریہ نائک سے بولی۔

"میڈم ناشتہ تو کر لیں۔"

ایان نے اسے چھیڑا تو وفا نے خفگی بھری نظر اس پر ڈالی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے بھوک نہیں ہے۔"

وفا نے باہر کی طرف قدم بڑھائے تو ساریہ اللہ حافظ کہتی اسکے پیچھے نکل آئیں۔

ان کے آتے ہی ڈرائیور نے ادب سے گاڑی کے دروازے کھول دیے۔

انکے بیٹھتے ہی گاڑی فراٹے بھرتی سڑک پر دوڑتی جا رہی تھی۔

"مائی لو۔۔۔۔کیوں اتنی پریشان ہو رہی ہو۔"

ساریہ نے وفا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"مجھے اسکی خواہش نہیں ہے مام۔"

وفا نے نرمی سے انکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

"لیکن مجھے خواہش ہے میری بیٹی کیلگری کی جانی پہچانی شخصیات میں سے ہو۔"

ساریہ نے مسکراتے ہوئے اسکے رخسار پر تھپکی دی۔

گاڑی آدھے گھنٹے کی مختصر مسافت کے بعد نائک کمپنی کے گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔

ساریہ گاڑی سے نکلی تو وفا نے انکی تقلید کی۔

گلاس سے بنی بلند و بالا عمارت، جس کے اوپر بولڈ حروف میں "نائک سافٹ ویئر کمپنی"

کنندہ تھا۔

ساریہ کی معیت میں وہ اندر چلی آئی۔

"گڈ مارننگ میم۔"

جولی نے مسکرا کر کہا اور وفا کی طرف بڑھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com

"ویلکم میم۔"

سرخ گلابوں کا خوبصورت بکے جس کے اطراف میں ہر پل پیکنگ ہوئی تھی، وفا کی جانب بڑھایا۔

وفا نے مسکرا کر بکے تھام لیا۔

"میٹنگ روم از ریڈی میم۔"

جولی نے اطلاع دی تو وفا نے پھول اسے تھمائے اور ساریہ کے ساتھ میٹنگ روم میں چلی آئی۔

"گڈ مارننگ اینڈ ویلکم میم وفا۔"

تمام ورکرز اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے۔

"تھینکس۔۔۔"

وفا نے مسکرا کر کہا اور بیٹھنے کا اشارہ دیا۔

سربراہی جگہ پر دو کرسیاں رکھی گئیں تھیں۔

وفا مسکراتے ہوئے بیٹھ گئی، اسکے لیے سب نیا تھا۔

ساریہ نائک نے سب کو وفا سے متعارف کروایا اور ضروری ہدایات دینے لگی۔

ایان آفس پہنچا تو ولیم اس سے قبل موجود تھا۔

"گڈ مارننگ۔"

ایان کی خوشگوار آواز پر ولیم نے چونک کر اسے دیکھا اور مسکرا دیا۔

"انٹرویوز کا کیا بنا۔۔۔؟؟"

ایان اپنی نشست سنبھالتے ہوئے بولا۔

"آج سے شروع ہو جائیں گے۔۔۔۔"

ولیم نے اسے آگاہ کیا اور واپس اپنے کام میں مگن ہو گیا۔

ایان نے اپنا لیپ ٹاپ کھولا اور اپنے پراجیکٹ کی ڈسکرپشن پر نظر ثانی کرنے لگا۔

دس بجے کے قریب لوگ انٹرویو کے لیے آنا شروع ہو گیے تھے۔

ایان ملک کو بہت قابل لوگوں کی ضرورت تھی،

وہ بہت غور سے انکی سی وی چیک کر رہا تھا،ان سے بہت اہم سوالات کر رہا تھا، لیکن کوئی بھی انکی امید پر پورا نہیں اتر رہا تھا۔

ایان کو شدید غصہ آ رہا تھا۔

"حد ہے یونی والے انہیں پاس کیسے کر رہے ہیں، جنہیں سافٹ وئیر کی بیسک تک کا علم نہیں ہے۔"

ایان سر کرسی کی پشت سے ٹکائے مایوس دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا ہوا ایان۔۔۔۔؟؟؟"

ولیم اسے پریشان دیکھ کر بولا۔

"مجھے کوئی بھی ایسا نہیں لگا، جسے میں جاب پر رکھ سکوں۔"

ایان لہجے کو نارمل کرتے ہوئے بولا۔

"ہمم۔۔۔۔۔ صبح مزید کے انٹرویوز لے لیں گے۔"

ولیم نے کہا تو ایان نے سر ہلایا۔

"یہی کرنا پڑے گا۔"

ایان سے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"وفا نے صبح کچھ نہیں کھایا تھا، پتہ نہ ءں آفس جا کر ناشتہ کیا بھی یا نہیں۔؟؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|

ایان آنکھیں بند کیے سوچ رہا تھا۔

"ریسیپشن اور اسسٹنٹ کی جاب کے لیے کچھ لڑکیاں ویٹ کر رہی ہیں۔۔۔"

ولیم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں تم دیکھ لو، جو بہتر لگے اسے فائنل کر لو، میں مزید کسی کے ساتھ مغزماری نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"

ایان نے بے زاری سے کہا، انٹرویوز لینے کے چکر میں اسکا دل کام سے بلکل اچاٹ ہو گیا

تھا، کچھ وفا کی فکر سے پریشان کر رہی تھی۔

کچھ سوچتے ہوئے گاڑی کی چابی اٹھائی اور آفس سے نکل آیا۔

ویٹنگ ایریا میں بہت سی لڑکیاں بیٹھی تھیں، ایان گاگلز لگاتا باہر نکل آیا۔

ہوٹل سے کھانا پیک کروایا، اس کا رخ نائک کمپنی کی جانب تھا۔

کمپنی پہنچا تو وفا ساریہ نائک کے آفس میں تھی۔

"گڈ مارننگ مسز۔۔۔"

ایان اسے دیکھتے خوشدلی سے مسکرایا۔ وفا کو دیکھتے ہی اسکی بے زاری اڑن چھو ہو گئی تھی۔

"آپ یہاں۔۔۔"

وفا اسے حیرت سے دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیوں میں اپنی بیوی کو دیکھنے یہاں نہیں آ سکتا کیا۔۔۔"

ایان مسکراتے ہوئے بولا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

سار یہ مسکراتے ہوئے انہیں دیکھ رہی تھی،ایان کو دیکھ کر سکون کی لہر اسکے دل میں اتر گئی تھی،ایان ملک ایک مضبوط سائبان تھا۔

"آپ کو کوئی روک سکتا ہے کیا۔۔۔؟؟"

وفا خوشگواریت سے مسکرائی تھی،ایان کو دیکھتے ہی وہ کھل سی گئی تھی۔

وہیں ایان کے پاس بیٹھ گئی۔

"خیریت سے آنا ہوا بیٹا۔۔۔؟؟؟"

سار یہ ایان کی سمت دیکھتے ہوئے بولی

"وفا نے کچھ نہیں کھایا تھا،بس اس کے لیے کھانا لایا ہوں۔۔۔"

ایان نے کہا تو سار یہ نے انٹر کام سے جولی کو بلایا۔

"یس میم۔۔۔"

جولی آفس کے اندر آتے ہوئے بولی۔

"یہ کھانا نکال کر لاو۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سار یہ نے کہا تو جولی پیکڈ کھانے کی طرف بڑھی اور لے کر چلی گئی۔

وفا نے پیار لٹاتی نظروں سے اسے دیکھا، ایان ملک کو اس کی کتنی فکر تھی۔

"ایسے نہ مجھے تم دیکھو۔۔۔۔سینے سے لگا لوں گا

تم کو میں چرا لوں گا تم سے۔۔۔۔۔دل میں چھپا لوں گا۔۔۔"

ایان نے سرگوشی کی تو وفا کا چہرہ گلنار ہو گیا۔

دودھیا رنگت پر چھائی سرخی اسے مزید دلکش بنا گئی تھی، ایان ملک کے دل نے کئی بیٹ ایک ساتھ مس کیں تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وفا نے اسے پرے دھکیلا اور ہنس دی۔

"آئی ایکچولی مسڈ یور سمائل۔۔۔"

ایان نے والہانہ انداز میں لو دیتے لہجے میں کہا۔

جولی دروازہ ناک کرتی کھانے کی ڈش لیے آفس میں داخل ہوئی۔

ڈش ٹیبل پر رکھتی وہ مسکراتے ہوئے پلٹ گئی۔

"تم لوگ کھانا کھاو، میں ابھی آتی ہوں۔""

سار یہ نائک مسکراتی ہوئی آفس سے نکل گئی۔

"چلو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتا ہوں۔"

ایان ملک نے نوالہ توڑ کر وفا کے منہ میں ڈالا۔

"تمہاری وجہ سے مجھے بھی بھوکا رہنا پڑا۔"

ایان نوالہ توڑتے ہوئے بولا۔

"آپ نے ناشتہ نہیں کیا۔۔۔؟؟؟"

وفا ملک حیرت کے اتھاہ سمندر میں غوطہ زن ہوئی۔

"جب میری اکلوتی بیوی نے ناشتہ نہیں کیا، تو میں کیسے کر سکتا تھا۔"

ایان اسکی ناک کھینچتے ہوئے محبت سے بولا۔

"مسٹر ملک آپ بھی ناں۔۔۔۔"

وفا اسکے مضبوط شانے پر سر رکھ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یو آر ناٹ جسٹ مائی وائف۔۔۔یو آر مائی لائف۔"

ایان اسے نوالہ کھلاتے ہوئے لودیتے لہجے میں بولا۔

"اتنی محبت کرو نہ میں ڈوب نہ جاؤں کہیں۔"

وفا ٹھوڑی اسکے شانے پر رکھے اسے نظروں کے قریب تر کیے دیکھ رہی تھی۔

ایان نے اسکے سر سے سر ٹکرایا۔

"کیسا گزرا آج کا دن۔۔۔؟؟؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

ایان ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولا۔

"اچھا تھا۔"

وفا نے اسکے مضبوط ہاتھ پر اپنا نازک ہاتھ رکھا۔

"ملک سافٹ ویئر کمپنی میں چلتے ہیں۔۔۔"

وفا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"کیوں نہیں میم، جیسے آپکا حکم۔"

ایان سر تسلیم خم کیے بولا تو وفا ہنس دی۔

"عینا آپکو پتہ ہے، آپکے ڈیڈ نے آپکو میری ذمے داری میں دیا تھا۔"

اکاش ملک سنجیدگی سے عینا کے جھکے ہوئے سر کو دیکھ رہے تھے۔

عینا کو بے اختیار وہ منظر یاد آیا جب وہ سولہ سال کی تھی، اسکا اکلوتا رشتہ، اسکا باپ ہاسپٹل میں اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا۔

کیا نہیں تھا ان کی بے بس آنکھوں میں، عینا کے فکر، محبت، پیار اور سب سے بڑھ کر اسے اکیلے چھوڑ جانے کا دکھ۔۔۔۔۔۔

"ا۔۔۔۔۔اکا۔۔۔۔ش۔۔۔۔۔میری بیٹی۔۔۔۔"

فہیم نے لڑکھڑاتی آواز میں اپنے جگری دوست اکاش کو دیکھا۔

"فہیم تم خود کو تکلیف مت دو۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اکاش ملک نے اسکا ہاتھ دبایا۔

"میری۔۔۔۔بیٹی۔۔۔۔تت۔۔۔۔تمہاری۔۔۔۔ذمہ۔۔۔داری ہے۔"

اکھڑتی سانسوں کے بیچ فہیم نے عینا کا اکاش ملک کے سپرد کر دیا۔

"عینا مجھے عنائیہ کی طرح ہے، تم فکر مت کرو، عینا بھی میری بیٹی ہے۔"۔

اکاش ملک نے سولہ سالہ عینا کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"انکل پلیز میرے ڈیڈ کو بچالیں۔"

روتے ہوئے عینا کے وہ لفظ اسے حال میں کھینچ لائے۔

اس نے بے بسی سے اپنے آنسو صاف کیے۔

"میں یہاں نہیں رہنا چاہتی۔"

عینا نے سرخ آنکھوں سے اکاش ملک کو دیکھتے ہوئے لہجے کو مضبوط کیا۔

"وہ تمہاری وہیاں ہے جو تمہیں پانچ سال کی عمر میں چھوڑ گئی تھی۔"

اکاش ملک تیز لہجے میں بولے تو عینا نے ڈبڈبائی آنکھوں سے انہیں دیکھا۔

"میں مینیج کرلوں گی،انکل آپ پریشان مت ہوں۔"

عینا اٹل لہجے میں بولی۔

"ٹھیک ہے،میں فورس نہیں کرونگا۔"

اکاش ملک اٹھتے ہوئے بولے۔

"واشنگٹن میں میرے کچھ فلیٹس ہیں،ان کی کیز تمہیں بھیج دوں گا۔"

اکاش ملک نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور دروازے کی سمت بڑھ گیے۔

عینا کی آنکھوں دے کئی آنسو ضبط کا بند چھلانگ کرر خساروں کے آنگن میں آ گرے تھے۔

"میں اس عورت کے پاس کیسے جاسکتی ہوں جسے مجھ سے محبت ہی نہیں ہے۔"

عینا کرب سے بولی اور آنسووں کو بہنے کی اجازت دیے سر صوفے کی پشت سے ٹکالیا۔

برتن دھوتے ہوئے وہ گہری سوچ میں گم تھی، جب ثمینہ کی تیز چنگھاڑ سے ہڑ بڑا کر ہوش میں لوٹی۔

"برتن ہی دھونے ہیں، یا باقی کام تیری ماں نے کرنے ہے، خود تو کہیں گلچھڑے اڑا رہی ہوں کسی گورے کے ساتھ۔۔۔ تجھے میرے گلے میں ڈال دیا، ان انگریزوں کو اور کرنا ہی کیا آتا ہے۔۔۔۔۔"

ثمینہ بولتی چنگھاڑتی کچن سے نکل گئی، جب کہ وفا کا دماغ ایک لفظ "انگریزوں" پر اٹک گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو کیا میری ماں انگریز ہیں۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟"

اس کے ذہن میں کئی سوالات امڈنے لگے تھے۔

جلدی جلدی برتن دھوئے اور شام کی کھانے کی تیاری کر کے وہ فراغت پاتے ہی بابا کے کمرے میں چلی آئی۔

الماری سے بابا کے کاغذات نکالے اور ایک ایک کر کے پڑھنے لگی۔

ان کاغذات میں کچھ زمینوں کے کاغذات تھے اور ایک فائل میں خیام سعید کے کینیڈا

کے کاغذات تھے۔

وفا کے چہرے پر کچھ پا لینے کی طمک ہیدا ہونے لگی تھی۔

"وفا۔۔۔۔۔۔اووفا کہاں مر گئی ہے۔"

ثمینہ کی آواز پر ہڑ بڑا کر کاغذ واپس رکھے اور باہر آ گئی۔

"جی اماں۔۔۔"

ثمینہ کو دیکھ کر ہی اسکا رنگ اڑ جاتا تھا۔

"روٹی لا میرے لیے اور زوہیب کے لیے بریانی چڑھا دے،وہ فرمائش کر کے گیا تھا۔"

نیا حکم صادر کر کے اپنے تخت پر براجمان ہو گئی۔

وفا نے اس کے سامنے روٹی رکھی اور زوہیب کے لیے بریانی بنانے چل پڑی۔

ایان وفا کو لیے ملک سافٹ ویئر کمپنی چلا آیا۔

انہیں دیکھتے ہی میڈیا نے ان کا راستہ روک لیا۔

"مسٹر ایان ملک۔۔۔ہم نے سنا ہے آپ نے حساس اداروں کے لیے سافٹ ویئر بنانا شروع کیا ہے۔"

"جی بلکل۔۔۔۔میں نے اس پراجیکٹ پر کام شروع کیا ہے۔"

ایان نے جواب دیا۔

"کیا آپ اس سافٹ ویئر کو بھی بیچ دیں گے۔۔۔؟؟؟"

اگلا سوال سن کر ایان مسکرا دیا۔

"نہیں۔۔۔۔ہر چیز بیچنے کے لیے نہیں ہوتی۔"

ایان نے مسکرا کر جواب دیا۔

"آپ کی مسز وفا ملک نائک کمپنی کی نئی سی ای او ہیں۔۔۔کیا آپ اب بھی نائک کمپنی سے مقابلہ رکھیں گے۔۔"

رپورٹر نے سوال کیا۔

"میرا مقابلہ بالاج نائک سے تھا، سار یہ نائک یا میری مسز وفا ملک سے نہیں۔"

ایان نے جواب دیا تو رپورٹرز نے رخ وفا کی جانب کیا تو ایان وفا کو لیے آفس چلا آیا۔

"تمہیں پریس کانفرنس ارینج کرنی چاہیے وفا تاکہ آفیشلی سب کو پتہ چل جائے کہ وفا نائک کمپنی کی نئی سی ای او ہے۔"

ایان نے کہا تو وفا نے اثبات میں سر ہلا یا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ویلکم میم۔۔۔"

ولیم فائلز لیے ایان کی طرف بڑھا تو وفا کو دیکھ کر مسکرایا۔

"یہ ان لوگوں کی لسٹ ہے جنہوں نے آن لائن اپلائے کیا ہے۔"

ولیم نے فائل ایان کی طرف بڑھائی اور اپنے ٹیبل پر چلا گیا۔

"یہ میرا چھوٹا سا آفس۔۔۔"

ایان اندر آتے ہوئے بازو کھول کر گھوما۔

وفا نے ستائش سے اسے دیکھا، چھوٹا سا آفس قدرے خوبصورت اور نفاست سے سجا ہوا تھا۔

"بہت پیارا ہے۔"

وفا اسکے پاس آ کھڑی ہوئی۔

"بیٹھیے نائک کمپنی کی سی ای او صاحبہ۔"

ایان اسکے لیے کرسی کھینچتے ہوئے شرارت سے بولا تو وفا کھلکھلا کر ہنسی اور بیٹھ گئی۔

"تھینکس آلاٹ مسٹر ملک۔"

وفا اسی کے انداز میں بولی۔

تھوڑی دیر آفس میں بیٹھنے کے بعد وہ گھر کے لیے نکل گیے۔

وفا کالج پہنچی تو فاریہ پہلے سے موجود تھی۔

"فاریہ ایک بات بتانی ہے۔۔۔"

وفا نے بے چینی سے کہا۔

"ہمم کہو۔۔۔"

فاریہ اسکی جانب متوجہ ہوئی۔

"مجھے لگتا ہے میری مما پاکستان سے نہیں ہیں۔"

وفا نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی یہی لگتا ہے، کیونکہ تم بلکل بھی ایشین نہیں لگتی، تمہارا کمپلیکشن، تمہاری آئیز، تمہارے بال۔۔ تم یورپین لگتی ہو۔۔"

فاریہ تفصیل سے بولی تو وفا کے بے قرار پریشان دل کو ڈھارس ملی۔

"مجھے لگتا ہے وہ کینیڈا میں ہیں۔۔۔۔"

وفا نے آہستگی سے کہا۔

"کیسے۔۔۔۔؟؟؟؟"

فاریہ نے ابرو اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"میں نے بابا کے ڈاکومنٹس دیکھے ہیں، وہ سٹڈی کے لیے کینیڈا گیے تھے۔"

وفا نے پریشانی سے بتایا۔

"تو اس میں پریشانی والی کیا بات ہے یار۔۔۔؟"

فاریہ اسکی اتری شکل دیکھ کر بولی۔

"میں کیسے کینیڈا جا سکتی ہوں، اور وہ کیسے آسکتی ہیں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles

وفا مدھم لہجے میں یاسیت سے بولی۔

"تم کیوں نہیں جا سکتی ہاں۔۔۔"!!

فاریہ نے اسکا جھکا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اٹھایا۔

"اگر چلی بھی گئی تو میں انہیں ڈھونڈوں گی کیسے۔۔۔؟؟؟"

وفا نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"میرے بھائی ٹریول ایجینٹ ہیں، تمہارے جانے کا بندوبست تو ہو سکتا ہے۔۔۔ باقی

رہی ڈھونڈھنے کی بات تو تم ان کے ڈاکومنٹس سے دیکھنا وہ کس شہر میں گیے تھے،اس شہر کے میرج رجسٹریشن آفس سے ان کا ڈیٹا نکلوا لینا۔"

فاریہ نے اسکی پریشانی منٹوں میں حل کی۔

"میرے چاچو کیلگری میں رہتے ہیں،اکاش ملک ان سے ہیلپ لی جاسکتی ہے۔"

فاریہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔میں دوبارہ ان کے ڈاکومنٹس دیکھوں گی۔"

وفا نے کہا اور دونوں باتیں کرنے لگیں،کیونکہ پہلا پیریڈ وہ مس کر چکیں تھیں،وفا کو بوجھ ہلکا محسوس ہونے لگا تھا۔

رات اپنے پنکھ پھیلا کر کیلگری کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی،وفا ملک اپنے کمرے میں بیٹھی ساریہ نائک سے فون پر گفتگو کر رہی تھی،ایان ملک صوفے پر ٹانگیں لمبی کیے ان پر لیپ ٹاپ رکھے کام۔میں مگن تھا۔

"مام ایان کہہ رہے تھے،پریس کانفرنس ارینج کر لینی چاہیے۔"

وفا ہاتھوں پر لوشن لگاتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے مام۔"

وفا مسکرائی تھی۔

"جب تک آپ اور مسٹر ملک میرے ساتھ ہیں مام، مجھے پریشانیاں چھو بھی نہیں سکتیں۔"

وفا کے لہجے میں ایان کے لیے عقیدت تھی محبت تھی۔۔۔۔

او کے بائے گڈ نائٹ مام۔۔۔"

وفا نے الوداعی کلمات کہہ کر فون بند کر دیا۔

ایان ملک اپنے لیپ ٹاپ میں گم تھا۔

"مسٹر ملک۔۔۔"۔وفا اسے مسلسل کام کرتے دیکھ کر بولی۔

"ایان کہتی ہوئی ذیافہ اچھی لگتی ہیں مسز۔"

ایان کی پیڈ پر امگلیاں چلاتے ہوئے بنا اس کی طرف دیکھے بولا۔

"مسٹر ایان ملک۔۔۔"

وفا نے مسکرا کر کہا تو ایان کی تیزی سے حرکت کرتی انگلیاں تھمی،اور نگاہیں اٹھا کر وفا کے مسکراتے چہرے کو دیکھا۔

"جی مسز ملک۔"

ایان اسی کے انداز میں بولا تو وفا مسکرا کر رہ گئی۔

"آپ جب سے آفس سے آئے ہیں مسلسل کام کر رہے ہیں۔"_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وفا نے یاد دلایا تھا۔

"محنت سے ہی تو کامیابی ممکن ہے مسز۔"

ایان لیپ ٹاپ کی روشن سکرین پر دیکھتے ہوئے بولا۔

"چائے بنادوں یا کافی۔۔۔؟؟؟"

وفا بیڈ سے اتر کر اسکے پاس آتے ہوئے بولی۔

"اممم۔۔۔۔۔کافی۔"

ایان کچھ سوچتے ہوئے بولا تو وفا سر ہلاتی کمرے سے نکل گئی۔

کچھ دیر بعد وہ لوٹی تو اس کے ہاتھ میں کافی کا بھاپ اڑاتا مگ تھا، جس کے اوپر کریم سے خوبصورت ننھا سا دل بنا ہوا تھا۔

ایان نے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھا۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

ثمینہ فرح کے ساتھ بازار گئی ہوئی تھی،وفانے موقع کا فائدہ اٹھایا اور بابا کی الماری کھنگالنے لگی۔

الماری کے آخری دراز میں ایک بلیو فائل پڑی تھی،۔

وفانے فائل اٹھائی جو گرد سے اٹی ہوئی تھی،فائل جھاڑتے ہوئے بیڈ پر آبیٹھی۔

اس کے اندر خیام سعید کا پاسپورٹ اور ویزا تھا۔

ویزے دیکھتے ہی اد کے لب تبسم سے کھل گیے۔

ویزے لے اوپر کیلگری کینیڈا لکھا تھا۔

وفانے جلدی سے باقی کاغذات کھنگالنے شروع کیے،لیکن اسے کہیں بھی اپنی ماں کے متعلق کچھ نہ مل سکا۔

وفانے ہر چیز جگہ پر رکھی اور کمرے سے نکل آئی۔

اسے یقین ہو گیا تھا،اسکی ماں کیلگری کینیڈا سے تھیں،لیکن وہ کینیڈا کیسے جاتی ـــ؟؟؟

سوچوں میں گم وہ کچن میں آئی اور کھانے کا انتظام کرنے لگی۔

دروازے پر دستک ہونے لگی تھی۔

وفا نے دروازہ کھولا تو سامنے فوزیہ اور ارسل تھے،وفا خوشدلی سے مسکرائی اور انہیں اندر آنے کا راستہ دیا۔

ارسل کے چہرے پر مسکراہٹ سجی ہوئی تھی۔

"آپ اس طرح اچانک کیسے پھوپھو۔۔۔؟؟؟"

وفا انہیں کولڈ ڈرنک سرو کرتے ہوئے بولی۔

"کیوں تمہیں اچھا نہیں لگا۔۔۔۔؟؟"

فوزیہ کی بجائے ارسل بولا تھا۔

""نہیں ایسی بات نہیں ہے۔"

وفا گڑبڑا گئی تھی۔

"آج ہم بہت اہم بات کرنے آئے ہیں۔"

فوزیہ نے اسے اپنے پاس بٹھاتے ہوئے پیار سے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کہاں ہیں سب کوئی نظر نہیں آرہا۔۔۔؟؟؟"

فوزیہ نے گھر میں خاموشی دیکھ کر پوچھا۔

"بابا دکان پر ہیں،امی اور فرح بازار گئی ہیں،زوہیب اور شعیب بھائی کرکٹ کھلنے گیے ہیں۔"

وفا نے سادگی سے جواب دیا اور کچن سے سبزی اٹھالائی۔

"پھوپھو ایک بات پوچھوں۔۔۔؟؟؟"

وفا جھجھکتے ہوئے بولی۔

"ہاں میری جان پوچھو۔۔۔"

فوزیہ اسکے ساتھ سبزی بنانے لگیں۔

"آپ کو میری امی کا پتہ ہے۔۔۔؟"

وفا نے ایک امید سے انکی طرف دیکھا،فوزیہ کے ہاتھ لمحے بھر کو تھمے۔

"نہیں بیٹا۔۔۔میں نے بس ایک بار دیکھا تھا جب وہ یہاں آئیں تھیں تب تم دوماہ کی

تھی۔"

فوزیہ نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا۔

"بہت حسین و جمیل ہے تمہاری ماں، جیسے کوئی آسمان سے اتری پری ہو۔۔۔۔"

فوزیہ یاسیت سے بولی۔

"بہت امیر تھیں شاید۔۔۔۔جب وہ آئی تھی، گاڑیوں کی لمبی قطار ہماری گلی میں کھڑی تھی۔"۔

فوزیہ اسے بتا رہیں تھیں۔

"آپ کو پتہ ہے وہ کہاں رہتی ہیں، ان کا نام پتہ کچھ بھی۔۔۔"

وفا بے چینی سے بولی تھی۔

"نہیں۔۔۔۔خیام نے کبھی اسکا ذکر ہی نہیں کیا۔"

فوزیہ نے نفی میں سر ہلایا تو وفا نے مایوسی سے انہیں دیکھا۔

"بابا کہاں پڑھنے گیے تھے، مطلب کس ملک میں۔۔۔۔؟؟؟"

وفا نے سرسری انداز میں پوچھا۔

"کینیڈا گیا تھا، وہیں اس سے شادی بھی کرلی تھی۔"

فوزیہ نے کہا تو وفا نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

"بس ابا نے میرے گھر بسانے کی کوشش میں انجانے میں بھائی کا گھر اجاڑ دیا۔"

فوزیہ بے بسی ولاچاری سے بولیں تھیں۔

وفا سر جھکائے سبزی بناتی رہی، اس کا ذہن ادھیڑ بن میں لگا تھا۔

جبکہ ارسل اسے اسکی بے خبری پر تک رہا تھا۔

ہلکے انگوری رنگ کے پلین سوٹ میں اسکی دودھیا رنگت جو کبھی دھی پڑی ہی نہیں تھی، کھلی ہوئی لگ رہی تھی، سفید رنگت پر اسکے گہرے بھورے بال آبشار کی مانند تھے۔ جنہیں فلوقت ڈھیلی سی پونی میں باندھ کر کمر پر گرایا ہوا تھا۔

وفا نے نظروں کی تپش پر نظریں اٹھائیں تو ارسل نے رخ موڑ لیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com Novels|Afsana|...

دن کے گیارہ بج رہے تھے، نائک سافٹ وئیر کے ہال میں پریس کانفرنس ارینج کی گئی تھی، وفا ملک ساریہ نائک اور سافٹ وئیر کمپنی کے مینجرز کے ساتھ سامنے بیٹھی ہوئی تھی، جب کہ دوزینے اتر کر نیچے کی جانب کے ہاخ میں میڈیا کے رپورٹرز تیار بیٹھے تھے۔

ساریہ مائنک نے پریس کانفرنس کا آغاز کیا اور قانونی طور پر لائیر کی موجودگی میں سافٹ وئیر کمپنی لائیو وفا کے نام کرتے ہوئے ادے لمپنی کی نئی سی ای او مقرر کیا۔

میڈیا کے پیچھے کرسی پر ہاتھ سینے پر باندھے ایان ملک اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

وفا کے چہرے پر مسکراہٹ تھی، وہ مسکراتے ہوئے مبارکباد قبول کر رہی تھی، اسکی نظروں میں مخصوص شخص کی تلاش تھی۔

ایان ملک اسکی ارینج کی گئی پریس کانفرنس میں نہیں آنا چاہتا تھا سو چپ چاپ اسکی خوشی دیکھتا رہا۔

ایان ملک کی دعوت پر وہاں بی بی سی نیوز کا رپورٹر بھی شامل تھا۔

ایان ملک نے مسکراتی نگاہ وفا پر ڈالی اور ہال سے نکل گیا۔

اسے خوشی تھی، وفا ملک کو کامیاب دیکھنا اس کا خواب تھا۔

نائک کمپنی سے میلوں دور کئی دریاؤں، سمندروں کو عبور کیے پاکستان کی سرزمین پر ایک بڑے شہر کے چھوٹے سے محلے کے ایک گھر میں برآمدے کے اندر رکھے گیے ٹی وی پر وفا ملک کی نیوز سنتے سب کے سب ساکت رہ گیے تھے۔

شعیب نے حیرت سے ٹی وی پر چلتی نیوز کو دیکھا، جس میں وفا مسکرا رہی تھی۔

"ناظرین ہم آپکو بتاتے چلیں کے کینڈا کی سب سے بڑی کمپنی کی اونر سارا یہ نائک نے اپنی اربوں مالیت کی سافٹ ویئر کمپنی اپنی بیٹی وفا ملک کے نام کر دی ہے، وفا ملک کیلگری کینڈا کی نامور شخصیات میں سے ایک ہیں، اور ساتھ ہی ساتھ بتاتے چلیں کے وفا ملک کے ہزبینڈ کی بھی اپنی سافٹ ویئر کمپنی ہے۔"

اینکر پرسن بول رہی تھی اور سب کو سانپ سونگھ گیا تھا، آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں۔

ارسل کی نگاہیں وفا ملک کے دمکتے مکھڑے پر رک سی گئیں تھیں۔

"شکر ہے اسے اس کی ماں مل گئی۔"

فوزیہ نے تشکر سے مسکرا کر وفا کو دیکھا۔

"سار یہ نائک وفا کی ماں ہے۔۔۔؟؟"

ارسل نے فوزیہ کی جانب دیکھا، وہ واحد تھی جس کے چہرے پر خوشی تھی۔

"ہاں۔۔۔آج بھی بلکل ویسی ہے جیسے پچیس سال پہلے دیکھی تھی۔"

فوزیہ کھانا چھوڑ کر آزردگی سے ٹی وی سکرین کو دیکھ کر بولی۔

فرح نے گہری نظروں سے ارسل کے چہرے کو دیکھا، جو آنکھوں میں تشنگی لیے وفا کو دیکھ رہا تھا۔

"وفا ملک کا نام کینیڈا کے امراء میں شمار ہونے لگا ہے، وفا ملک کے ہزبینڈ اور ان کے سسر بھی اپنی اپنی کمپنیوں کے مالک ہیں، ملک فیملی کیلگری کا سب سے امیر فیملی ہے۔"

وفا کے ساتھ ایان ملک کی تصویریں چلنے لگیں تھیں۔

جن میں کچھ انکے نیا گرا اٹور کی بھی تھیں۔

"جلد ہی ملیں گے وفا ملک اور ایان ملک کے ساتھ ایک الگ شو میں۔"

اینکر بریک لے کر جا چکی تھی۔

ثمینہ کی زبان تالو سے چپکی ہوئی تھی۔

"یہ وفا وہی ہے جس نے بھاگ کر شادی کی تھی۔"

شعیب کی بیوی نے تمسخر سے کہا۔

ارسل نے لب بھینچ کر نوالہ پلیٹ میں پٹخا

"اس کے تو رنگ ڈھنگ ہی بدل گیے ہیں۔"

زوہیب نے اپنا حصہ ڈالا تھا۔

"اتنی امیر ماں کی اولاد تھی، پھر بھی ہماری دکانیں بیچ کر کھا گئی۔"

زوہیب کو اپنا دکھ یاد آ گیا تھا۔

ارسل اور فرح کی شادی ہو گئی تھی، ارسل دل میں وفا کی لیے محبت اور نفرت کے ملے جلے جزبات لیے فرح کے ساتھ شادی تو کر چکا تھا، لیکن اس نے پہلی ہی رات فرح کو

اپنی محبت کے متعلق بتادیا،اور اپنا ٹرانسفر کسی دوسرے شہر کروالیا، جہاں وہ فرح اور فوزیہ سے دور رہتا تھا۔

آج وہ لوگ شعیب کے بیٹے کی پہلی سالگرہ پر آئے تھے۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

وفا کچن میں چلی آئی،ارسل اور فوزیہ کے کھانے کے لیے کچھ خاص بنانا تھا۔

""جو گھڑی میں نے گفٹ کی تھی کہاں ہے وہ۔۔۔؟؟؟"

ارسل کچن کے دروازے سے ٹیک لگائے اسکی پشت پر جھولتے بالوں کو بغور دیکھتے ہوئے بولا۔

وفا نے پلٹ کر اسے دیکھا اور رخ موڑ کر کھانا بنانے لگی۔

"فرح نے لے لی تھی۔"

وفا نے مدھم لہجے میں کہا،ارسل کے جزبات وہ بخوبی سمجھتی تھی،اس کی آنکھوں سے چھلکتی محبت اسے صاف دکھائی دیتی تھی۔

"کیوں۔۔۔؟؟؟"

ارسل دروازے سے ہٹ کر دو قدم آگے بڑھتے ہوئے پیشانی پر بل لیے بولا۔۔

"کیوں کا کیا مطلب۔۔۔میری طرح وہ بھیتمہاری کزن ہے،بلکہ دوہرا رشتہ ہے تمہارا اسکے ساتھ۔"

وفا نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے یاددہانی کروائی تھی۔

ارسل نے لب بھینچ لیے اور غصے سے باہر نکل گیا

"ایم سوری ارسل۔۔۔۔میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتی۔۔۔لیکن میرے دل میں میری ماں کے علاوہ کسی کے لیے کوئی جزبات نہیں ہیں۔"

دل میں خود سے مخاطب ہوتے ہوئے کھانا بنا رہی تھی،جب گیٹ کھلنے کی آواز آئی، گیٹ کی جانب کھلتی کچن کی کھڑکی سے دیکھا تو فرح اور ثمینہ کئی شاپر تھامے چلی آ رہیں تھیں۔

انہیں کہیں شادی پر جانا تھا۔

کھانے سے فراغت پا کر وہ کمرے میں چلی آئی اسکے انٹر کے امتحانات ہو رہے تھے، اسے تیاری بھی کرنی تھی۔

کتابیں کھولنے لگی تھی کہ لائبریری سے ایشو کروائی گئی اسلامی کتاب پر نظر پڑی۔

وفا نے اٹھا کر گود لیں دھری اور دیوار سے ٹیک لگائے وہیں سے پڑھنے لگی جہاں سے چھوڑی تھی۔

"اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً۔"

"اپنے رب کو گڑ گڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے یاد کرو۔

سورۃ الاعراف 55۔"

وفا نے گہری سانس خارج کی اور کتاب کو بغور دیکھنے لگی۔

اس نے صرف اپنے رب کو ہی تو یاد کیا تھا، صرف اپنے رب سے ہی تو مدد کی طلبگار تھی۔

"اللہ مجھے صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

وفا نے کہا اور اگلے صفحہ پلٹا، جہاں سے ایک نئے عنوان کا آغاز ہو رہا تھا۔

مصر کی ایک معلمہ کا واقعہ * وہ معلمہ ہمیشہ اپنے شاگردوں کو نصیحت کرتی تھی کہ قرآن پاک کی اس آیت کے مطابق زندگی گزاریں

"وَعَجِلْتُ اِلَیکَ رَبِّ لِتَرضٰی"(سورۃ طٰہٰ۔85)

ترجمہ

)اے پروردگار میں نے تیری طرف آنے میں جلدی کی تا کہ تو خوش ہو(

وہ کہا کرتی تھیں کہ میں اس آیت سے بہت متاثر ہوں جب بھی میں اذان کی آواز سنتی ہوں اور اگر میں کسی بھی کام میں مصروف ہوں، میں اپنے آپ کو یہ آیت یاد دلاتی ہوں اور سب کچھ چھوڑ کر نماز ادا کرنے کھڑی ہو جاتی ہوں رات کو 2:00 بجے جب تہجد کا الارم بجتا ہے اور میں گہری نیند میں مزید سونا چاہتی ہوں تو یہ آیت مجھے یاد آتی ہے اور مجھے جگاتی ہے.

اس خاتون کے شوہر کی عادت تھی کہ کام سے واپس گھر آتے وقت وہ اسے فون پر کھانے کے متعلق ہدایات دیتا تاکہ اس کے گھر پہنچنے پر گرما گرم کھانا تیار ملے اور وہ کھانا کھا کر سو جائے. ایک دن اس نے فون پر محشی کھانے کی فرمائش کی (انگور کے پتوں میں چاول بھرے جاتے ہیں اور پھر ان کو ہلکی آنچ پر پکنے رکھا جاتا ہے بہت وقت طلب ڈش ہے) اتنی دیر میں اذان کی آواز سنائی دی تو اس کے صرف تین رولز رہ گئے تھے (جن کے بھرنے میں زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ لگتے) لیکن اس نے حسب عادت سب کام چھوڑے اور نماز ادا کرنے کھڑی ہو گئی، اس خاتون کا شوہر اسے بار بار فون کرتا رہا لیکن کوئی جواب موصول نہیں ہوا جب وہ گھر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی سجدے میں ہے اور کھانا ابھی تک تیار نہیں ہے اس نے دیکھا کہ صرف تین رولز

بھرنے رہ گئے ہیں تو اسے شدید غصہ آیا اور اسی غصے کے عالم میں اس نے اپنی بیوی کو ڈانٹنا شروع کر دیا "تم اپنا کام ختم کر کے دیگچی چولہے پر رکھ کر بھی نماز ادا کر سکتی تھی، تین رولز بنانے میں کتنی دیر لگتی ہے"، لیکن اس کی بیوی کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا جب وہ اس کے پاس آیا تو دیکھا کہ سجدے کی حالت میں اس کا انتقال ہو چکا ہے.

سبحان اللہ اگر اس نے ہماری طرح یہ سوچا ہوتا کہ چلو کوئی بات نہیں پہلے اپنا کام ختم کر لیتے ہیں پھر نماز پڑھ لیں گے تو اس کا انتقال کچن میں ہوتا. لیکن ایک شخص کا انتقال اسی حالت میں ہوتا ہے جس پر وہ ساری زندگی گزارتا ہے اور اسی حالت میں وہ دوبارہ اٹھایا جائے گا. ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص اسی حالت میں اٹھایا جائے گا جس میں وہ فوت ہوا

آیئے آج ایک عہد کریں...: جیسے ہی اذان کی آواز سنائی دے سب کام ایک طرف رکھیں اور نماز کے لئے اٹھ کھڑی ہوں (زیادہ سے زیادہ 20 منٹ تک جو کہ اقامہ ٹائم بھی ہے) ہمارے آقا ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا نماز کو اس کے اولین وقت میں ادا کریں

جیسے ہی آپ اذان کی آواز سنیں فوراً وضو کریں اور مسجد چلے جائیں. اپنے آپ کو یہ

آیت بار بار یاد دلاتے رہیں

"وَعَجِلتُ اِلیکَ رَبِّ لِتَرضٰی"(سورۃ طٰہٰ۔85)

ترجمہ_(اے پروردگار میں نے تیری طرف آنے میں جلدی کی تاکہ تو خوش ہو).

)انتخاب شدہ (

وفا کو مغرب کی اذان کی آواز سنائی دی تو اس نے مسکرا کر کتاب کی اس آیت کو دیکھا، جو اس کے دل کو اثر انداز ہوئی تھی

"وَعَجِلتُ اِلیکَ رَبِّ لِتَرضٰی"(سورۃ طٰہٰ۔85)

ترجمہ_(اے پروردگار میں نے تیری طرف آنے میں جلدی کی تاکہ تو خوش ہو).

وفا نے کتابیں ایک طرف کھسکائیں اور دوپٹہ لیے وضو کرنے چل دی۔

فاریہ کالج پہنچی تو وفا اسکی منتظر تھی۔

فاریہ نے دور سے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلایا تو وفا نے جواباً اسکی جانب مسکراہٹ اچھالی۔

"کیسی ہو سائلینٹ گرل۔"

فاریہ چہک کر بولی تھی۔

"اَلحَمدُ لِلّٰہِ"_

وفا مسکرائی تھی۔

"تمہارے لیے ایک گڈ نیوز ہے۔۔۔"

فاریہ نے وفا کی جانب دیکھتے ہوئے ابرو اچکائے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

"کیا۔۔۔؟؟؟"

وفا ہمہ تن گوش ہوئی۔

"میں نے بھائی سے بات کی ہے، کینڈا جانے میں وہ تمہاری مدد کریں گے۔"

فاریہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

"لیکن ویزے پاسپورٹ وغیرہ کے لیے رقم کا ہونا بھی تو ضروری ہے نا فاریہ۔"

وفا نے اسے سنتے ہوئے گہری سانس خارج کر کے کہا۔

"بھائی کہہ رہے تھے اگر تم پیپر میرج کر لو تو تمہارا خرچہ بہت کم آئے گا۔"

فاریہ نے جھجھکتے ہوئے کہا۔

"پیپر میرج۔۔۔؟؟؟"

وفا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"مطلب کسی لڑکے کے ساتھ شادی کر کے چلی جاؤ تو۔۔۔"

فاریہ نے اسکے متغیر ہوتے چہرے کو دیکھا۔

"یہ بس ایک حل ہے۔۔۔"

فاریہ نے فوراً صفائی پیش کی۔

"میں ایسا کچھ نہیں کروں گی۔۔"

وفا نے سنجیدگی سے کہا تو فاریہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"تمہیں ایک بات بتاوں۔۔۔"

فاریہ جھکتے ہوئے بولی۔

"ہمم۔"

وفا نے اسکی آنکھوں کی چمک کو بڑھتے ہوئے دیکھا۔

"میرے فیانسی نیکسٹ ویک امریکہ سے آ رہے ہیں۔"

فاریہ شرماتے ہوئے بولی تو وفا مسکرا دی۔

"تب تک ہمارے پیپرز ہو جائیں گے۔۔۔"۔فاریہ بتا رہی تھی،اسکے چہرے کی الوہی چمک اسکی خوشی کا پتہ دے رہی تھی۔

"بہت مبارکباد۔"

وفا نے کہا تو فاریہ کھلکھلا دی۔

"اگلے مہینے تک شادی کنفرم ہے تم نے ضرور آنا ہے سمجھی۔۔۔"

فاریہ نے کہتے ہوئے اسے حکم دیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔"

وفا نے کہہ دیا لیکن وہ جانتی تھی وہ نہیں جا پائے گی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سار یہ نے وفا کے لیے گارڈ ارینج کر دیے تھے، وہ مکمل پرٹوکول کے ساتھ آفس کاتی تھی۔

ایان نے بے زاری سے گھڑی کو دیکھا، رات کے دس بج رہے تھے اور وفا ابھی تک نہیں آئی تھی۔

اسے پہلی بار برا لگ رہا تھا۔

سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا اور وفا کا نمبر ڈائل کیا۔

"ہیلو۔۔"

وفا کی مترنم سی آواز گونجی تو ایان ملک کے چہرے پر چھائی نے زاری کچھ کم ہوئی۔

"کہاں ہو۔۔۔۔۔ایم ویٹنگ۔"

ایان نے ناراض لہجے میں کہا۔

"مسٹر ملک ایم سو سوری۔۔۔۔۔پارٹی ختم۔ہونے کا نام نہیں لے رہی۔"

وفا نے کہا تو ایان نے غصے سے کال کاٹی اور موبائل بیڈ پر پھینک دیا۔

"اب پارٹی مجھ سے زیادہ اہم ہو گئی ہے۔"

غصے سے کمرے میں ادھر سے ادھر ٹہل رہا تھا۔

ایان کا موبائل بجنے لگا تھا،اس کے قدم بے اختیار موبائل کی طرف بڑھے تو وفا کالنگ لکھا آ رہا تھا۔

ایان نے موبائل اٹھا کر کال کاٹی اور پاور آف کر دیا۔

غصہ ضبط کرتے مسلسل چکر کاٹ رہا تھا۔

"بھائی بھابھی کی کال آ رہی ہے۔۔"

عنائیہ نے موبائل اسکی طرف بڑھایا۔

"تم جاؤ عنائیہ،مجھے بات نہیں کرنی کسی سے۔"

ایان نے سخت لہجے میں کہا تو وفا نے سن لیا۔

عنائیہ کندھے اچکاتی پلٹ گئی۔

ایان نے غصے سے گاڑی کی چابیاں اٹھائیں اور کمرے سے نکل گیا۔

شہروز نائک ذہنی توازن کھونے کے بعد ایکسیڈینٹ میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

"میم کیا آپ نائک خاندان کی ساری دولت وفا ملک کے نام کر دیں گی۔"

رپورٹر ساریہ نائک کی کاراستہ روکے سوالوں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔

میرا شہروز نائک یا نائک خاندان کی دولت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔"

ساریہ نائک نے صاف انکار کیا تھا۔

"تو پھر اس کروڑوں کی پراپرٹی کا ملک کون ہو گا۔۔۔؟؟؟"

رپورٹر نے اگلا سوال ان کے آگے رکھا تھا۔

"بالاج چینز آف ہوٹلز اور بالاج شاپنگ مال کے علاوہ انکی جتنی پراپرٹی ہے، میں

شیریں جہاں کے بھائیوں کے سپرد کرتی ہوں۔"

ساریہ نائک نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"اس پراپرٹی کی جتنے بھی پیپرز موجود ہیں، میں

انہیں واپس کرتے ہوئے لا تعلقی کا اعلان کرتی ہوں۔"

ساریہ نائک نے مزید چند سوالوں کے جواب دیے اور میڈیا کارش چیرتے ہوئے اپنی گاڑی تک آئیں۔

وفاملک گاڑی میں انکی منتظر تھی۔

"وفا تم جاو۔۔۔مجھے نائک پیلس جانا ہو گا۔"

ساریہ نے جھک کر کہا تو وفا نے سر ہلا کر شیشہ چڑھالیا، ساریہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئیں۔

وفاملک گارڈز کے ہمراہ ملک ہاؤس واپس آگئی۔

پورچ میں گاڑی رکتے ہی وہ سرعت سے نکلی تو ایان کی گاڑی غائب تھی۔

وفا نے اچنبھے سے خالی جگہ کو دیکھا اور تیز قدموں سے کمرے میں چلی آئی۔

دروازہ کھولا تو کمرہ خالی تھا،بیڈ پر ایان کا موبائل پڑا تھا،بیگ اور موبائل صوفے پر رکھا اور جھک کر موبائل اٹھایا تو پاور آف تھا

وفا تزبزب کا شکار موبائل ہاتھ میں لیے واپس پلٹی اور عنائیہ کے کمرے میں چلی آئی۔

عنائیہ لیپ ٹاپ پر بزی تھی۔

"آپ آ گئیں بھابھی۔۔۔"۔

عنائیہ نے لیپ ٹاپ سے نظر اٹھا کر وفا کے پریشان چہرے کو دیکھا۔

پیچ کلر کی لمبی فراک کے ساتھ ہم رنگ دوپٹہ کندھے پر سیٹ کیے ہلکے پھلکے میک اپ کے ساتھ حسین لگ رہی تھی۔

"ایان کہاں گیے ہیں۔۔؟؟؟؟"

وفا نے بے چینی سے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔۔۔۔کافی غصے میں گھر سے نکلے تھے۔"

عنائیہ نے کہا تو وفا کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا۔

وفا موبائل ہاتھ میں لیے گھر کے سامنے بنے چھوٹے سے لان میں آگئی۔

لان میں ٹہلتے ہوئے وہ مسلسل گیٹ کی جانب دیکھتی ایان کی منتظر تھی۔

لان کے وسط میں رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئی۔

موبائل آن کیا اور بے دلی سے ٹیبل پر رکھ دیا۔

"ایان کہاں ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟"

وفا پریشانی سے ادھر ادھر ٹہل رہی تھی، ایان ملک کی پہلی ناراضگی اسے گھائل کر رہی تھی۔

تھک کر دوبارہ کرسی پر گرنے کے انداز میں بیٹھی، اور ٹیک لگائے نظریں گیٹ کی جانب مرکوز کر دیں۔

آسمان پر سیاہ بادل بکھرے ہوئے تھے، آسمان کی سمت دیکھتے دیکھتے کب اسکی آنکھ لگی اسے خبر ہی نہ ہوئی۔

ایان شدید غصے میں گھر سے نکلا اور گاڑی بے مقصد سڑکوں پر دوڑانے لگا۔

"جب تمہیں پتہ ہے ایک تھکاوٹ سے بھرپور دن کے بعد مجھے تمہاری ضرورت ہوتی ہے تم پھر بھی نہیں آئی۔"

ایان ملک کے تنے ہوئے چہرے پر سختی عود آئی تھی۔

"تم جانتی ہو مجھے گھر آتے ہی تمہیں دیکھنے کی عادت ہے۔"

جبڑے بھینچے وہ دل میں وفا سے شکوہ کناں تھا۔

"تمہیں فکر ہے تو بس پارٹیز کی۔۔۔حد ہے۔"

ایان نے بریک لگائی اور ہاتھ زور سے سٹیرنگ پر مارا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

"تمہیں میری فکر ہی نہیں رہی، تم چار دن میں ہی بدل گئی۔"

ایان نے شدید غصے میں گاڑی کے ٹائیر پر کک ماری۔

"میں ہی پاگل۔ہوں، مجھے تمہیں اس قدر خود پر حاوی نہیں کرنا چاہیے۔"

بالوں میں ہاتھ چلاتا وہ خاموش لبوں کے ساتھ دل میں محو گفتگو تھا۔

"ایان ملک نے پہلی بار خود کو کسی کے لیے بدلا تھا۔"

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس نے سجا سکے وجیہہ چہرے پر چھائی سنجیدگی اسے پھر سے وہی روڈ ایان ملک ثابت کر رہی تھی۔

گاڑی تین بجے تک کیلگری کی سنسان سڑکیں ماپتی رہی۔

تین بجے جب آنکھیں نیند کے خمار سے بوجھل ہونے لگیں تو ایان ملک نے گاڑی کا رخ ملک ہاؤس کی جانب موڑ لیا۔

گاڑی پورچ میں روکی اور سیدھا کمرے میں چلا آیا۔

کمرہ خالہ دیکھ کر آنکھوں سے نیند اڑ سی گئی، بیڈ کی چادر سلوٹوں سے پاک تھی۔

پلٹنے لگا تو صوفے پر وفا کا بیگ اور موبائل دیکھ کر کمرے سے باہر نکلا۔

وہ کہیں دکھائی نہ دی تو دروازہ کھول کر باہر نکلا۔

وہ سامنے لان میں کرسی پر بیٹھی سو رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایان ملک نے لب بھینچ کر اسے دیکھا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکی جانب بڑھا۔

وہ سر کرسی کی پشت پر ٹکائے بے خبر سو رہی تھی۔

ایان نے ٹیبل سے موبائل اٹھایا اور اسے باہوں میں بھر کر کمرے میں لے آیا۔

بیڈ پر دائیں جانب لٹایا اور اسکے سفید پیر سینڈل کی قید سے آزاد کرنے لگا، سینڈل کی ٹائٹ سٹریپس اسکے سفید پیروں پر اپنے سرخ نشان چھوڑے ہوئے تھیں۔

ایان نے اسکے اوپر کمبل ڈالا، اور بغور دیکھنے لگا، حسین چہرے پر میک اپ کے مٹا مٹا سا دکھائی دے رہا تھا، لانبی پلکیوں کی گھنی جھالر گری ہوئی تھی، ایان نے اسے چہرے پر آئے بال ہٹائے اور جھک کر بے اختیار اسکی پیشانی چوم ڈالی، سب ہی دعوے اپنی موت آپ مر گیے۔

خود چینج کیا اور بائیں جانب لیٹ گیا۔

جلد ہی نیند اس پر مہربان ہو گئی۔

وفا کی آنکھ کھلی تو کمرے میں اندھیرا تھا، وہ بے دلی سے اٹھی تو اسے یاد آیا وہ تو رات لان میں ہی سو گئی تھی۔

رخ موڑ کر دیکھا تو ایان ملک اپنی جگہ پر نہیں تھا۔

"مجھے ایان کمرے میں لائے تھے۔"

وفا بال جوڑے کی شکل میں لپیٹتے ہوئے کمبل ہٹا کر جلدی سے اتری اور ننگے پیر باہر کی طرف بھاگی۔

رائنہ ٹیبل سے برتن اٹھا رہیں تھیں اور میڈ صفائی کر رہی تھی۔

"کیسی طبعیت ہے اب وفا۔"

رائنہ نے اسے سکرا کر دیکھا۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔"

وفس نے ناسمجھی سے جواب دیا۔

"فریش ہو جاو بیٹا، میں ناشتہ لگاتی ہوں تمہارے لیے۔"

رائنہ نے پیار سے کہا اور فریج سے چیزیں نکل کر شیلف پر رکھنے لگیں۔

"مام وہ۔۔۔ایان آفس چلے گیے۔۔"

وفا نے رائنہ کی طرف دیکھا۔

"ہاں بیٹا۔۔۔کہہ رہا تھا ضروری کام ہے ناشتہ بھی نہیں کیا اس نے۔"

رائنہ بیگم فکر مندی سے بولیں۔

"آپ رہنے دیں میں بنا لیتی ہوں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana

وفا نے انہیں سائیڈ پر ہٹایا اور چولہا بند کر دیا۔

"تمہاری طبعیت ٹھیک نہیں ہے،ایان کو پتہ چلا تو مجھ سے خفا ہو گا۔"

رائنہ بیگم۔نے کہا تو وفا مسکرا دی۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا،آپ بے فکر رہیں۔"

وفا نے کہا اور فریش ہونے چلی گئی۔

واپس آکر ناشتہ بنایا اور چینج کیے،ناشتہ پیک کر کے ایان کے آفس جانے کا ارادہ کیے وہ

باہر آئی تو گارڈ اور ڈرائیور چوکس ہو گیے۔

وفا کے آگے اور پیچھے گارڈ کی گاڑیاں تھیں۔

"ملک سافٹ ویئر کمپنی چلو۔"

وفا نے دوپٹہ شانے پر پھیلایا اور بال ایک سائیڈ پر کیے تمکنت سے بیٹھ گئی۔

گاڑی ایان کی آفس بلڈنگ کے سامنے رکی تو وفا سرعت سے نکلی اور آفس کے اندر چلی آئی۔

"گڈ مارننگ میم۔"

ریسیپشنسٹ نے اسے پہچان کر سکراہٹ لبوں پر سجائے پیشہ وارانہ انداز میں کہا۔

وفا مسکراتے ہوئے ایان کے آفس کی جانب مڑی۔

"میم آپ اندر نہیں جاسکتیں، سر نے سختی سے منع کیا ہے۔"

ایان کی اسسٹنٹ نے کہا تو وفا نے اسے سخت نظروں سے دیکھا۔

"جانتی ہو میں کون ہوں۔۔۔۔؟؟"

وفا نے تیز لہجے میں کہا تو اسسٹنٹ مے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"میم۔میری جاب چلی جائے گی۔"

اسسٹنٹ وفا کو غصے میں دیکھ کر منمنائی تھی۔

"میں مسز ملک ہوں۔"

وفا نے انگلی سینے پر رکھے چبا چبا کر کہا اور اسے شانے سے ہر سائیڈ پر دھکیلا اور دروازہ کھول کر اندر چلی آئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ولیم اور ایان نے بیک وقت اسے دیکھا۔

"وی میڈ سم ٹائم۔۔۔۔"

وفا نے سنجیدگی سے ولیم کو دیکھا تو ولیم ایکسکیوز کرتا چلا گیا۔

"Miss sally you are fired۔"

ایان نے شدید غصے لیں کہا تو سیلی کی جان پر بن آئی۔

"مسٹر ملک۔۔۔"

وفا نے دروازہ بند کیا اور ایان کی سمت دیکھا، جس کے چہرے پر بے حد سنجیدگی تھی۔

"آپ مجھ سے خفا ہیں سٹر ملک۔"

وفا نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

ایان ملک نے رخ موڑا اور لیپ ٹاپ پر کام کرنے لگا۔

"میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔"

وفا اسکے قریب جا کر بولی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مسٹر ملک۔"

وفا نے اسکی چیئر پکڑ کر اپنی طرف گھمائی۔

ایان اس اچانک افتاد پر گڑ بڑا گیا۔

کرسی کے دونوں بازوؤں پر ہاتھ رکھے وہ ایان ملک پر جھک کر اسکی آنکھوں۔میں دیکھ رہی تھی، ایان اسکی اس قدر ہمت پر حیران ہوا تھا۔

آپ کو مجھ سے خفا ہونے کا حق نہیں ہے، سمجھے آپ۔"

وفا نے سنگلی اٹھا کے اسے حیران پریشان چہرے کے سامنے کی اور خفگی سے کہا۔

ایان نے ملک نے کب دیکھا تھا اس کا یہ روپ۔۔۔۔۔۔۔

وہ ساکت ہو گیا تھا،اس کے انداز پر اسکے طحق جتانے پر۔۔۔۔

"چلیں ناشتہ کریں۔"

وفا نے خاصے رعب سے کہا اور اسکو چیئر سمیت ٹیبل کے دوسری طرف لے آئی۔

ایان ورطہ حیرت میں گم تھا۔

وفا نے نوالہ توڑا اور حیرت میں گم ایان ملک کی طرف بڑھایا۔

"کھائیں بھی اب۔۔۔۔"

وفا نے زبردستی اسکے منہ میں ڈالا اور مسکرا دی۔

"آپ خفا ہو کر اتنے بھی اچھے نہیں لگتے مسٹر ملک۔۔۔۔"

وفا نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا تو ایان کو بے اختیار ہنسی آ گئی۔

"تھینک گاڈ۔۔۔۔"

وفا نے تشکر آمیز لہجے میں کہا اور حبت سے ایان ملک کے خفا خفا مکھڑے کو دیکھا۔

ایان نے اسکا ہاتھ پکڑا اور سختی سے اسے اپنی طرف کھینچا، وفا اسکی جانب جھک سی گئی، اسکے بھورے آبشاری بال ایان ملک کے مضبوط شانوں سے ٹکرا کر پلٹے تھے۔

ایان نے جھک کر اسے دیکھا۔

"تمہیں بھی حق نہیں ہے وفا ملک کہ ایان ملک کو خفا کرو۔"

ایان گھمبیر لہجے میں کہا۔

"کل رات جو ہوا، وہ آخری بار تھا، وفا ملک کو ایان ملک کی خوشی کا خیال رکھنا چاہیے۔"

ایان نے سرگوشانہ انداز میں کہا تو وفا کے لپ اسٹک لگے لبوں کو تبسم نے چھو لیا۔

"ایان ملک کا ہر حکم سر آنکھوں پر۔"

وفا نے سر کو ہلکا سا خم دے کر کہا تو نا چاہتے ہوئے بھی ایان ملک کے لب مسکراہٹ میں ڈھل گیے

ناراضگی اڑن چھو ہو گئی اور شکوے ابدی نیند سو گیے۔

ایان نے مسکرا کر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

وفا اسے کھانا کھلا رہی تھی۔

کھانا ختم کرنے کے بعد وفا چلی گئی تو ایان ملک اپنی جگہ پر آ کر کام کرنے لگا، اسے جلد از جلد اس پراجیکٹ کو مکمل کرنا تھا۔

رات دیر تک وہ آفس میں کام کرتا رہا۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

وفا اور فاریہ کا انٹر کلیر ہونے کے بعد فاریہ کی شادی ہو گئی اور وہ ہمیشہ کے لیے امریکہ جا بسی۔

وفا خیام ایک دفعہ پھر اکیلی ہو گئی،دو دن قبل ہوئے واقعے کی بدولت وہ بہت ڈسٹرب ہو گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فاریہ اسے جاتے ہوئے ثاقب کا ایڈریس اور کانٹیکٹ نمبر دے گئی تھی۔

وفا کالج میں بیٹھی اپنی ماں کے متعلق سوچ رہی تھی۔

"میں کینیڈا کیسے جاوں گی۔۔۔؟؟؟"

"اتنے پیسے کہاں سے لاوں گی۔۔؟؟؟"

"بابا کو تو احساس تک نہیں ہے،ان کی کوئی بیٹی بھی ہے۔"

وفا خاموشی سے دل میں ہمکلام تھی۔

امیدیں ٹوٹنے لگیں تھیں، وہ دلبر داشتہ ہو رہی تھی۔

"اے میرے رب تو کارساز ہے، میرے لیے کوئی وسیلہ پیدا کر دے۔"

وفا نے آنکھیں بند کیے دل سے اپنے رب کو پکارا۔

"مجھے ایک بار میری جنت سے ملا دے۔"

دو آنسو اسکی بھوری آنکھوں کی منڈیر سے پھسلے اور بھاگتے ہوئے گریبان میں جذب ہو گئے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وفا نے گہرا سانس خارج کیا اور آخری پیریڈ چھوڑ کر بیگ اٹھائے گھر کی راہ لی۔

دل بہت بھاری ہو رہا تھا، وہ جلد از جلد گھر پہنچ کر نماز ادا کرنا چاہتی تھی۔

وہ جانتی تھی، اس بے قرار دل کو صرف نماز ہی پر سکون کر سکتی ہے یا ایک ماں کی ممتا سے لبریز گود جو اسکے لیے ناپید تھی۔

گھر پہنچی اور فوراً وضو بنائے نماز کی نیت سے جائے نماز پر جا کھڑی ہوئی۔

نماز کے بعد بہت سے آنسو آن واحد میں دل کی حالت بتانے کر دوڑے چلے آئے۔

"اے میرے رب مجھے راستہ دکھایا ہے تو اس راستے پر میری مدد فرما۔"

"تو بہترین حکمت والا ہے۔"

"اے سچے رب۔۔۔مجھے میری منزل تک پہنچنے میں تیری مدد درکار ہے۔"

"اے میرے پروردگار۔۔۔جس طرح تو نے آج تک میری مدد فرمائی ہے،ہمیشہ مجھ پر اپنی زات کا سایہ رکھنا۔

"اے میرے اللہ۔۔۔کبھی مجھے اپنی یاد سے غافل مت ہونے دینا۔"

آنسو قطار در قطار آنکھوں سے اتر اتر کر گریبان میں گم ہو رہے تھے۔

دل کے اوپر مایوسیوں کے منوں بوجھ میں کچھ کمی ہوئی تھی۔

آنکھیں بند کیے وہ اپنے رب سے محو گفتگو تھی،وہی تو تھا اس کا ہمراز۔۔۔۔۔

وہی تو تھا اسے دلاسہ دینے والا۔۔۔۔۔

وہی تو اسے راستہ دکھانے والا۔۔۔۔۔

وہی تو تھا اسکے دکھ سننے والا۔۔۔۔۔

وہی تو تھا اس کا واحد سہارا۔۔۔۔۔

کتنی ہی دیر وہ چپ چاپ جائے نماز پر بیٹھی رہی تھی،جب کسی کے قدموں کی چاپ نے اسکا ارتکاز توڑا تھا۔

وفا نے پلٹ کر دیکھا تو حیرت کے سمندروں میں غوطہ زن ہونے لگی،حیرت سے ششدر و ساکت سی وہ اسے دیکھے چلی گئی،کتنی خواہش تھی اسکی یہ۔۔۔۔۔۔

آج اسکی یہ خواہش بھی پوری ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وفا ملک سافٹ وئیر کمپنی سے سیدھا آفس چلی آئی۔

ساریہ نائک پہلے ہی موجود تھیں،اور میٹنگ کے لیے اسکی منتظر تھیں۔

"گڈ مارننگ مام۔"

وفا نے خوشگواریت سے مسکراتے ہوئے ساریہ نائک کے رخسار سے رخسار مس کیا اور محبت سے ملی۔

"مارننگ ٹو میری جان۔"

ساریہ نے محبت سے کہا اور وفا اپنی سربراہی کرسی سنبھال کر بیٹھ گئی۔

اسکے پہنچتے ہی میٹنگ کا آغاز ہوا۔

وفا ہر بات کو بخوبی سمجھ رہی تھی۔

ایک گھنٹے بعد میٹنگ اختتام کو پہنچی تو وفا اپنے آفس میں چلی آئی، ساریہ نائک بھی اسکے ہمراہ تھی۔

وفا ساریہ کے ساتھ فائل کو ڈسکس کر رہی تھی، جب انٹرکام پر بیل بجنے لگی۔

"یس۔"

وفا نے انٹرکام کا ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا۔

"مام اونٹاریو سے سرمد محسن آئے ہیں۔؟؟؟"

وفا نے ساریہ کی جانب سوالیہ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اسے آنے دو۔"

ساریہ نے فائل سے نظریں اٹھا کر وفا کو دیکھ کر کہا اور دوبارہ ورق گردانی کرنے لگیں۔

"آنے دو نا نہیں۔"

وفا نے کہا اور انٹرکام کا ریسیور رکھ دیا۔

کچھ لمحوں کے وقفے سے ایک سوٹڈ بوٹڈ انسان آفس میں داخل ہوا، اسکے ساتھ ایک درمیانی عمر کا شخص بھی تھا۔

"آیئے سرمد صاحب۔۔۔۔"

ساریہ نے فائل بند کی اور مسکرا کر ان کا ویلکم کیا۔

"یہ میرا بیٹا ہے عفان محسن۔"

سرمد صاحب بیٹھتے ہوئے بولے اور گہری نظروں سے وفا کو دیکھا، جو انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

"ویلکم ٹو دانائک سافٹ ویئر کمپنی عفان۔"

ساریہ خوشدلی سے عفان سے مخاطب ہوئی، جس کی نظریں، سربراہی کرسی پر شان سے براجمان وفا ملک پر تھیں۔

"سرمد صاحب یہ میری بیٹی اور اس کمپنی کی نئی سی ای او ہے۔۔۔وفا ملک۔"

ساریہ نے تعارف کروایا تو وفا نے مسکرا کر انہیں دیکھا۔

"ویلکم ٹو نائک سافٹ وویئر کمپنی۔"

وفا نے مسکرا کر کہا اور انٹر کام سے جوسز کا آرڈر دیا۔

ساریہ نائک لا کر سے ایک کوورڈ فائل لائیں اور سرمد محسن کے سامنے ٹیبل پر رکھ دی۔

"یہ آپکی امانت ہے، اس فائل میں ہوٹل چینز کے کاغذات اور شاپنگ مال کی تمام پیپرز موجود ہیں۔"

ساریہ نائک نے مسکرا کر کہا۔

وفا سر جھکائے فائل دیکھنے میں مگن تھی۔

"مس وفا غالباً ایان ملک کی وائف ہیں ناں۔۔۔۔"!!!

عفان محسن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تو وفا نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے اسے دیکھا۔

بلیک تھری پیس زیب تن کیے، چہرے پر ہلکی ہلکی شیو لیے اور اس پر اسکی گلابی رنگت اسے مزید دلکش بنا رہی تھی۔

"جی ایان ملک کی وائف ہیں۔"

ساریہ نائک نے مسکرا کر کہا۔

"ہم آپ کی ایمانداری کے بہت قائل ہیں ساریہ نائک۔"

سرمد محسن نے متاثر کن لہجے میں کہا اور ٹیبل۔پر رکھی فائل کو دیکھا۔

"میرے پاس اللہ کا دیا سب کچھ ہے، مجھے مزید کا حرص نہیں ہے۔"

ساریہ صاف گوئی سے کہا۔

"میں کیلگری کا سارا برنس اپنے چھوٹے بیٹے عفان کے سپرد کرنے آیا ہوں۔"

سرمد محسن ہنکارا بھرتے ہوئے بولے۔

ایان ملک دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور سب کو مشترکہ سلام کیا۔

وفا ملک کے چہرے پر کئی دھنک کے رنگوں کی آمیزش جیسی خوشی چھلکنے لگی تھی، وہ مسکرائی تو رخساروں کے خوبصورت ڈمپل پوتی گہرائی سے چمکے تھے۔

"مسٹر ایان ملک۔۔۔ایم عفان محسن فرام اونٹاریو۔"

عفان نے مسکرا کر ایان ملک کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"نائیس ٹو میٹ یو عفان محسن۔"

ایان مسکراتے ہوئے بولا اور وفا کی جانب مڑا۔

"وفا گیٹ ریڈی۔۔۔ایک شو میں ایز آ گیسٹ انوائیٹ کیا گیا ہے، ہمیں ایک گھنٹے میں سٹوڈیو پہنچنا ہے۔"

ایان گھڑی دیکھتے ہوئے وفا سے مخاطب ہوا تو وفا نے سر اثبات میں ہلا کر گہری سانس خارج کی اور انٹر کام سے جولی کو اندر بلایا۔

"یس میم۔"

جولی وفا کے ٹیبل کے پاس کھڑی ہو کر بولی۔

"یہ فائل ریڈی ہے، اسے اپرووِل دے کر مینجر کو ہینڈ اوور کر دو۔"

وفا نے کہا اور اپنا موبائل اور بیگ لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ایان ملک نے مسکرا کر اسے دیکھا، اسکی آنکھوں میں چھلکتی محبت کسی سے چھپی نہیں تھی۔

وفا ایان کی معیت میں آفس سے نکلی اور دونوں باتیں کرتے ہوئے باہر آ گیے۔

گھر سے تازہ دم ہو کر سٹوڈیو کے لیے نکل گیے۔

وفا ڈارک بلیو کیپری شرٹ میں ملبوس تھی، مغرب میں اسکا مشرقی لباس اسے سب میں منفرد بناتا تھا، ایان ملک اسکے لیے پاکستان سے شاپنگ کرتا تھا۔

بھورے آبشاری بال کھلے شانوں پر اٹھکیلیاں کر رہے تھے، کبھی ہوا کے دوش پر اڑتے ہوئے اسکے چہرے کو چھپا لیتے تھے۔

ایان ملک ڈارک بلیو فور پیس میں وجاہت کا شاہکار لگ رہا تھا، تازہ بنی شیو میں اسکی سفید رنگت مزید نکھری نکھری سی لگ رہی تھی، صبیح چہرے پر چھائی سنجیدگی اسکی چھا جانے والی شخصیت کا منفرد پہلو تھی۔

کشادہ پیشانی، کھڑی مغرور ناک، گلابی لب اور روشن سیاہ آنکھیں، چوڑے سینے کو برینڈڈ سوٹ کیں ڈھانپے وی کسی کا بھی دل دھڑکا سکتا تھا، لیکن ایان ملک کو کسی کا دل دھڑکانے کی خواہش نہیں تھی،

وہ صرف وفاملک کی دھڑکن بننا چاہتا تھا،

وفاملک کی سانسوں میں بسنا چاہتا تھا،

وفاملک کی خوشبوؤں میں بسنا چاہتا تھا،

وفاملک کی بھوری آنکھوں میں ہمہ وقت اپنا عکس دیکھنے کا خواہاں تھا۔

وفاملک کے دل کے مکین بننا چاہتا تھا۔

وفاملک کی سلطنت کا سلطان بننا چاہتا تھا۔

وفاملک کے لیے سب کچھ بننا چاہتا تھا، یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ وفاملک کی آنکھوں کا نور پھر بھی وہ اسکی محبت کی تشنگی ختم نہیں ہوتی تھی۔

وفاملک کی جانب سے محبت کی بارشوں کی مسلسل برسات کے بعد بھی وہ مزید کا خواہاں رہتا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبتکے خواہاں دل کی زمین ریتلی ہوتی ہے، وصل کی جتنی بھی بارشیں برسا دی جائیں، وہ زمین سیراب تو ہوتی ہے لیکن مزید کی خواہش بنائے رکھتی ہے۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

وفا نے پلٹ کر دیکھا تو خیام سعید اسے دیکھ رہے تھے،ان کے چہرے پر شرمندگی کے اثرات واضح تھے،وفا انہیں شرمندہ نہیں دیکھ سکتی تھی۔

وفا نے فورا رخ موڑ لیا اور آنسو صاف کرتی جائے نماز سے اٹھ کر اسے تہہ لگانے لگی۔

"وفا میری بچی۔"

خیام نے گلوگیر لہجے میں اسے پکارا،وفا کے ہاتھ کپکپا گیے تھے،پر وہ رکی نہیں تھی، آنکھیں بہنے کو بے تاب ہو گئیں تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دل باہ کے چوڑے سینے سے لگ کر رونے کا خواہاں تھا۔

بہت سے حساب و کتاب کرنے کا خواہاں تھا۔

وہ ان سے پوچھنا چاہتی تھی،آج چودہ سال بعد انہیں کیسی بیٹی کی یاد نے ستایا۔

وہ پوچھنا چاہتی تھی،پچھلے چودہ سال سے وف کیوں انہیں نظر نہ آ سکی۔

وہ پوچھنا چاہتی،اسے ماں کی ممتا اور باپ کی شفقت سے دور کیوں کیا گیا،اس کا گناہ کیا تھا۔۔۔؟؟؟

بہت سے سوال اسکے لبوں پر آ کر رک گیے تھے،وہ کچھ کہہ ہی نہیں پائی تھی،اسے یاد

آیا تھا اسے کسی نے سوال وجواب کرنے کا حق دیا ہی کب تھا، اسے شکوے کرنے کی اجازت بھی کب دی گئی تھی۔

"وفا۔۔۔"

خیام سعید نے لرزتی آواز میں اسے پھر سے پکارا تھا۔

"آپ غلط کمرے میں آگیے ہیں، آپ کا کمرہ اس طرف ہے۔"

وفا نے رخ موڑے خود کو نارمل کیا تھا، پر آنسو کب مانتے ہیں کسی کی بات، اس نے ہونٹ بھینچے سسکیوں کا گلا گھونٹا تھا۔

"میں اپنی بیٹی سے ملنے آیا ہوں۔"

خیام سعید اسکے پاس آئے تھے۔

"آپکی بیٹی آپ سے چودہ سال پہلے خفا ہوئی تھی، آپ کے منانے کا انتظار کرتے کرتے وہ مر گئی ہے۔"

وفا نے انکی طرف رخ موڑ کر تلخی سے کہہ ڈالا تھا، مگر وہ اپنے آنسو نہیں روک پائی تھی، جو بھل بھل گرتے اسکے رخسار تر کر چلے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

درددل آنسوؤں کی شکل میں نکلنے لگا تھا، دل۔کی حالت کسی کریدے ہوئے زخم جیسی ہو رہی تھی۔

خیام سعید کی بوڑھی آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے۔

وفا کے لیے برداشت کرنا محال ہو رہا تھا، وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔

دل کی حالت کسی مٹھی میں مسلے ہوئے پھول جیسی تھی، وہ چیخ چیخ کر رونا چاہ رہی تھی، وہ خود پر تنہائی کی گئی اذیتوں کے بارے میں بتانا چاہ رہی تھی۔

پر وہ خیام سعید کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ پائی تھی۔

"یااللہ میری مدد فرما۔۔۔۔مجھے اذیتوں سے نکال دے۔"

سر گھٹنوں میں دیے وہ بے آواز رو رہی تھی۔

چودہ سال میں وہ اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹنا سیکھ چکی تھی، لیکن آج وہ بکھر سی گئی تھی۔

کسی اور سے شکوہ کیا کریں ہم . . . . . .

جب بھی بکھرے ہم اپنوں کی عنایت تھی

دو دن پہلے۔۔۔۔۔۔

سب لوگ چٹائی پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے، وفا نے اپنے لیے کھانا لیا اور کتابیں لیے چھت پر چلی آئی۔

"خیام میں آج بہت ضروری بات کرنے آئی ہوں۔"

فوزیہ کھانا کھاتے ہوئے بولی۔

"جی آپا ضرور کریں۔۔۔۔۔پہلے کھانا کھالیں پھر باتیں کریں گے۔"

خیام نے کہا تو فوزیہ نے سر اثبات میں ہلایا اور کھانا کھانے لگی۔

"وفا کے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے۔"

فوزیہ نے تعریف کی تو ثمینہ کی پیشانی پر تین لکیریں ابھریں۔

"زمانے بھر کے مصالحے ڈال کر پکاتی ہے، پھر بھی ذائقہ نہ آئے کیا۔۔۔؟؟"

"ایک میں تھی بغیر ادرک، لہسن اور بازاری مصالحوں کے ایسا زبردست کھانا بناتی تھی، سب انگلیاں چاٹتے رہ جاتے تھے۔"

ثمینہ نے کہا تو فوزیہ ہنس دی۔

"میں نے تو تمہیں کبھی پکاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا ثمینہ۔"

فوزیہ نے صاف گوئی سے کہا تو ثمینہ نے کڑھ کے انہیں دیکھا۔

"وفا کے ہاتھ کی چائے بھی بہت مزے کی ہوتی ہے،اس میں کتنے مصالحے ڈالتی ہے وہ پھوپھو۔"

ارسل نے سنجیدگی سے ثمینہ کو دیکھا۔

فرح نے پسندیدگی سے ارسل کو دیکھا۔

کھانے سے فراغت پا کر وفا نے سب کو چائے سرو کی اور پلٹنے لگی تھی جب فوزیہ نے اسے پکارا۔

"وفا بیٹا۔۔۔"!!!

"جی پھوپھو۔"

وفا نے انہیں دیکھا۔

"ادھر بیٹھ جاؤ میرے پاس۔"

فوزیہ نے کہا تو وفا انہیں نا سمجھی سے دیکھتی ان کے پاس بیٹھ گئی۔

"خیام میں وفا کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتی ہوں، کچھ دنوں میں نور کی شادی ہو جائے گی اور ارسل بھی ہاسٹل چلا جائے گا تو میں اکیلی ہو جاوں گی۔"

فوزیہ نے وفا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے پر امید نظروں سے خیام کو دیکھا۔

"دیکھو منع مت کرنا، میں اسے نور کی طرح رکھوں گی۔"

فوزیہ نے اصرار کیا تو ثمینہ کی پیشانی پر بل پڑ گیے۔

"میں وفا کو بلکل نہیں بھیجوں گی، فرح کو لے جانا چاہو تو لے جاؤ۔"

ثمینہ نے صاف انکار کیا تو سب نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

"مجھے وفا کا بلکل اعتبار نہیں ہے، اگر اس نے ہمارے منہ پر کالک مل دی تو میں کس کس کے طعنے سنوں گی، آخر کو پالا تو میں نے ہی ہے اسے، اس کی ماں نے تو پیدا کر کے پھینک دیا اسے۔"

ثمینہ تیز لہجے میں بولی تو وفا ششدر رہ گئی، وہ نہیں جانتی تھی ثمینہ کے دل میں اسکے

لیے اتنا زہر ہے۔

"میری فرح خاندانی ہے، مجھے اسکے کردار پر اس پر پورا بھروسہ ہے۔"

ثمینہ وفا کے کردار کی دھجیاں اڑا کر ہاتھ نچا نچا کر کہتی فرح کے کردار کی پختگی کی ضمانت دے رہی تھی۔

"بکواس بند کرو ثمینہ۔"

خیام دھاڑا تھا۔

وفا ضبط کی آخری حدوں کو چھو رہی تھی، اسکی بھوری آنکھیں لبالب بھری ہوئیں تھیں، دل کسی نے مٹھی میں لے کر مسل دیا تھا۔

"آپ جانتی بھی ہیں، آپ کیا کہہ رہی ہیں۔"

ارسل آنکھوں میں سرخی لیے دھاڑا تھا۔

"میں جو بھی کہہ رہی ہوں، سچ کہہ رہی ہوں، جانے کس کا خون تھا۔۔۔۔تڑاخ۔۔۔۔"

اس سے پہلے کے ثمینہ کا جملہ مکمل ہوتا خیام کا ہاتھ اسکے رخسار پر چھپ گیا۔

سب ساکت رہ گیے تھے۔

"اپنی زبان کو لگام دو، وفا میری بیٹی ہے، میرا خون ہے۔"

خیام کی آنکھیں شعلے برسا رہیں تھیں۔

وفا اٹھ کر چلی گئ تھی۔

اس کے دل پر کاری ضرب لگی تھی۔

"کیا میرا کردار اتنا ہلکا ہے۔؟؟"

NEW ERA MAGAZINE .com Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interview

وفا نے ضبط سے آنکھیں میچیں تھیں۔

"وفا کہیں نہیں جائے گی، میری بیٹی میری نظروں کے سامنے رہے گی۔"

خیام غیض وغضب کی تصویر بن گیا تھا۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے، اس سے قبل میں تمہاری جان لے لوں۔"

خیام کی دھاڑ پر ثمینہ نے وہاں سے کھسکنے میں عافیت جانی۔

"یہ سب آپ کی وجہ سے ہو رہا ہے ماموں۔۔۔"

ارسل تلخ لہجے میں بولا۔

"وہ آپکی بیٹی تھی، آپ کو کسی کو اجازت نہیں دینی چاہیے تھی، کوئی اس کے ساتھ اونچی آواز میں بھی بات کر سکے۔"

ارسل نے غصے سے کہا۔

خیام ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

"آپ نے کبھی دیکھنے کی کوشش کی ہے ثمینہ پھپھو کا رویہ اسکے ساتھ کیسا ہے۔۔۔؟؟؟"

"آپ نے اسکی زندگی اس قدر مشکل بنائی ہے۔"

ارسل تیز لہجے میں کہہ کر پلٹ گیا۔

"مما چلیں۔۔۔۔۔ہم گھر جائیں گے۔"

ارسل نے کہا اور بائیک سٹارٹ کر لی۔

فوزیہ ناچاہتے ہوئے بھی چادر لے کر چلی گئی اور خیام سعید ارسل کی باتوں کی گہرائی میں گم ہونے لگا۔

"واقعی میں نے اس سے لا تعلقی کا اظہار کر کے اسے اسکی ماں کی بے وفائی کی سزا کیوں دی۔؟؟"

"اس نے تو کبھی شکوہ تک نہیں کیا۔۔۔؟؟؟"

"وفا نے تو کبھی مجھ سے فرمائش تک نہیں کی۔۔۔۔؟؟"۔

"مجھ سے بات بھی نہیں کی کبھی۔۔۔۔"

خیام سعید کی آنکھوں سے پٹی اترنے لگی تھی۔

"میں اسے کس ناکردہ گناہ کی سزا دے گیا۔۔۔"

"ماں تو پہلے ہی نہیں تھی اس کے پاس۔۔۔۔۔میں نے اسکا باپ بھی چھین لیا۔۔۔"

"مجھے تو اسے ممتا کا احساس بھی دلانا تھا، میں تو اسے باپ کی شفقت سے بھی محروم کر گیا۔"

"آہ۔۔۔میں کیسے اتنا خود غرض بن بیٹھا کہ اس سے لا تعلق ہی ہو گیا۔"

"یہ میں نے کیا کر دیا۔۔۔"

خیام سعید سر ہاتھوں میں گرائے پچھتاوں کی ناو میں ہچکولے کھا رہا تھا۔

"خیام میں نے اس کا نام وفار کھا ہے۔"۔

ساریہ نائک کی مترنم سی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی تو دل کئی حصوں میں تقسیم۔ ہو گیا تھا۔

"یقیناً پہلی محبت کا خسارہ یاد رہتا ہے۔"

خیام نے اسکے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا اور آسمان پر رات کی گہرائی کو دیکھتے ہوئے بات کرنے کا ارادہ ملتوی کر دیا اور قدم گھسیٹتے ہوئے اپنے کمرے میں آیا اور بیڈ پر گر سا گیا تھا۔

"بابا آپ نے میری خوشیاں چھین لیں تھیں، اور میں نے اپنی بیٹی کی۔۔۔"

خیام سعید کی عمر رسیدہ آنکھوں میں جھڑی لگ گئی تھی۔

ایان اور وفا جب سٹوڈیو پہنچے تو ان کا اچھا ویلکم کیا گیا۔

"سر شو سٹارٹ ہونے سے قبل یہ پڑھ لیں۔"

ایک لڑکا انہیں پیپر تھما کر چلا گیا۔

وفا کا ہلکا پھلکا میک اپ کر کے اسے شو کے لیے ریڈی کر دیا گیا۔

ایان نے پیپر پڑھا اور وفا کی جانب بڑھا دیا۔

"آیئے۔۔۔۔سر۔"

انہیں سیٹ پر جانے کے لیے بلایا تو ایان وفا کو لیے کیمروں کے بیچ بنے سیٹ پر چلا آیا اور کچھ توقف کے بعد ہوسٹ نے باقاعدہ شو کا آغاز کیا۔

"جی تو آج ہمارے گیسٹ ہیں کیلگری کے موسٹ ہینڈسم بزنس مین ایان ملک اینڈ موسٹ ینگ بیوٹی فل بزنس وومین وفا ملک۔۔۔۔جن کے کپل کے چرچے کیلگری میڈیا کی زبان پر ہر دم رہتے ہیں۔"

ہوسٹ نے شوخ لہجے میں ان کا تعارف کروایا تو دونوں مسکرا دیے۔

"جی تو مسٹر ایان ملک آپ کی پرسنل لائف کے بارے میں کچھ سوال کرنا چاہوں گی۔۔۔"

ہوسٹ نے انہیں مسکراتے ہوئے دیکھا اور پیپر سے سوال پڑھا۔

"آپ سے پہلا سوال یہ ہے کہ آپ کو مس وفا کہاں ملیں تھیں، اور انہیں پہلی بار دیکھ کر کیسا فیل ہوا تھا۔"

ہوسٹ کے پوچھنے پر ایان ملک کو پاکستان میں ثاقب کا آفس یاد آیا تھا، دونوں کی نظریں بے اختیار ٹکرا گئیں اور مسکراہٹ ان کے لبوں پر کھیلنے لگی۔

"میں وفا سے پہلی بار پاکستان میں ملا تھا، ہماری ملاقات اتفاقیہ تھی اور مجھے ان پر بہت غصہ آیا تھا۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آخری بات پر ایان ملک ہنس دیا تھا۔

"اچھا جی۔۔۔۔ہمارے سننے کے مطابق جیسے کہ مسٹر ایان ملک کافی غصیلے انسان ہیں تو کیا ان کے غصے کا ٹیسٹ آپ نے بھی چکھا ہے مس وفا۔۔؟؟؟"

ہوسٹ نے ہنستے ہوئے وفا کی جانب دیکھا۔

"جی بلکل۔۔۔۔"

وفا جوابا ہنس دی تھی۔

"اووووو۔۔۔مطلب ایان ملک نے کسی کو نہیں بخشا۔۔"

ہوسٹ ہنسی تھی۔

"جی تو اگلا سوال ہے آپ نے محبت کے بعد شادی کی ہے یا شادی کے بعد محبت کی ہے۔"

ہوسٹ نے سوالیہ انداز میں دونوں کی طرف دیکھا۔

"ہم نے تو شادی کے بعد محبت کی ہے۔"

ایان نے وفا کے جانب دیکھ کر کہا۔

"جی ہم نے شادی کے بعد محبت کی ہے۔"

وفا نے ایان ملک کے جواب کی تصدیق کی۔

"دیٹس گریٹ۔۔۔۔اگلا سوال ہے، پہلی ملاقات کے کتنے دن بعد شادی کی۔؟؟"

ہوسٹ نے مسکراہٹ چھپا کر انہیں دیکھا۔

"شاید تین سے چار دن بعد۔۔۔"

ایان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہمم۔۔۔شاید۔"

وفا نے کہا تو ہوسٹ نے حیرانگی سے انہیں دیکھا۔

"ویری گڈ۔۔۔اینڈ ٹو مچ فاسٹ۔"

ہوسٹ چنچل مزاج کی شوخ سی لڑکی تھی۔

ایان ہنس دیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایک سوال زرا ہٹ کے۔۔۔"

ہوسٹ نے شرارتی مسکراہٹ لیے انہیں دیکھا۔

"آپ دونوں میں سے زیادہ محبت کون کرتا ہے۔۔۔؟؟؟"

ہوسٹ نے سوالیہ انداز میں دونوں کے دمکتے چہرے کو دیکھا۔

"یہ۔۔۔۔"

دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ہوسٹ کھلکھلا

کر ہنس دی۔

"مسز ملک۔۔۔۔ مسٹر ملک کی ایسی بات جو آپ کو پسند نہ ہو۔۔۔؟؟؟"

ہوسٹ کا رخ وفا کی جانب ہوا۔

"ان کا خفا ہونا مجھے بلکل نہیں پسند۔۔۔۔"

وفا نے ایان ملک کی جانب دیکھتے ہوئے صاف گوئی سے کہا۔

"اور آپ کو مسز ملک کی کونسی عادت پسند نہیں ہے۔۔؟؟"

ہوسٹ نے ایان ملک کے وجیہہ چہرے پر نگاہیں مرکوز کیں۔

"اممم۔۔۔۔ان میں ایسی کوئی عادت نہیں ہے جو مجھے ناپسند ہو، مجھے وفا ملک مکمل لگتیں ہیں، ان فیکٹ میں نے زندگی کے اصل معنی ان سے ہی سیکھے ہیں، اگر ان کی خوبیوں کا ذکر کروں تو بے شمار ہیں۔"

ایان نے نرمی سے جواب دیا تو ہوسٹ نے متاثر کن انداز میں اسے دیکھا۔

"جی تو ناظرین ہمارے بزنس مین ایان ملک تو نائک سافٹ ویئر کمپنی کی سی ای او صاحبہ کے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوبے ہوئے نظر آرہے ہیں۔"

ہوسٹ بات کرتے کرتے ہنس دی تھی،اس کی بات پر وفااور ایان بھی ہنس دیے۔

"ان کے عشق کی کہانی سنتے ہیں ایک چھوٹی سی بریک کے بعد۔۔۔۔۔سٹے وداس۔"

ہوسٹ کے کہتے ہی سیٹ کے کیمرے بند ہوِے ہوئے تو ہوسٹ ریلکس ہو گئی۔

"مجھے کبھی بھی، کسی سلیبرٹی کا شو کرتے ہوئے اتنا مزہ نہیں آیا مسٹر اینڈ مسز ملک۔"

ہوسٹ نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کا کپل بے شک سراہے جانے کے لائک ہے۔"

ہوسٹ نے کہا اور سافٹ ڈرنک کے سپ لینے لگی۔

ارسل ٹی وی پر ان کا لائیو شو دیکھ رہا تھا،اس کے چہرے پر کرختگی کے تاثرات تھے، آنکھیں غضب ناکی لیے سرخ ہو رہیں تھیں۔

"وفا تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔"

ارسل نے لب بھینچ کر وفا اور ایان کو ایک ساتھ دیکھا،اسکے دماغ کی نسیں ضبط سے واضح ہو رہیں تھیں،اپنی محبت کو کسی کی دسترس میں دیکھنا بڑے حوصلے کا کام ہے۔

"شاید میں تمہارے شوہر کی طرح خوبصورت نہیں تھا، نہ میرے پاس اتنی دولت تھی، جو تمہیں کسی سوسائٹی کی امیر شخصیت ہونے کا خطاب بخشتی۔"

ارسل بے بسی سے اپنے بال نوچ رہا تھے۔

"شاید میں تمہیں اتنا خوش نہ رکھ پاتا۔۔۔"

"تمہارے ہونے سے میں تو خوش رہ سکتا تھا نا۔۔۔ پر تم کیوں میری خوشی کے لیے اپنی خوشیاں قربان کرتی۔"

ارسل نے بے چارگی سے کہا اور یاسیت سے اپنے اطراف میں دیکھا۔

"ویلکم بیک۔۔۔۔۔ ہمارے آج کے مہمان ہیں مسز ملک اینڈ مسٹر ملک کے ساتھ۔۔۔۔۔"

ہوسٹ بول رہی تھی اور ارسل کی ہمت جواب دے رہی تھی اس نے ریموٹ اٹھا کر ٹی وی بند کیا اور اپنی اجڑی محبت کا سوگ منانے لگا۔

محبت کب نفع بخشتی ہے۔۔۔۔؟؟؟ یا تو غم کی سوغاتیں تھما دیتی ہے یا پھر اپنوں کو دشمن کی صورت میں سامنے لا کھڑا کرتی ہے۔

محبت ایک جنگ ہے۔

ایسی جنگ جس میں محبت جیت جائے تو رشتے ہار جاتے ہیں اور اگر رشتے جیت جائیں تو محبت ہار جاتی ہے، نقصان صرف محبت کرنے والے ہوتا ہے، خسارے صرف محبت کرنے والے کا مقدر بنتے ہیں۔

خیام سعید وفا کے منتظر تھی، پر وفا نے انہیں شکل تک نہیں دکھائی تھی، وہ صبح بغیر ناشتہ کیے کالج چلی آئی تھی۔

دن بھر وہ صرف سوچتی رہی تھی، اس نے کچھ ٹیوشنز پڑھانے کا فیصلہ کیا۔

شام کو دیر سے گھر پہنچی اور کمرے میں بند ہو گئی، ثمینہ اسے چاہ کر بھی کچھ نہیں کہہ سکی تھی۔

اگلے دن وہ پھر سے کالج چلی گئی، خیام دکان پر نہیں جا سکا تھا۔

وفا جلد ہی گھر واپس آ گئی تو وہ شکست خوردہ قدموں سے وفا کے کمرے میں چلے آئے۔

وفا چپ چاپ سر جھکائے جائے نماز پر بیٹھی تھی، لیکن جب وہ پلٹی تو اسکے رخساروں کی نمی اور آنکھوں کی سرخی اسکے رونے کا پتہ دے رہی تھی۔

خیام سعید کے پچھتاوں میں مزید اضافہ ہو گیا۔

خیام نے شدت غم سے اسے پکارا، لیکن وہ رخ موڑ گئی، وہ جانتے تھے وہ بے آواز رو رہی ہے۔

"وفا۔۔۔۔"

خیام سعید نے اسے پکارا تھا۔

"آپ غلط کمرے میں آ گیے ہیں بابا۔۔۔"

جب وہ بولی تو اس کا لہجہ تلخی لیے ہوئے تھا۔

ان کی پھر سے پکار پر وہ سرد لہجے میں بولتی کمرے سے نکل گئی تھی۔

خیام سعید وہیں ڈھے سے گیے تھے، انکی سگی اولاد ان سے خفا تھی۔

کتنے ہی لمحے وہ اسکے کمرے میں بیٹھے رہے اور پھر بوجھل قدموں سے باہر نکل آئے۔

وفا چھت پر آ بیٹھی، سر گھٹنوں پر رکھے وہ بے آواز آنسو بہا رہی تھی، دل سے درد کسی ناسور کی مانند رس رہا تھا، وہ چیخ چیخ کر رونا چاہتی تھی، پر وہ وفا خیام تھی، جسے خود پر اختیار رکھنا آتا تھا، جسے خود کو تسلی دینا بھی آتا تھا۔

آنسو کتنی ہی دیر بہتے رہے تھے،اس نے سر گھٹنوں سے اٹھا کر آسمان کی وسعتوں کو دیکھا تھا۔

اسکی بھوری آنکھیں ہر تاثر سے خالی تھیں، چہرہ جذبات سے عاری تھا۔

اس نے خود کو سنبھال لیا تھا،خود پر سنجیدگی کا مضبوط خول چڑھالیا تھا۔

شام کے سائے گہرے ہونے تک وہ چھت پر ہی بیٹھی رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

ایان ملک کڑی محنت کر رہا تھا، رات کے گیارہ بج رہے تھے، وہ ابھی تک آفس میں موجود تھا۔

لیپ ٹاپ پر بہت سے سکیچز کھلے ہوئے تھے، وہ بہت انہماک سے ڈیزائن کر رہا تھا۔

اس کا موبائل ٹیبل پر دائیں جانب پڑا ہوا تھا، ہر دو منٹ بعد اسکی سکرین جگمگانے لگتی اور وفا کالنگ کے حروف چمکنے لگتے اور تیس سیکنڈ بعد کال بند ہوتی اور سکرین بجھ جاتی تھی۔

ایان ملک اس سے بے خبر اپنے کام میں مگن تھا، مسلسل کام کے باعث اسکی آنکھیں تھکن زدہ دکھائی دے رہیں تھیں۔

اس نے ڈیزائن مکمل کیا اور فائنلی دیکھ کر سر سیٹ کی پشت سے ٹکایا۔

تب ہی نظر موبائل کی جگمگاتی سکرین پر پڑی۔

ایان ملک نے جمائی روکتے ہوئے موبائل اٹھایا تو پچاس سے اوپر مسڈ کالز تھیں۔

ایان نے پیشانی پر ہاتھ مارا، موبائل سائلینٹ موڈ پر کر کے وہ بھول ہی گیا تھا، اس نے ٹائم دیکھا تو گیارہ بج رہے تھے۔

گہری سانس خارج کیے اس نے ڈیزائن سیو کیا اور آخری نظر اپنے کام پر ڈالتے ہوئے سکرین سکرول کرتے ڈسکرپشن پڑھنے لگا۔

مطمئن ہو کر لیپ ٹاپ شٹ ڈاون کر رہا تھا، جب دروازہ کھلنے پر اس نے رخ موڑ کر دیکھا۔

وفا چہرے پر خفگی لیے اندر داخل ہو رہی تھی۔

"وفا تم یہاں۔۔۔میں بس نکل ہی رہا تھا۔"

ایان نے لیپ ٹاپ فولڈ کیا اور بیگ میں ڈالنے لگا۔

وفا خفگی سے سینے پر ہاتھ باندھے اسکی کارکردگی دیکھنے لگی۔

"ٹائم دیکھا ہے آپ نے۔؟؟"

وفا ناراضگی سے بولی اور اسکے ٹیبل پر دھرے موبائل کو اٹھایا اور سکرین اسکے سامنے کی۔

"اتنی کالز کی میں نے۔۔۔آپ نے جواب تک دینا گوارہ نہیں کیا۔"

وہ بے حد خفا لگ رہی تھی، سفید بے داغ مکھڑے پر چھائی خفگی لیے وہ ایان کو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فکر مندی کے روپ میں بہت بھائی تھی۔

"ایم سوری۔۔۔۔میں نے موبائل سائلینٹ موڈ پر کیا تھا۔"

ایان صفائی دیتے ہوئے بولا۔

وفا اسکے تھکے تھکے چہرے کو خفگی سے دیکھا۔

"اب چلیں یا یہیں رات گزارنی ہے۔"

ایان نے اسکی ناک کھینچتے ہوئے کہا اور اسکے پاس سے گزرا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

وفا اسکے ساتھ چل دی۔

"بہت تھکے ہوئے لگ رہے ہیں۔۔۔۔"

وفا نے کہا تو ایان نے سر اثبات میں ہلایا۔

"تم جاؤ۔۔۔میں مسٹر ملک کے ساتھ آجاوں گی۔"

وفا نے ڈرائیور کو بھیج دیا اور خود ایان کی گاڑی کی طرف بڑھی۔

"تم نے ڈنر کیا۔۔۔۔؟؟؟"

ایان اسکے اڑتے بالوں کو دیکھ کر بولا۔

"نہیں۔۔۔۔۔"

وفا نے مختصر جواب دیا۔

ایان ملک نے گاڑی ہوٹل کے سامنے پارک کی۔

"میں نے آپ کے لیے کھانا بنایا ہے۔۔۔"

اس سے قبل کے ایان گاڑی سے اترتا، وفا بول پڑی تو ایان نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"رئیلی۔"

ایان گاڑی آگے بڑھاتے ہوئے بولا تو وفا مسکرا دی۔

"کب تک سافٹ ویئر مکمل ہو جائے گا آپکا۔۔۔؟؟"

وفا نے اسکے وجیہہ چہرے کو نظروں میں سمویا۔

سٹریٹ لائٹس کی زرد روشنی اسکے صبیح چہرے پر پڑ رہی تھی، وہ انہماک سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

"بہت جلد مکمل ہو جائے گا۔۔۔"

ایان نے مسکراتے ہوئے اس کے حسین مکھڑے پر نظر ڈالی۔

اس کے بعد ہم پاکستان جائیں گے۔"

وفا نے خواہش ظاہر کی تو ایان نے حیرت زدہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"کیوں۔۔۔۔؟؟؟"

ایان کے سوالیہ انداز پر وفا مسکرا دی۔

"مام پاکستان جانا چاہتی ہیں، بابا کی قبر پر۔"

وفا نے آہستگی سے کہا تو ایان نے اثبات میں سر ہلایا۔

ٹھیک ہے۔"

ایان نے اسے گہری سوچ میں گم دیکھ کر کہا اور گاڑی ملک ہاؤس کے گیٹ پر روک کر ہارن دیا۔

گیٹ وا ہوتے ہی گاڑی پورچ میں جا کر رک گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles

—

وفا نیچے آئی تو خیام اسکے کمرے میں چلے آئے۔

"وفا۔۔۔۔"

دروازے پر رک کر ایک امید بھری نظر وفا پر ڈالی، جس کی بھوی آنکھوں میں سرخی کے ڈورے تھے۔

"اپنے بابا کو معاف کردو۔۔۔۔میری بچی۔"

خیام سعید نے بہتی آنکھوں کے ساتھ اسکے آگے ہاتھ جوڑ دیے تھے۔

وفا تڑپ کر انکی طرف بڑھی اور انکے ہاتھ تھام کر نیچے کیے۔

"مجھے شرمندہ مت کریں بابا۔"

وفا نے سر جھکا کر گلوگیر لہجے میں کہا اور خیام سعید کو تھام کر اندر لے آئی۔

"شرمندہ تو مجھے ہونا چاہیے، جس نے اپنی بیٹی سے اسکا باپ چھین لیا۔"

خیام سعید کے لہجے میں پچھتاوا تھا۔

وفا خاموش رہی تھی۔

"میں جانتا ہوں، میں نے تم سے لاپرواہی برتی ہے، لیکن وفا تم کیوں مجھ سے دور ہو گئی۔"

خیام سعید نے اسکے جھکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر دیکھا۔

"میں۔۔۔ خفا تھی آپ سے، اور پچھلے چودہ سال سے منتظر تھی، آپ کب منائیں گے اپنی بیٹی کو۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وفا نے آنکھوں میں آنسو لیے انہیں دیکھا تو خیام سعید نے اسے سینے سے لگایا۔

"میں سمجھ ہی نہیں پایا کچھ۔۔۔"

خیام سعید کی آنکھوں سے بہتے آنسو وفا کے بالوں پر گر رہے تھے۔

وفا ملک باپ کے آغوش میں سسک پڑی تھی۔

پہلی بار آنسو بہانے کو کوئی کندھا میسر ہوا تھا، پہلی بار اسے اپنائیت کے احساس سے آشنائی ملی تھی۔

وہ جی بھر کے روئی تھی، من پر پڑا سالوں کا بوجھ آنسوؤں کے سیلاب کی تاب نہ لاتے ہوئے بہہ گیا تھا۔

"میں آج اپنی بیٹی سے وعدہ کرتا ہوں، کبھی تنہا نہیں چھوڑوں گا۔"

خیام سعید نے اسے محبت سے دیکھتے ہوئے کہا اور سکے آنسو صاف کیے۔

وفا خاموش رہی، قہ مزید شکوے کر کے ان کے پچھتاوے کی آگ پر تیل نہیں ڈالبا چاہتی تھی۔

اسے اسکا بابا کی محبت چاہیے تھی بس۔۔۔۔۔۔

اب وہ اس محبت کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔

زندگی جس کڑی دھوپ کے میدان میں محو سفر تھی، خیام سعید اس کڑی دھوپ میں گھنے سائے کی مانند آ گیے تھے، خ۔

لیکن وہ نہیں جانتی تھی، یہ سایہ مختصر وقت کے لیے ہے۔

ایک ہفتے بعد۔۔۔۔۔

وہ ریزارٹ میں داخل ہوئے تو کیمروں کی کلک کلک کی آوازیں فضا میں گونجنے لگیں۔

میڈیا کا جم غفیر نے انکی گاڑی کو گھیر لیا۔

گریش بلیک فور پیس سوٹ زیب تن کیے،ب ایان ملک کے وجیہہ چہرے پر کامیابی کی چمک تھی، سحر انگیز شخصیت لیے وہ وجاہت کا شاہکار لگ رہا تھا،ایسی آن بان کہ شاید کینیڈا کی ریاست کا شہزادہ تھا۔

اس کے دائیں جانب وفا ملک،ایان ملک کی بیوی ہونے کی حیثیت سے پر اعتماد انداز میں کھڑی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وفا ملک گریش بلیک ساڑھی زیب تن کیے، بھورے آبشاری بال سٹریٹ کرکے کمر پر چھوڑے ہوئے تھی،اسکے لمبے بالوں نے اسکی کمر ڈھانپ رکھی تھی،نفاست سے کیے گیے میک اپ میں وہ کیلگری کی بزنس وومین لگ رہی تھی۔

"مسٹر ملک آج آپ کے سافٹ ویئر کی لانچنگ ہے،آپ کو کیسا لگ رہا ہے۔۔۔؟؟؟"

"مسٹر ایان ملک۔۔۔کیا آپ کو یقین ہے،آپ کا سافٹ ویئر پچھلے سادٹ ویئر کی

طرح کامیابی کی منازل طے کرے گا۔؟؟"

"مسٹر ایان ملک۔۔۔۔۔کیا آپ کے سافٹ وئیر کی تکمیل میں نائک سافٹ وئیر کمپنی کا بھی کردار ہے۔"

میڈیا کے رش کو چیر کر آگے بڑھ رہے تھے جب وفا ملک نائک کمپنی کے نام پر پلٹی۔

"یہ سافٹ وئیر ملک سافٹ وئیر کمپنی کے اونر مسٹر ایان ملک کی ان تھک محنت پر تکمیل تک پہنچا ہے، یہ ان کا ڈریم پراجیکٹ ہے، جس پر انہوں نے پچھلے ایک سال سے ان تھک محنت کی ہے۔"

وفا ملک اپر اعتماد لہجے میں بول رہی تھی، ایان چہرے پر مسکراہٹ لیے اسکے ساتھ کھڑا تھا۔

"ان کی اس کامیابی میں نائک کمپنی کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔"

وفا نے کہہ کر ایان کی جانب محبت پاش نظروں سے دیکھا اور اس کا ہاتھ تھامے واپس ریزارٹ کی طرف پلٹ گئی۔

"میم رکیے۔۔۔کیا آپ نائک کمپنی کی سی ای او کی حیثیت سے یہاں آئیں ہیں۔"

رپورٹر کے سوال پر اب کی بار ایان ملک پلٹا تھا۔

"وفا ملک جب جب ایان ملک کے ساتھ ہو گی، صرف ایان ملک کی وائف ہو گی۔"

مائک تھام کر سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس نے مائک رپورٹر کی جانب اچھالا اور واپس پلٹ گیا۔

میڈیا کے رپورٹرز اپنے کیمروں کے سامنے آکر کورتج دینے لگے تھے۔

ریزارٹ کے اندر کیلگری کے تمام امراء موجود تھے۔

اکاش ملک نے فخر سے اپنے لخت جگر کو دیکھا تھا، جس کی کامیابی نے انہیں بہت شہرت اور عزت بخشی تھی۔

اس تقریب کی لائیو ریکارڈنگ چل رہی تھی۔

وفا اور ایان سب سے ملتے ہوئے سٹیج تک پہنچے تھے۔

سٹیج پر پہنچ کر ایان ملک نے اپنے سافٹ ویئر کی افادیت سے آگاہ کیا اور اسے صرف حساس اداروں کے لیے مخصوص کر دیا۔

وفا نے فخر سے اس شخص کو دیکھا، جو اسکا شوہر تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وفا بہت بہت مبارک ہو بیٹا۔۔۔"

ساریہ نے اسے محبت سے گلے لگایا۔

"مام۔۔۔۔مجھے یقین نہیں ہوتا کبھی کبھی،ایان ملک جیسا انسان میرا ہمسفر ہے۔"

وفا نے محبت سے ایان کو دیکھتے ہوئے کہا جو پوری پارٹی پر چھایا ہوا تھا۔

کئی نظروں میں ان کے لیے رشک تھا،تو کئی نظریں وفا ملک کو حسد سے دیکھ رہیں تھیں۔

لیکن ایان ملک کو حسد سے دیکھنے والی نگاہ صرف عفان محسن کی تھی۔

"کنگریٹس مس وفا۔"

عفان محسن نے مسکراتے ہوئے وفا کی جانب ہاتھ بڑھایا۔

"تھینکس مسٹر عفان۔"

وفا نے مسکرا کر کہا تو عفان محسن نے خفیف ہوتے ہوئے ہاتھ ہٹا لیا۔

عینانے ایل ای ڈی آن کی اور چینل سرچنگ کرنے لگی کہ ایک نیوز چینل پر ایان ملک کو دیکھ کر اسکے ہاتھ بے اختیار رک گیے۔

وہ سٹیج پر کھڑا اپنی سحر انگیز شخصیت سے سب پر جادو کر رہا تھا۔

عینا کے دل کی ساری بیٹس ایک ساتھ ہی مس ہو گئیں تھیں۔

اس نے بنا پلکیں جھپکائے اس مغرور شخص کو دیکھا، جس نے ہزار بار اسکے معصوم دل کے ٹکڑے کیے تھے، لیکن پھر بھی اسکے دل پر شان سے براجمان تھا۔

عینا کی آنکھیں نم ہونے لگیں تھیں۔

"ایان ملک۔۔۔۔۔میں نے کتنا چاہا تھا تمہیں۔"

عینا نے ٹھنڈی آہ بھری تھی۔

وہ اسکے حواسوں پر سوار ہو رہا تھا

پارٹی رات گیے تک ختم ہوئی تو ساریہ وفا کے ساتھ ہی ملک ہاؤس چلی آئی۔

وفا نے انکے لیے گیسٹ روم کھلوا دیا۔

"مام مجھے خوشی ہے، آپ میرے پاس رکنے کے لیے آئیں ہیں۔"

وفا ساریہ کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے بولی۔

ساریہ نائک مسکراتے ہوئے اس کے بال سہلانے لگیں۔

"مام میں چینج کر کے آتیں ہوں۔"

وفا اٹھتے ہوئے بولی اور کمرے سے نکل گئی۔

اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تو ایان ہلکے پھلکے ٹراوزذ شرٹ میں ملبوس، بیڈ پر ٹانگیں لمبی کیے، گود میں لیپ ٹاپ رکھے ہوئے تھا۔

وفا نے الماری سے ہلکا پھلکا ڈریس نکالا اور چینج کرنے چلی گئی۔

واپس نکلی تو سٹریٹ بال اب بھی کمر ڈھانپے ہوئے تھے۔

کالے رنگ کے پرنٹڈ چسوٹ میں اسکی دودھیا رنگت سیاہ رات میں چاند کی مانند لگ رہی تھی۔

ایان نے نظر اٹھا کے اسکے دمکتے چہرے کو ستائش سے دیکھا۔

وفانے بال ٹھیک کیے اور کندھے پر دوپٹہ رکھتی باہر نکلنے لگی جب ایان ملک کی گھمبیر آواز نے اسکے قدم جکڑے۔

"کہاں جا رہی ہو وفا۔۔۔؟؟؟"

ایان نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔

"مام کے پاس۔۔۔"

وفانے مختصر کہا۔

ایان نے وال کلاک پر نظر ڈالی رات کے دو بج رہے تھے۔

"ٹائم بہت ہو گیا ہے، انہیں آرام کرنے دو۔"

ایان نرمی سے بولا تو وفا ناچاہتے ہوئے پلٹ آئی۔

بیڈ پر دائیں جانب بیڈ کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"آپ بھی سو جائیں اب۔"

وفانے نظر بھر کر اسکے چہرے کو دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایان نے رخ موڑ کر اسے دیکھا اور بیڈ کی پشت سے سر ٹکائے، اسے محویت سے دیکھنے لگا۔

"جو حکم آپکا مسز ملک۔"

ایان ملک نے وارفتگی سے کہتے ہوئے لیپ ٹاپ بند کے کے سائڈ پر رکھ دیا۔

وفا اسکے انداز پر بلش کر گئی، سفید دودھیا رنگت پر حیا کے رنگ بکھر کر اسکے حسین مکھڑے کو مزید جاذبیت بخشنے لگے تھے۔

ایان ملک نے اسے قریب کیا اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔

وفا نے اسکے پہلو میں آنکھیں موندیں اور اس کی خوبصورت مہک کو نتھنوں کے زریعے اندر اتارتی نیند کی وادیوں میں اترنے لگی۔

ایان آہستگی سے اسکے بھورے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے باتیں کر رہا تھا۔

"میں سوچ رہا ہوں، دو تین دن تک پاکستان چلتے ہیں، پھر مجھے امریکہ بھی جانا ہے کچھ دن کے لیے، پراجیکٹ سائن کرنے، شاید وہاں ایک ماہ لگ جائے۔"

ایان اس سے باتیں کر رہا تھا، اور وہ گہری نیند میں چلی گئی تھی۔

"وفا۔۔۔۔"

ایان نے پکارا اور اچنبھے سے اسے دیکھا۔

جس کی بھوری آنکھوں پر پلکوں کی چلمن گری ہوئی تھی، تراشیدہ گھنی بھنوں کی لانبی قطار اسکی آنکھوں کو مزید خوبصورتی بخشتی تھی، چھوٹی مگر تیکھی سی ناک اور گلابی لب، جو فلوقت ایک دوسرے میں پیوست تھے۔

ایان ملک نے فرصت سے اسے دیکھا۔

اسکے ہر ہر نقش کو انگلیوں پوروں سے چھو کر محسوس کیا۔

"میری جان۔۔۔۔"

ایان نے اسکی پیشانی پر لب رکھ دیے۔

وفا اسکے ہونٹوں کے لمس سے کسمسائی تھی اور پھر سے پر سکون نیند میں کھو گئی۔

"بلکل اپنے نام کی طرح۔۔۔۔وفا کو پیکر ہو۔"

ایان ملک اسے والہانہ انداز میں دیکھ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میری زندگی کو مکمل کرنے والی، میری ہمسفر ہو۔۔"

"میری زندگی میں خوشیوں کے رنگ بھرنے والی میری دھنک ہو۔"

"میری زندگی میں کامیابیوں کا زینہ ہو۔"

"میری زندگی میری سانسیں ہو۔"

ایان نے اسکے گرد بازو حائل کیے اور آنکھیں موند لیں۔

وفا کے بالوں سے اٹھتی شیمپو کی مہک اسے مدہوش کر رہی تھی۔

جلد ہی وہ گہری نیند میں چلا گیا۔

خیام سعید نے وفا پر محبتوں کی بارشیں نچھاور کر دیں۔

اسکی ہر خواہش کو مقدم رکھنے لگا، ثمینہ کا رویہ بظاہر تو وفا کے ساتھ ٹھیک تھا لیکن دل میں شدید نفرت بسائے ہوئے تھی۔

وفا کالج سے لوٹی تو خیام سعید نے اسکے لیے باہر سے کھانا منگوالیا۔

وفا کی خوشی کی انتہا نہ رہی تھی۔

"بابا آپ بہت اچھے ہیں۔"

وفا خیام کے گلے لگتے ہوئے محبت سے بولی۔

"کیونکہ میری بیٹی بہت اچھی ہے۔"

خیام نے محبت سے کہا۔

"اچھا یہ لو کچھ پیسے رکھ لو، تمہیں ضرورت پڑ سکتی ہے۔"

خیام سعید نے مسکرا کر کہتے ہوئے ہزار ہزار کے کئی نوٹ وفا کی ہتھیلی پر دھر دیے، جو دروازے کے ساتھ لگی ثمینہ کی آنکھوں سے پوشیدہ نہ رہ سکے، اسکے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگے تھے۔

"ارے جوان کو بیٹی کو اتنے پیسے کیوں دے رہے ہیں۔"

ثمینہ بظاہر تو ہنستے ہوئے بولی تھی۔

"کیوں۔۔۔۔اور جوان بیٹے جو گلچھڑے اڑا رہے ہیں۔"

خیام سعید دوبدو بولا تو ثمینہ زبان ہونٹوں پر پھیرتی رہ گئی۔

"میں موبائل لے لوں بابا۔۔۔؟؟؟"

وفا نے اتنے پیسے دیکھ کر خواہش ظاہر کی تو خیام سعید اسے دیکھ کر مسکرا دیے۔

"جو تمہارا دل چاہے وفا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com

خیام سعید اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور اٹھ کر کمرے سے نکل گیے۔

ثمینہ اسے شعلہ بار نظروں سے گھورتی کمرے سے نکل گئی۔

وفا نے پیسے دراز میں رکھے اور کھانے کی جانب متوجہ ہوئی۔

زندگی اسے محبت ذائقے چکھا رہی تھی۔

رات آدھی سے زیادہ گزری تھی، جب وفا ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی، چہرے پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے۔

سانس دھونکنی کی مانند چل رہی تھی۔

وفا نے آنچل کندھے پر رکھا اور چپل پہنتی کچن تک آئی، فریج سے پانی کی بوتل نکالی اور گلاس لیے باہر ثمینہ کے تخت پر آبیٹھی۔

آسمان پر ستارے بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیے تھے، وفا نے گلاس میں پانی انڈیلا اور ایک ہی گھونٹ میں پورا گلاس خالی کر دیا، کافی دیر تازہ ہوا میں بیٹھے رہنے کے باوجود دل کی رفتار نارمل نہیں ہو رہی تھی۔

وفا سست قدموں سے اٹھی اور کمرے کی جانب بڑھ گئی، خیام سعید کے دروازے کے پاس سے گزرتے وہ کسی خیال کے تحت انکے کمرے کی جانب مڑ گئی۔

دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوئی تو اندر کا منظر اسکے ہوش اڑانے کے لیے کافی تھا، اسکے حلق سے ایک دلخراش چیخ نمودار ہوئی۔

"بابا۔۔۔۔۔"

وفا حلق کے بل چلاتی ہوئی خیام کی جانب بڑھی، جو زمین پر ہوش و خرد سے بیگانہ پڑے تھے۔

جبکہ بیڈ پر سوئی ہوئی ثمینہ نے خبر تھی، وفا کی دلخراش چیخ سے سب دہلتے ہوئے آئے تھے۔

"بابا پلیز آنکھیں کھولیں۔۔۔"

وفا روتے ہوئے اور ان کے موبائل سے ایمبولنس کو کال کی۔

رات کے سناٹے میں دس منٹ میں ایمبولنس کا دل دہلا دینے والا ہارن انکے گیٹ پر گونج رہا تھا۔

وفا نے عجلت میں وہی پیسے اٹھائے اور خیام کے ساتھ ایمولینس میں جا بیٹھی۔

آنسو تواتر سے اسکے رخسار بھگو رہے تھے۔

اس نے یاد کی گئی ہر دعا کا ورد کر ڈالا تھا۔

دل شدت غم سے پھٹنے کے قریب تھا۔

آئی سی یو کے باہر بیٹھے وہ مسلسل رو رہی تھی، ابھی تو اس گھنے سائے کی ٹھنڈی چھاؤں کو اب محسوس کرنا شروع کیا تھا۔

ابھی تو محبت کے ذائقوں کی عادت بھی نہ ہوئی تھی۔

صبح تک خیام سعید کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا، سول ہسپتال ہونے کی وجہ سے علاج مفت ہوا تھا، لیکن دواؤں کے لیے وفا کے پیسے خرچ ہو گیے تھے۔

وہ خیام سعید کے پاس بیٹھی مسلسل آنسو بہا رہی تھی، سفید رنگت میں سرخی گھل گئی تھی، آنکھوں کے پپوٹے سوج گیے تھے۔

خیام سعید کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا، ڈاکٹرز کے مطابق جیسے ہی دواؤں کا نشہ اترے گا وہ ہوش میں آ جائیں گے۔

نو بجے کے قریب ثمینہ کمرے میں داخل ہوئی، اور آتے ہی بین ڈالنے شروع کر دیے۔

"ہائے میں لٹ گئی۔۔۔"

"میرے سوہاگ کو کس کی نظر لگ گئی۔"

"میرے سر کے تاج۔۔۔۔"

"میری جان بھی قربان۔"

وہ مزید سینہ کوبی کرتیں کے نرس اندر داخل ہوئی اور انہیں کڑی نظروں سے گھورتے

یوئے دیکھا۔

"یہ ہسپتال ہے بی بی، یہاں شور مت کریں۔"

نرس تیکھے لہجے میں کہہ کہ جاچکی تو ثمینہ نے نہ آنے والے آنسو پونچھے اور بیٹھ گئی۔

زوہیب کمرے سے نکل گیا۔

وفا کی نظریں مسلسل خیام سعید کے عمر رسیدہ چہرے کا طواف کر تیں تواتر سے اشک پرو رہیں تھیں۔

سفید چہرے پر چھائی سرخی میں وہ دکھ کی مورت بنی ہوئی تھی۔

ثمینہ چپ چاپ بیٹھی رہیں تھیں، اس کے دل میں خیام سعید کے زرہ برابر بھی دکھ نہیں تھا، وہ خیام سعید کی زندگی کا ایک فالتو اضافہ تھی، جسے زبردستی اسکی زندگی میں شامل تو کر دیا گیا تھا، لیکن کبھی وہ اپنا مقام اور حقوق حاصل نہ کر پائی تھی۔

خیام سعید اسے قبول ہی نہیں کر پایا تھا۔

نرس چیک اپ کرنے کے لیے آئی تو وفا کی اشک بہاتی آنکھوں کو ترحم بھری نگاہوں سے دیکھا۔

"میں جانتی ہوں،ایک بیٹی کے لیے باپ کو اس حال میں دیکھنا آسان نہیں ہوتا، پر تمھیں صبر کرنا ہوگا۔"

نرس نے شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"میں ان کے معاملے میں بہت صبر کیا ہے،اب مزید کی گنجائش اور ہمت دونوں ہی نہیں ہیں۔"

وفا نے سسکتے ہوئے کہا تھا۔

"بابا اٹھ جائیں پلیز۔۔۔"

وفا نے روتے ہوئے خیام سعید کے ہاتھ کو تھام کر اس پر سر رکھ لیا۔

"اب بند کرو یہ منحوسیت پھیلانا۔۔۔مر نہیں گیا تمہارا باپ،جو تمہارا رونا ہی بند نہیں ہو رہا۔"

ثمینہ تڑخ کر بولتی نخوت سے منہ پھیر گئی تو وفا کا کلیجہ گویا منہ کو آگیا تھا۔

"آپ اتنی ظالم کیسے ہو سکتیں ہیں۔"

وفا نے دکھ سے انہیں دیکھ کر کہا تھا۔

"اپنی زبان کو قابو میں رکھو لڑکی، باپ کی حمایت ملنے پر زیادہ اڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

ثمینہ نے ہاتھ نچا کر کہا تو وفا نے افسوس سے انہیں دیکھا۔

"وفا۔۔۔"

خیام نے آہستگی سے آنکھیں کھولیں اور وفا کی سمت دیکھا۔

"بابا۔۔"

وفا تشکر کا احساس دل میں لیے ان کے سینے سے لگ گئی۔

"آپ نے میری جان ہی نکال دی تھی بابا۔"

وفا ان کا ہاتھ چومتے ہوئے بولی۔

"بس بیٹا۔۔۔ عمر کا تقاضا ہے، اس عمر میں ہسپتال کے چکر لگتے رہتے ہیں۔"

خیام نرمی سے ٹھنڈی آہ بھر کر بولا۔

"آپ کو نروس بریک ڈاون ہوا ہے، شدید ٹینشن کی وجہ سے۔"

وفا نے فکر مندی سے انکے زرد چہرے کو دیکھا۔

"تم پریشان نہ ہو میری بچی۔"

خیام نے اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا۔

"کیسی طبعیت ہے تمہاری۔۔۔؟؟؟"

ثمینہ نے سرسری انداز میں پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsanay|Articles|Poetry|Interviews

خیام نے آہستگی سے جواب دیا اور آنکھیں موند لیں۔

بیس سال سے وہ خود سے محبت کی جنگ اندر ہی اندر لڑتا آرہا تھا، پہلی محبت کو کھو دینے کا احساس اسے اندر سے گھن کی طرح چاٹ گیا تھا۔

مسلسل سوچوں نے دماغ کو کمزور کر دیا تھا۔

"کاش ساریہ تم میری مجبوری سمجھ لیتی۔۔۔"

خیام سعید نے آنکھیں موند کر امڈتے آنسوؤں کو چھپالیا۔

"میں نے بے وفائی نہیں کی تھی۔"

خیام سعید نے گہری سانس خارج کی اور کچھ سوچنے لگا تھا۔

"میں وفا کو کسی کی محتاج نہیں ہونے دوں گا۔"

اس نے فیصلہ لیا تھا۔

"شاید کے مجھ سے نفرت کرتے کرتے تمہیں اپنی بیٹی سی بھی نفرت ہو گئی ہو سار یہ۔۔۔"

"میں وفا کو کبھی دھتکارے جانے کے دکھ سے نہیں گزرنے دوں گا، میں اسے کبھی تمہارے بارے میں نہیں بتاؤں گا۔"

"میں کبھی وفا کو تمہاری نفرت کی آگ میں جھلسنے نہیں دوں گا۔"

"بہت سہا ہے میری بیٹی نے۔۔۔اب مزید نہیں۔"

خیام سعید کے دماغ میں ایک کے بعد ایک سوچ جنم لے رہی تھی۔

"میں نے محبت میں خیانت نہیں کی، میں ثمینہ کو تمہارے مقام تک لا ہی نہیں پایا سار یہ۔"

"دیکھو تمہاری محبت نے مجھے وقت سے پہلے بوڑھا کر دیا ساریہ۔"

اب کی بار خیام سعید ضبط نہیں کر پایا تھا، آنسو اسکی آنکھوں سے پھسل کر کان کی لووں تک چلے گیے تھے۔

دردلی ایک لہر نے انہیں پھر سے جکڑا تھا۔

وہ نڈھال سے ہو گیے اور وفا کی سمت دیکھنے لگے جو انہاک سے نماز ادا کر رہی تھی، سفید دوپٹے کے ہالے میں اسکا سفید چہرہ پر نور لگ رہا تھا۔

"اے میرے رب۔۔۔میری وفا کو اسکے صبر کا صلہ دینا، اسے دائمی خوشیاں عطا کرنا۔"

"اسے ایسا ہمسفر عطا کرنا، جو اس سے بے لوث محبت کرے۔"

خیام سعید کے دل نے دعا کی تھی اور وہ دعا شاید عرش پر جا پہنچی تھی۔

پارٹی رات گیے تک ختم ہوئی تو ساریہ وفا کے ساتھ ہی ملک ہاؤس چلی آئی۔

وفا نے انکے لیے گیسٹ روم کھلوا دیا۔

"مام مجھے خوشی ہے، آپ میرے پاس رکنے کے لیے آئیں ہیں۔"

وفا ساریہ کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے بولی۔

ساریہ نائک مسکراتے ہوئے اس کے بال سہلانے لگیں۔

"مام میں چینج کر کے آتیں ہوں۔"

وفا اٹھتے ہوئے بولی اور کمرے سے نکل گئی۔

اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تو ایان ہلکے پھلکے ٹراوزد شرٹ میں ملبوس، بیڈ پر ٹانگیں لمبی کیے، گود میں لیپ ٹاپ رکھے ہوئے تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وفا نے الماری سے ہلکا پھلکا ڈریس نکالا اور چینج کرنے چلی گئی۔

واپس نکلی تو سٹریٹ بال اب بھی کمر ڈھانپے ہوئے تھے۔

کالے رنگ کے پرنٹڈ چسوٹ میں اسکی دودھیا رنگت سیاہ رات میں چاند کی مانند لگ رہی تھی۔

ایان نے نظر اٹھا کے اسکے دمکتے چہرے کو ستائش سے دیکھا۔

وفا نے بال ٹھیک کیے اور کندھے پر دوپٹہ رکھتی باہر نکلنے لگی جب ایان ملک کی گھمبیر آواز نے اسکے قدم جکڑے۔

"کہاں جارہی ہو وفا۔۔۔؟؟؟"

ایان نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔

"مام کے پاس۔۔۔"

وفا نے مختصر کہا۔

ایان نے وال کلاک پر نظر ڈالی رات کے دو بج رہے تھے۔

"ٹائم بہت ہو گیا ہے،انہیں آرام کرنے دو۔"

ایان نرمی سے بولا تو وفا ناچاہتے ہوئے پلٹ آئی۔

بیڈ پر دائیں جانب بیڈ کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"آپ بھی سو جائیں اب۔"

وفا نے نظر بھر کر اسکے چہرے کو دیکھا۔

ایان نے رخ موڑ کر اسے دیکھا اور بیڈ کی پشت سے سر ٹکائے، اسے محویت سے دیکھنے لگا۔

"جو حکم آپکا مسز ملک۔"

ایان ملک نے وارفتگی سے کہتے ہوئے لیپ ٹاپ بند کے کے سائڈ پر رکھ دیا۔

وفا اسکے انداز پر بلش کر گئی، سفید دودھیا رنگت پر حیا کے رنگ بکھر کر اسکے حسین مکھڑے کو مزید جازبیت بخشنے لگے تھے۔

ایان ملک نے اسے قریب کیا اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔

وفا نے اسکے پہلو میں آنکھیں موندیں اور اس کی خوبصورت مہک کو نتھنوں کے زریعے اندر اتارتی نیند کی وادیوں میں اترنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایان آہستگی سے اسکے بھورے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے باتیں کر رہا تھا۔

"میں سوچ رہا ہوں، دو تین دن تک پاکستان چلتے ہیں، پھر مجھے امریکہ بھی جانا ہے کچھ دن کے لیے، پراجیکٹ سائن کرنے، شاید وہاں ایک ماہ لگ جائے۔"

ایان اس سے باتیں کر رہا تھا، اور وہ گہری نیند میں چلی گئی تھی۔

"وفا۔۔۔۔"

ایان نے پکارا اور اچنبھے سے اسے دیکھا۔

جس کی بھوری آنکھوں پر پلکوں کی چلمن گری ہوئی تھی، تراشیدہ گھنی بھنوں کی لانبی قطار اسکی آنکھوں کو مزید خوبصورتی بخشتی تھی، چھوٹی مگر تیکھی سی ناک اور گلابی لب، جو فلوقت ایک دوسرے میں پیوست تھے۔

ایان ملک نے فرصت سے اسے دیکھا۔

اسکے ہر ہر نقش کو انگلیوں پوروں سے چھو کر محسوس کیا۔

"میری جان۔۔۔۔"

ایان نے اسکی پیشانی پر لب رکھ دیے۔

وفا اسکے ہونٹوں کے لمس سے کسمسائی تھی اور پھر سے پر سکون نیند میں کھو گئی۔

"بلکل اپنے نام کی طرح۔۔۔۔وفا کو پیکر ہو۔"

ایان ملک اسے والہانہ انداز میں دیکھ رہا تھا۔

"میری زندگی کو مکمل کرنے والی، میری ہمسفر ہو۔۔"

"میری زندگی میں خوشیوں کے رنگ بھرنے والی میری دھنک ہو۔"

"میری زندگی میں کامیابیوں کا زینہ ہو۔"

"میری زندگی میری سانسیں ہو۔"

ایان نے اسکے گرد بازو حائل کیے اور آنکھیں موندلیں۔

وفا کے بالوں سے اٹھتی شیمپو کی مہک اسے مدہوش کر رہی تھی۔

جلد ہی وہ گہری نیند میں چلا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خیام سعید نے وفا پر محبتوں کی بارشیں نچھاور کردیں۔

اسکی ہر خواہش کو مقدم رکھنے لگا، ثمینہ کا رویہ بظاہر تو وفا کے ساتھ ٹھیک تھا لیکن دل میں شدید نفرت بسائے ہوئے تھی۔

وفا کالج سے لوٹی تو خیام سعید نے اسکے لیے باہر سے کھانا منگوالیا۔

وفا کی خوشی کی انتہا نہ رہی تھی۔

"بابا آپ بہت اچھے ہیں۔"

وفا خیام کے گلے لگتے ہوئے محبت سے بولی۔

"کیونکہ میری بیٹی بہت اچھی ہے۔"

خیام نے محبت سے کہا۔

"اچھا یہ لو کچھ پیسے رکھ لو، تمہیں ضرورت پڑ سکتی ہے۔"

خیام سعید نے مسکرا کر کہتے ہوئے ہزار ہزار کے کئی نوٹ وفا کی ہتھیلی پر دھر دیے، جو دروازے کے ساتھ لگی ثمینہ کی آنکھوں سے پوشیدہ نہ رہ سکے، اسکے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگے تھے۔

"ارے جوان کو بیٹی کو اتنے پیسے کیوں دے رہے ہیں۔"

ثمینہ بظاہر تو ہنستے ہوئے بولی تھی۔

"کیوں۔۔۔۔اور جوان بیٹے جو گلچھڑے اڑا رہے ہیں۔"

خیام سعید دوبدو بولا تو ثمینہ زبان ہونٹوں پر پھیرتی رہ گئی۔

"میں موبائل لے لوں بابا۔۔۔؟؟؟"

وفا نے اتنے پیسے دیکھ کر خواہش ظاہر کی تو خیام سعید اسے دیکھ کر مسکرا دیے۔

"جو تمہارا دل چاہے وفا۔"

خیام سعید اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور اٹھ کر کمرے سے نکل گیے۔

ثمینہ اسے شعلہ بار نظروں سے گھورتی کمرے سے نکل گئی۔

وفا نے پیسے دراز میں رکھے اور کھانے کی جانب متوجہ ہوئی۔

زندگی اسے محبت ذائقے چکھا رہی تھی۔

رات آدھی سے زیادہ گزری تھی، جب وفا ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی، چہرے پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے۔

سانس دھونکنی کی مانند چل رہی تھی۔

وفا نے آنچل کندھے پر رکھا اور چپل پہنتی کچن تک آئی، فریج سے پانی کی بوتل نکالی اور

گلاس لیے باہر ثمینہ کے تخت پر آ بیٹھی۔

آسمان پر ستارے بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیے تھے، وفا نے گلاس میں پانی انڈیلا اور ایک ہی گھونٹ میں پورا گلاس خالی کر دیا، کافی دیر تازہ ہوا میں بیٹھے رہنے کے باوجود دل کی رفتار نارمل نہیں ہو رہی تھی۔

وفا سست قدموں سے اٹھی اور کمرے کی جانب بڑھ گئی، خیام سعید کے دروازے کے پاس سے گزرتے وہ کسی خیال کے تحت انکے کمرے کی جانب مڑ گئی۔

دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوئی تو اندر کا منظر اسکے ہوش اڑانے کے لیے کافی تھا، اسکے حلق سے ایک دلخراش چیخ نمودار ہوئی۔

"بابا۔۔۔۔۔"

وفا حلق کے بل چلاتی ہوئی خیام کی جانب بڑھی، جو زمین پر ہوش و خرد سے بیگانہ پڑے تھے۔

جبکہ بیڈ پر سوئی ہوئی ثمینہ نے خبر تھی، وفا کی دلخراش چیخ سے سب دہلتے ہوئے آئے تھے۔

"بابا پلیز آنکھیں کھولیں۔۔۔"

وفا روتے ہوئے اور ان کے موبائل سے ایمبولنس کو کال کی۔

رات کے سناٹے میں دس منٹ میں ایمبولنس کا دل دہلا دینے والا ہارن انکے گیٹ پر گونج رہا تھا۔

وفا نے عجلت میں وہی پیسے اٹھائے اور خیام کے ساتھ ایمولینس میں جا بیٹھی۔

آنسو تواتر سے اسکے رخسار بھگو رہے تھے۔

اس نے یاد کی گئی ہر دعا کا ورد کر ڈالا تھا۔

دل شدت غم سے پھٹنے کے قریب تھا۔

آئی سی یو کے باہر بیٹھے وہ مسلسل رو رہی تھی، ابھی تو اس گھنے سائے کی ٹھنڈی چھاؤں کو اب محسوس کرنا شروع کیا تھا۔

ابھی تو محبت کے ذائقوں کی عادت بھی نہ ہوئی تھی۔

صبح تک خیام سعید کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا، سول ہسپتال ہونے کی وجہ سے علاج مفت ہوا تھا، لیکن دواؤں کے لیے وفا کے پیسے خرچ ہو گیے تھے۔

وہ خیام سعید کے پاس بیٹھی مسلسل آنسو بہا رہی تھی، سفید رنگت میں سرخی گھل گئی تھی، آنکھوں کے پپوٹے سوج گیے تھے۔

خیام سعید کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا، ڈاکٹرز کے مطابق جیسے ہی دواؤں کا نشہ اترے گا وہ ہوش میں آجائیں گے۔

نو بجے کے قریب ثمینہ کمرے میں داخل ہوئی، اور آتے ہی بین ڈالنے شروع کر دیے۔

"ہائے میں لٹ گئی۔۔۔"

"میرے سوہاگ کو کس کی نظر لگ گئی۔"

"میرے سر کے تاج۔۔۔۔"

"میری جان بھی قربان۔"

وہ مزید سینہ کوبی کرتیں کے نرس اندر داخل ہوئی اور انہیں کڑی نظروں سے گھورتے ہوئے دیکھا۔

"یہ ہسپتال ہے بی بی، یہاں شور مت کریں۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نرس تیکھے لہجے میں کہہ کہ جا چکی تو ثمینہ نے نہ آنے والے آنسو پونچھے اور بیٹھ گئی۔

زوہیب کمرے سے نکل گیا۔

وفا کی نظریں مسلسل خیام سعید کے عمر رسیدہ چہرے کا طواف کرتیں تواتر سے اشک پرو رہیں تھیں۔

سفید چہرے پر چھائی سرخی میں وہ دکھ کی مورت بنی ہوئی تھی۔

ثمینہ چپ چاپ بیٹھی رہیں تھیں،اس کے دل میں خیام سعید کے زرہ برابر بھی دکھ نہیں تھا،وہ خیام سعید کی زندگی کا ایک فالتو اضافہ تھی،جسے زبردستی اسکی زندگی میں شامل تو کر دیا گیا تھا،لیکن کبھی وہ اپنا مقام اور حقوق حاصل نہ کرپائی تھی۔

خیام سعید اسے قبول ہی نہیں کر پایا تھا۔

نرس چیک اپ کرنے کے لیے آئی تو وفا کی اشک بہاتی آنکھوں کو ترحم بھری نگاہوں سے دیکھا۔

"میں جانتی ہوں،ایک بیٹی کے لیے باپ کو اس حال میں دیکھنا آسان نہیں ہوتا،پر تمہیں صبر کرنا ہو گا۔"

نرس نے شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"میں ان کے معاملے میں بہت صبر کیا ہے،اب مزید کی گنجائش اور ہمت دونوں ہی نہیں ہیں۔"

وفا نے سسکتے ہوئے کہا تھا۔

"بابا اٹھ جائیں پلیز۔۔۔"

وفا نے روتے ہوئے خیام سعید کے ہاتھ کو تھام کر اس پر سر رکھ لیا۔

"اب بند کر دو یہ منحوسیت پھیلانا۔۔۔مر نہیں گیا تمہارا باپ،جو تمہارا رونا ہی بند نہیں ہو رہا۔"

ثمینہ تڑخ کر بولتی نخوت سے منہ پھیر گئی تو وفا کا کلیجہ گویا منہ کو آگیا تھا۔

"آپ اتنی ظالم کیسے ہو سکتیں ہیں۔"

وفا نے دکھ سے انہیں دیکھ کر کہا تھا۔

"اپنی زبان کو قابو میں رکھو لڑکی،باپ کی حمایت ملنے پر زیادہ اڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

ثمینہ نے ہاتھ نچا کر کہا تو وفا نے افسوس سے انہیں دیکھا۔

"وفا۔۔۔"

خیام نے آہستگی سے آنکھیں کھولیں اور وفا کی سمت دیکھا۔

"بابا۔۔"

وفا تشکر کا احساس دل میں لیے ان کے سینے سے لگ گئی۔

"آپ نے میری جان ہی نکال دی تھی بابا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|B...

وفا ان کا ہاتھ چومتے ہوئے بولی۔

"بس بیٹا۔۔۔۔عمر کا تقاضا ہے، اس عمر میں ہسپتال کے چکر لگتے رہتے ہیں۔"

خیام نرمی سے ٹھنڈی آہ بھر کر بولا۔

"آپ کو نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے، شدید ٹینشن کی وجہ سے۔"

وفا نے فکر مندی سے انکے زرد چہرے کو دیکھا۔

"تم پریشان نہ ہو میری بچی۔"

خیام نے اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا۔

"کیسی طبیعت ہے تمہاری۔۔۔؟؟؟"

ثمینہ نے سرسری انداز میں پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔"

خیام نے آہستگی سے جواب دیا اور آنکھیں موند لیں۔

بیس سال سے وہ خود سے محبت کی جنگ اندر ہی اندر لڑتا آرہا تھا، پہلی محبت کو کھو دینے کا احساس اسے اندر سے گھن کی طرح چاٹ گیا تھا۔

مسلسل سوچوں نے دماغ کو کمزور کر دیا تھا۔

"کاش ساریہ تم میری مجبوری سمجھ لیتی۔۔۔"

خیام سعید نے آنکھیں موند کر امڈتے آنسوؤں کو چھپا لیا۔

"میں نے بے وفائی نہیں کی تھی۔"

خیام سعید نے گہری سانس خارج کی اور کچھ سوچنے لگا تھا۔

"میں وفا کو کسی کی محتاج نہیں ہونے دوں گا۔"

اس نے فیصلہ لیا تھا۔

"شاید کے مجھ سے نفرت کرتے کرتے تمہیں اپنی بیٹی سی بھی نفرت ہو گئی ہو سا ریہ۔۔۔"

"میں وفا کو کبھی دھتکارے جانے کے دکھ سے نہیں گزرنے دوں گا، میں اسے کبھی تمہارے بارے میں نہیں بتاوں گا۔"

"میں کبھی وفا کو تمہاری نفرت کی آگ میں جھلسنے نہیں دوں گا۔"

"بہت سہا ہے میری بیٹی نے۔۔۔اب مزید نہیں۔"

خیام سعید کے دماغ میں ایک کے بعد ایک سوچ جنم لے رہی تھی۔

"میں نے محبت میں خیانت نہیں کی، میں ثمینہ کو تمہارے مقام تک لا ہی نہیں پایا سا ریہ۔"

"دیکھو تمہاری محبت نے مجھے وقت سے پہلے بوڑھا کر دیا سا ریہ۔"

اب کی بار خیام سعید ضبط نہیں کر پایا تھا، آنسو اسکی آنکھوں سے پھسل کر کان کی لووں

تک چلے گیے تھے۔

دردلی ایک لہر نے انہیں پھر سے جکڑا تھا۔

وہ نڈھال سے ہو گیے اور وفا کی سمت دیکھنے لگے جو انہماک سے نماز ادا کر رہی تھی، سفید دوپٹے کے ہالے میں اسکا سفید چہرہ پر نور لگ رہا تھا۔

"اے میرے رب۔۔۔میری وفا کو اسکے صبر کا صلہ دینا، اسے دائمی خوشیاں عطا کرنا۔"

"اسے ایسا ہمسفر عطا کرنا، جو اس سے بے لوث محبت کرے۔"

خیام سعید کے دل نے دعا کی تھی اور وہ دعا شاید عرش پر جا پہنچی تھی۔

****

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews